مُسلسل اِشاعت کے 56 سال

ماہنامہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

لولاک

مُلتان

Email: khatmenubuwwat@ymail.com

شمارہ: ۱۰ جلد: ۳۳ اکتوبر 2019 صفر المظفر ۱۴۴۱

- فضائلُ النبی ﷺ از مُسلم شریف
- حضرت مولانا محمد طلحہ کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ
- 7 ستمبر اور اُس کے تقاضے
- قادیانی کشمیر کی آزادی کے دُشمن ہیں
- امریکہ، کشمیر، محمد عمران نیازی، قادیانی اور بھارت
- قادیانی پھر سے پاکستان پر حملہ آور

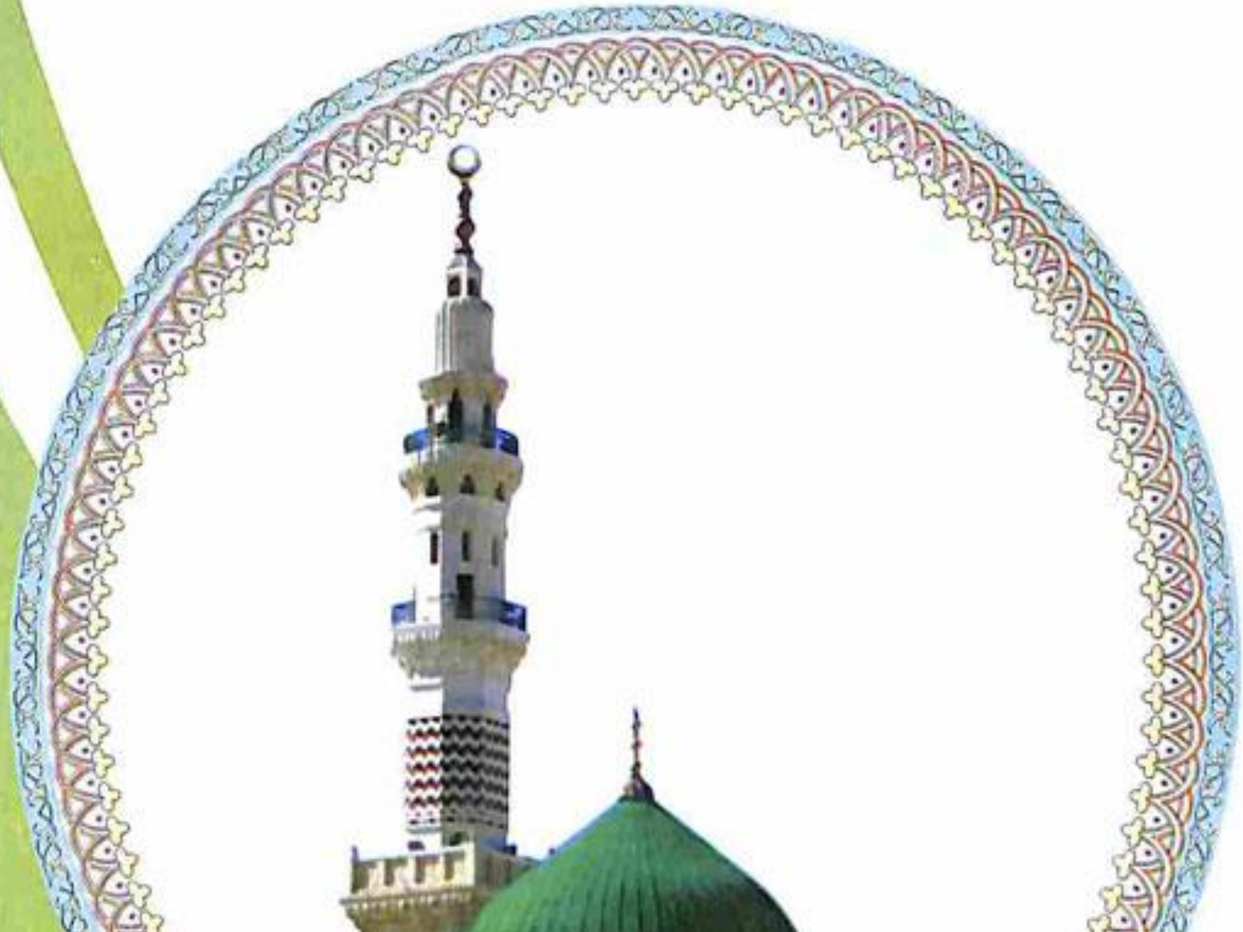

www.khatm-e-nubuwwat.com, www.lolaak.clickhere2.net, www.laulak.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ: ۱۰ جلد: ۲۳

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
پیر جی حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ
حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوریؒ
صاحبزادہ طارق محمودؒ

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی: حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ

زیر سرپرستی: حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی مدظلہ

نگرانِ اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد

حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی

ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

مرتب: مولانا عزیز الرحمن ثانی

کمپوزنگ: یوسف ہارون

مجلسِ منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا بشیر احمد — حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی — مولانا مفتی حفیظ الرحمن
مولانا فقیر اللہ اختر — مولانا قاضی احسان احمد
مولانا عبدالرشید غازی — مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا غلام حسین — مولانا غلام رسول دینپوری
مولانا محمد اسحاق ساقی — مولانا محمد حسین ناصر
مولانا غلام مصطفےٰ — مولانا مفتی محمد راشد مدنی
چوہدری محمد اقبال — مولانا محمد قاسم رحمانی
مولانا عبدالرزاق

ناشر: عزیز احمد مطبع: تشکیل نو پرنٹرز ملتان
مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 0300-4304277, 061-4783486

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم

امریکہ، کشمیر، محمد عمران خان نیازی، قادیانی اور بھارت	مولانا اللہ وسایا	03
جناب چیف آف آرمی اسٹاف کی تین سال کے لئے توسیع	// //	04

مقالات ومضامین

پیام اسلام (منظوم)	علامہ طالوت رحمہ اللہ	07
فضائل النبی ﷺ از مسلم شریف (قسط نمبر:۵)	مولانا محمد شاہد ندیم	05
حفاظت دین کے لئے...... چار حدیثیں کافی ہیں	مولانا محمد احمد، چناب نگر	11
سچی توبہ..... مؤمن کی منزل حقیقی	مولوی محمد صادق	13
فیصل آباد میں حضرت مولانا اللہ وسایا کا خطاب	مولانا محمد بلال	16

شخصیات

حضرت مولانا محمد طلحہ کاندھلوی رحمہ اللہ	مولانا اللہ وسایا	23
حضرت مولانا محمد یوسف بہاولپوری رحمہ اللہ	// //	25
حضرت مولانا محمد یوسف متالا رحمہ اللہ	// //	27

ردقادیانیت

7/ستمبر اور اس کے تقاضے	مولانا مفتی خالد محمود، کراچی	30
قادیانی کشمیر کی آزادی کے دشمن ہیں	جناب عبدالحکیم غوری	37
قادیانی پھر سے پاکستان پر حملہ آور	جناب کامران گورائیہ	40
قادیانی پیسوں سے پاکستانی فنکاروں کا لندن میں فراڈ ایوارڈ شو	ادارہ	43

متفرقات

تبصرہ کتب	ادارہ	45
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	46
تاریخ ساز ختم نبوت کانفرنس لاہور کی تیاری کا آغاز	مولانا عبدالنعیم	56

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمۃ الیوم

امریکہ، کشمیر، محمد عمران خان نیازی، قادیانی اور بھارت

۱...... ملک عزیز پاکستان کے وزیراعظم محمد عمران خان نیازی، جناب جنرل قمر جاوید باجوہ چیف آف آرمی اسٹاف پاکستان پر مشتمل وفد ۱۹؍جولائی ۲۰۱۹ء کو پاکستان سے روانہ ہوا۔

۲...... ۲۱؍جولائی ۲۰۱۹ء کو جناب عمران خان کا ایرینا اسٹیڈیم واشنگٹن میں جلسہ عام تھا۔ جس میں چھیاسی فیصد حاضری قادیانیوں کی تھی۔ جو یورپ وامریکہ سے وہاں پہنچے۔ فیصل آباد، سیالکوٹ، راولپنڈی، لاہور کے انٹرنیشنل ایئرپورٹوں سے جولوگ امریکہ کے لئے ان دنوں گئے ان کا ڈیٹا معلوم کیا جائے کہ ان دنوں عمران خان صاحب کے جلسہ واشنگٹن کے لئے پاکستان سے کتنے قادیانی گئے۔ ان کو کس نے سپانسر کیا۔ ٹکٹوں کی فنڈنگ کس نے کی تو معاملہ شاید اور بھی گھمبیر ہو جائے۔ یہ سب قادیانی جماعت نے کیوں کیا؟ اگر ہمارے ملک کی کوئی ایجنسی ان معلومات کو جمع کر کے اسلامیان وطن کے سامنے رکھے تو شاید سب پر چانن ہو جائے اور اسلامیان وطن صورت حال سے صحیح طور پر باخبر ہو جائیں۔ لیکن اگر ڈیٹا نکلوانا ہو تو چیئرمین نادرا پر بھی نظر رہے وہ بھی مستحق نظر ہیں۔

۳...... ہمارے ملک کے وفد کے وہاں پہنچنے سے قبل قادیانی نمائندہ کی امریکی صدر سے ملاقات، قادیانیوں کا پاکستان کو مورد الزام ٹھہرانا، شکایات کے انبار، بدنام کرنے کی منظم سازش ان پر کیا توجہ فرمائی جائے گی؟ یہ بات محبین وطن کے توجہ کرنے کی ہے۔

۴...... امریکی صدر کا ازخود ملاقات میں کشمیر پر ثالثی کی پیشکش۔ اس کے چند دن بعد انڈیا کے وزیراعظم مودی کا کشمیر کی امتیازی حیثیت ختم کر کے اسے بھارت میں ضم کرنا۔

۵...... آسام کے انیس لاکھ مسلمانوں کی صدیوں سے چلی آنے والی نسلوں کی بھارتی نیشنیلٹی کو ختم کرنا۔

۶...... اس سے قبل آزاد کشمیر اور مقبوضہ کشمیر کی سرحد کو سیل کرنا، آزاد کشمیر میں تحریک آزادی کشمیر کے مراکز کی زبوں حالی۔

۷...... وزیراعظم پاکستان کا اعلان کرنا کہ انڈیا سے مذاکرات نہیں کریں گے۔ اس اعلان کے باوجود کرتارپور بارڈر پر کام کا بند نہ ہونا، دونوں ملکوں کے نمائندوں کا اس پر مذاکرات جاری رکھنا، پاکستان کا کرتارپور فری انٹری ویزا کے اجراء کا وعدہ کرنا، پانچ ہزار یومیہ وہاں کے افراد کا پاکستان

کے لئے مفت ویزا حاصل کرنا، کرتارپور سے قادیان کا چند میل کا فاصلہ ہونا۔

۸...... نظام الدین، سرہند کے زائرین جو پاکستان سے جاتے ہیں، ان کے ساتھ امتیازی برتاؤ اور قادیانیوں کے ساتھ دونوں ممالک کی طرف سے مراعات، زائرین نظام الدین و سرہند کو تنگ کرنا، قادیان جانے والے پاکستانی قادیانیوں پر دونوں حکومتوں کی نوازشات۔

۹...... قادیان اور قرب وجوار میں حکومت ہند کے تبلیغی مراکز اور پھر قریبی بارڈر کرتارپور سے انٹری۔

۱۰...... تقسیم کے وقت قادیانیوں کا خود کو علیحدہ قرار دے کر پاکستان کو ووٹ نہ دینا، جس کے باعث گورداسپور پاکستان میں شامل نہ ہو پایا۔ گورداسپور سے واحد زمینی راستہ جو انڈیا کو کشمیر سے ملاتا ہے قادیانی سازش سے یہ راستہ انڈیا کو مل گیا۔

۱۱...... جناب شہباز شریف قائد حزب اختلاف کا بیان جو اخبارات میں ریکارڈ پر موجود ہے کہ کشمیر کا سودا ہو چکا۔ یہ وہ عوامل ہیں جو کسی بت کدے میں کیے جائیں تو صنم بھی ھری ھری پکار اٹھیں۔ اسلامیان وطن! حالات پر غور کرو کہ اس خطہ کے مسلمانوں پر کیا آفت منڈلا رہی ہے۔ اللہ رب العزت فضل وکرم کا معاملہ فرمائیں۔ ان خوفناک اور مہیب خطرات کے باوجود کشمیریوں کی مخلصانہ جدوجہد، آزادی کشمیر کے لئے بے پناہ تحریکی تگ ودو، ہماری محبّ وطن فوج کا جذبہ جہاد اور حق تعالیٰ کی رحمت سے توقع ہے کہ وہ کشمیریوں کو آزادی نصیب فرمائیں گے۔ وما ذالک علیٰ اللہ بعزیز!

جناب چیف آف آرمی سٹاف کی تین سال کے لئے توسیع

۱۹؍اگست ۲۰۱۹ء کو جناب محمد عمران خان نیازی نے بحیثیت وزیراعظم پاکستان، چیف آف آرمی سٹاف جنرل قمر جاوید باجوہ کی مزید تین سال کے لئے توسیع کر دی ہے۔ جناب باجوہ صاحب نے ۱۶ویں چیف آف آرمی سٹاف کے طور پر ۲۹؍نومبر ۲۰۱۶ء کو کمان سنبھالی تھی۔ ۲۹؍نومبر ۲۰۱۹ء کو انہوں نے اس منصب کے تین سال پورے کرنے کے بعد ریٹائرڈ ہو جانا تھا۔ مگر اب اس توسیع کے بعد وہ مزید تین سال کے لئے یعنی ۳۰؍نومبر ۲۰۲۲ء تک چیف آف آرمی سٹاف کے عہدہ پر فائز رہیں گے۔ ان کی توسیع کی خبر ۲۰؍اگست ۲۰۱۹ء کے روزنامہ جنگ میں شائع ہوئی۔ اگلے روز یعنی ۲۱؍اگست ۲۰۱۹ء کے روزنامہ جنگ ملتان کے ص ۹ پر ذیل کی خبر شائع ہوئی۔ ملاحظہ ہو:

نومبر ۲۰۲۲ء تک بیس موجودہ جنرلز ریٹائر ہو جائیں گے

’’کراچی (حیدر نقوی) وزیراعظم عمران خان نے آرمی چیف جنرل قمر جاوید باجوہ کو مزید تین سال کے لئے مسلح افواج کا سربراہ مقرر کر دیا ہے اور مدت ملازمت میں یہ توسیع ۲۹؍نومبر ۲۰۱۹ء سے شروع ہو کر

۳۰ر نومبر ۲۰۲۲ء کو ختم ہوگی۔ اس دوران پاکستان آرمی کے بیس لیفٹیننٹ جنرلز اپنی مدت ملازمت بھی مختلف تاریخوں پر پوری کر چکے ہوں گے۔ ان بیس لیفٹیننٹ جنرلز میں سے انیس کو جنرل کے عہدے پر چار سال کے لئے مختلف تاریخوں پر ترقی دی گئی۔ اگلے تین سال میں ریٹائر ہونے والے لیفٹیننٹ جنرلز میں سب سے پہلا نام لیفٹیننٹ جنرل سرفراز ستار کا ہے۔ جنہیں سابق آرمی چیف جنرل راحیل شریف نے ستمبر ۲۰۱۶ء میں لیفٹیننٹ جنرل کے عہدے پر ترقی دی۔ لیفٹیننٹ جنرل سرفراز سار نے پی.ایم.اے-۷۰ لانگ کورس آرمڈ کور میں ۶ر ستمبر ۱۹۸۴ء کو کمیشن حاصل کیا جب کہ ان کی سینارٹی ۱۳ر ستمبر ۱۹۸۳ء سے شمار ہوتی ہے اور بطور لیفٹیننٹ جنرل ستمبر ۲۰۲۰ء تک ملازمت باقی ہے۔ جنرل سرفراز ستار آج کل ڈی.جی سٹریٹجک پلان ڈویژن کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ ایک عام رائے یہ ہی ہے کہ جنرل سرفراز ستار کو جنرل زبیر حیات کے بعد چیئرمین جوائنٹ چیف آف اسٹاف بنایا جائے گا۔ کیونکہ وہ سب سے زیادہ سینئر جنرل ہوں گے۔ تاہم حتمی فیصلہ وزیراعظم عمران خان ہی کریں گے۔ دوسرے نمبر پر سینئر جنرل ندیم رضا نے پی.ایم.اے-۷۲ لانگ کورس سندھ رجمنٹ میں ۱۳ر ستمبر ۱۹۸۵ء کو کمیشن حاصل کیا۔ جنرل ندیم رضا اس وقت چیف آف جنرل اسٹاف کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ تیسرے سینئر جنرل ہمایوں عزیز نے پی.ایم.اے-۷۲ لانگ کورس آرٹلری رجمنٹ میں ۱۳ر ستمبر ۱۹۸۵ء کو کمیشن حاصل کیا۔ جنرل ہمایوں عزیز اس وقت کور کمانڈر کراچی کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ چوتھے سینئر جنرل نعیم اشرف نے پی.ایم.اے-۷۳ لانگ کورس آرمرڈ کور میں ۱۴ر مارچ ۱۹۸۶ء کو کمیشن حاصل کیا۔ جنرل نعیم اشرف اس وقت کور کمانڈر ملتان کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ پانچویں سینئر جنرل شیر افگن نے پی.ایم.اے-۷۳ لانگ کورس آزاد کشمیر رجمنٹ میں ۱۴ر مارچ ۱۹۸۶ء کو کمیشن حاصل کیا۔ جنرل شیر افگن اس وقت آئی.جی.ٹی اینڈ ای کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ چھٹے سینئر جنرل قاضی محمد اکرام نے پی.ایم.اے-۷۳ لانگ کورس آرٹلری رجمنٹ میں ۱۴ر مارچ ۱۹۸۶ء کو کمیشن حاصل کیا۔ جنرل قاضی اکرام اس وقت کمانڈر اے.ایس.ایف.سی کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ ساتویں سینئر جنرل بلال اکبر نے پی.ایم.اے-۷۳ لانگ کورس آرٹلری میں ۱۴ر مارچ ۱۹۸۶ء کو کمیشن حاصل کیا۔ جنرل بلال اکبر اس وقت کور کمانڈر راولپنڈی کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ اس سے قبل چیف آف جنرل اسٹاف کی انتہائی اہم پوزیشن پر فائز رہے اور اس سے قبل بحیثیت ڈی.جی رینجرز سندھ کراچی آپریشن کی کامیابی کی وجہ سے ملک گیر شہرت حاصل کی۔ آٹھویں سینئر جنرل پی.ایم.اے-۷۳ لانگ کورس انجینئرنگ کور کے جنرل محمد افضل ہیں جو کہ اس وقت چیئرمین این.ڈی.ایم.اے کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ جنرل افضل نے ۱۴ر مارچ ۱۹۸۶ء کو کمیشن حاصل کیا۔ مذکورہ بالا سات جنرلز کی مدت ملازمت دسمبر ۲۰۲۰ء تک باقی ہے۔ نویں نمبر پر سینئر ترین جنرل اظہر صالح عباسی ہیں جنہوں نے پی.ایم.اے-۷۴ لانگ کورس آرمرڈ کور میں ۱۱ر ستمبر ۱۹۸۶ء کو کمیشن حاصل کیا اور

اس وقت چیف آف لاجسٹک اسٹاف کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ جب کہ اپریل ۲۰۲۱ء کو مدت ملازمت پوری کریں گے۔ دسویں نمبر پر سینئر ترین جنرل ماجد احسان ہیں جنہوں نے پی.ایم.اے-۷۴ لانگ کورس پنجاب رجمنٹ میں ۱۱ر ستمبر ۱۹۸۶ء کو کمیشن حاصل کیا اور اس وقت کور کمانڈر لاہور کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ گیارھویں سینئر ترین جنرل عامر عباسی ہیں جنہوں نے پی.ایم.اے-۷۴ لانگ کورس فرنٹیئر فورس میں ۱۱ر ستمبر ۱۹۸۶ء کو کمیشن حاصل کیا اور اس وقت کوارٹر ماسٹر جنرل کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ بارھویں سینئر جنرل عبداللہ ڈوگر ہیں جنہوں نے پی.ایم.اے-۷۴ لانگ کورس آرمرڈ کور میں ۱۱ر ستمبر ۱۹۸۶ء کو کمیشن حاصل کیا اور اس وقت چیئرمین ہیوی انڈسٹریز ٹیکسلا کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ تیرھویں سینئر جنرل حمود الزمان ہیں جنہوں نے پی.ایم.اے-۷۴ لانگ کورس آرمی ایئر ڈیفنس میں ۱۱ر ستمبر ۱۹۸۶ء کو کمیشن حاصل کیا اور اس وقت کمانڈر آرمی ایئر ڈیفنس کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ آخر الذکر چاروں جنرل اکتوبر ۲۰۲۱ء کو ملازمت کی مدت پوری کریں گے۔ چودھویں سینئر جنرل معظم اعجاز ہیں جنہوں نے او.ٹی.ایس-۱۶ر انجینئرنگ کور میں کمیشن حاصل کیا اور اس وقت انجینئر انچیف کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ جب کہ جولائی ۲۰۲۲ء میں ملازمت کی مدت پوری کریں گے۔ پندرھویں سینئر جنرل ندیم ذکی منج ہیں جنہوں نے پی.ایم.اے-۷۵ لانگ کورس آرمرڈ کور میں ۱۳ر مارچ ۱۹۸۷ء کو کمیشن حاصل کیا اور اس وقت کور کمانڈر منگلا کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ سولہویں سینئر جنرل شاہین مظہر ہیں جنہوں نے پی.ایم.اے-۷۵ لانگ کورس آرمرڈ کور میں ۱۳ر مارچ ۱۹۸۷ء کو کمیشن حاصل کیا اور اس وقت کور کمانڈر پشاور کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ سترھویں سینئر جنرل عبدالعزیز ہیں جنہوں نے پی.ایم.اے-۷۵ لانگ کورس آرٹلری میں ۱۳ر مارچ ۱۹۸۷ء کو کمیشن حاصل کیا اور اس وقت ملٹری سیکرٹری کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ اٹھارھویں سینئر جنرل عاصم منیر شاہ ہیں جنہوں نے او.ٹی.ایس-۱۷ فرنٹیئر فورس میں ۲۵ر اپریل ۱۹۸۶ء کو کمیشن حاصل کیا اور اس وقت کور کمانڈر گوجرانوالہ کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ انیسویں سینئر جنرل سید محمد عدنان ہیں جنہوں نے پی.ایم.اے-۷۵ لانگ کورس پنجاب رجمنٹ میں ۱۱ر ستمبر ۱۹۸۷ء کو کمیشن حاصل کیا اور اس وقت کور کمانڈر بہاول پور کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ بیسویں سینئر جنرل وسیم اشرف ہیں جنہوں نے پی.ایم.اے-۷۶ لانگ کورس فرنٹیئر فورس میں ۱۱ر ستمبر ۱۹۸۷ء کو کمیشن حاصل کیا اور اس وقت انسپکٹر جنرل آرمز کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ آخر الذکر چھ جنرلز اپنی مدت ملازمت ستمبر ۲۰۲۲ء میں پوری کریں گے۔ نومبر ۲۰۲۲ء جب موجود آرمی چیف کی مدت ملازمت اختتام پر پہنچے گی تو سینئر ترین جنرلز میں ایڈ جوائنٹ جنرل جی.ایچ.کیو جنرل ساحر شمشاد مرزا، ڈی.جی جوائنٹ ہیڈ کوارٹر جنرل اظہر عباس، آئی.جی کمیونی کیشن جنرل نعمان محمود اور ڈی.جی آئی.ایس.آئی جنرل فیض حمید چوہدری سینئر ترین جنرلز ہوں گے۔“ (روزنامہ جنگ ملتان ص۹، مورخہ ۲۱ر اگست ۲۰۱۹ء)

پیام اسلام

علامہ طالوت رحمۃ اللہ علیہ

نام اسلام سے دنیا میں اجالا کر دو
بول اسلام کا ہر بول سے بالا کر دو
بول اس شخص کا اس دور میں بالا ہو گا
جس نے اسلام کے پرچم کو سنبھالا ہو گا

پرچم اسلام کا ہاتھوں میں سنبھالو نکلو
گھر میں آرام سے بیٹھنے والو! نکلو
نکلو قرآن کی تبلیغ کے حامل ہو کر
نکلو ایمان کے ہر شعبے میں کامل ہو کر

کامل اس دور میں ہے مومن فعال کا رنگ
صبغتہ اللہ سا ہو جائے جب اعمال کا رنگ
رنگ اسلام سے ہر بزم کو رنگین کر دو
اپنے اخلاق سے دنیا کو بہاریں کر دو

پھر بہار آئے مساوات جو پھیلے سب میں
نور اخلاق ومدارت جو پھیلے سب میں
پھیلے اسلام کے صدقے میں جو گھر گھر نیکی
جڑ نکل جائے دل خلق سے کینے کی

کینہ وبغض ہی دنیا میں شر کا باعث
کینہ وبغض ہی ہیں سارے ضرر کا باعث
باعث شر کو مٹاؤ تو محبت پھیلے
شمع توحید جلاؤ تو محبت پھیلے

فضائل النبی ﷺ از مسلم شریف

قسط نمبر:5

مولانا محمد شاہد ندیم

آپ ﷺ کا حلیہ مبارک

۵۶...... حضرت براءؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میانہ قد والے آدمی تھے۔ آپ ﷺ کے دونوں شانوں کا درمیان والا حصہ وسیع تھا۔ آپ ﷺ گھنے بالوں والے تھے۔ جو کانوں کی لو تک آتے تھے۔ آپ ﷺ پر ایک سرخ دھاری دار چادر تھی۔ میں نے آپ ﷺ سے بڑھ کر حسین کسی کو نہیں دیکھا۔

(مسلم شریف ج۲ص ۲۵۸)

۵۷...... حضرت براءؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ چہرے کے لحاظ سے سب لوگوں سے زیادہ خوبصورت تھے اور آپ ﷺ کے اخلاق سب لوگوں سے زیادہ اچھے تھے۔ (ایضاً)

۵۸...... حضرت قتادہؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالکؓ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کے بال مبارک کیسے تھے؟۔ انہوں نے فرمایا: درمیانے قسم کے تھے۔ نہ بہت زیادہ گھنگریالے اور نہ ہی بہت زیادہ سیدھے۔ آپ ﷺ کے کانوں اور کندھوں کے درمیان تک بال تھے۔

(مسلم شریف ج۲ص ۲۵۸)

۵۹...... حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے بال مبارک کندھوں کے قریب تک تھے۔ دوسری روایت میں ہے کہ آدھے کانوں تک تھے۔

۶۰...... حضرت جابر بن سمرۃؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فراخ چہرہ والے تھے۔ آپ ﷺ کی آنکھوں کی سفیدی میں سرخ ڈورے تھے اور آپ ﷺ کی ایڑیوں پر بہت کم گوشت تھا۔

۶۱...... حضرت جریریؒ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوالطفیلؓ سے پوچھا کہ کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے؟۔ انہوں نے فرمایا: ہاں! آپ ﷺ کے چہرہ اقدس کا رنگ مبارک سفید ملاحت دار تھا۔ امام مسلم بن حجاجؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالطفیلؓ نے ۱۰۰ ہجری میں وفات پائی۔ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرامؓ میں سے سب سے آخر میں وفات پانے والے یہی حضرت ابوالطفیلؓ تھے۔

آپ ﷺ کا بڑھاپا

۶۲...... حضرت ابن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انسؓ سے پوچھا کہ کیا رسول

اللہ ﷺ نے خضاب لگایا ہے؟۔ تو انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ خضاب کے درجے کو پہنچے ہی نہیں۔ آپ ﷺ کی داڑھی مبارک میں صرف چند بال سفید تھے۔ حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے پھر حضرت انسؓ سے پوچھا کہ کیا حضرت ابوبکرؓ خضاب لگاتے تھے؟۔ تو انہوں نے فرمایا: ہاں مہندی اور کتم بوٹی (وسمہ) کے ساتھ۔ دوسری روایت میں ہے حضرت عمرؓ مہندی لگاتے تھے۔ (مسلم شریف ج۲ص ۲۵۸)

۶۳...... حضرت انس بن مالکؓ اس بات کو ناپسند سمجھتے تھے کہ آدمی اپنے سر اور داڑھی کے سفید بالوں کو اکھاڑے اور فرماتے کہ رسول اللہ ﷺ نے خضاب نہیں لگایا اور آپ ﷺ کی چھوٹی داڑھی (جو کہ ہونٹوں کے نیچے ہوتی ہے) اس میں کچھ سفید بال تھے اور کچھ کن پٹیوں اور کچھ سر میں سفید بال تھے۔

(مسلم شریف ج۲ص ۲۵۹)

۶۴...... حضرت ابوجحیفہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ کا رنگ مبارک سفید تھا اور آپ ﷺ پر کچھ بڑھاپا آ گیا تھا۔ حضرت حسنؓ آپ ﷺ کے مشابہ تھے۔ دوسری روایت میں ہے کہ حضرت ابوجحیفہؓ سے پوچھا گیا کہ تم اس دن کیا کرتے تھے۔ فرمایا میں تیر میں پیکان اور پر لگاتا تھا۔

۶۵...... حضرت جابر بن سمرہؓ سے حضور نبی کریم ﷺ کے بڑھاپے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ جب آپ ﷺ اپنے سر مبارک میں تیل لگاتے تو کچھ سفیدی دکھائی نہ دیتی اور جب تیل نہ لگاتے تو آپ ﷺ کے سر مبارک سے کچھ سفیدی دکھائی دیتی۔ (مسلم شریف ج۲ص ۲۵۹)

آپ ﷺ کی مہر نبوت کا ثبوت

۶۶...... حضرت سائب بن یزیدؓ فرماتے ہیں کہ میری خالہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے گئیں اور عرض کرنے لگیں: اے، اللہ کے رسول ﷺ! میرا یہ بھانجا بیمار ہے تو آپ ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ مبارک پھیرا اور میرے لئے برکت کی دعا فرمائی۔ پھر آپ ﷺ نے وضو فرمایا اور میں نے آپ ﷺ کے وضو کا بچا ہوا پانی پی لیا۔ پھر میں آپ ﷺ کی پشت مبارک کے پیچھے کھڑا ہوا تو میں نے آپ ﷺ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت دیکھی جو کہ مسہری کی گھنڈیوں جیسی تھی۔ مثل زر الحجلة!

(مسلم شریف ج۲ص ۲۵۹)

۶۷...... حضرت عبداللہ بن سرجسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو دیکھا اور میں نے آپ ﷺ کے ساتھ روٹی اور گوشت یا ثرید کھایا۔ حضرت عاصمؒ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہؓ سے کہا کہ کیا نبی کریم ﷺ نے تیرے لئے دعائے مغفرت بھی کی ہے۔ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! اور تیرے لئے بھی کی ہے۔ پھر یہ آیت تلاوت کی: ’’واستغفر لذنبک وللمؤمنین والمؤمنات‘‘ حضرت عبداللہؓ فرماتے

ہیں کہ پھر میں نے آپ ﷺ کے دونوں کندھوں کے درمیان بائیں کندھے کی ابھری ہوئی جگہ کے پاس مٹھی کی طرح مہر نبوت دیکھی۔اس پر پستان کی ڈوڈی کی طرح کے تل تھے۔عندنا غض کتفه الیسریٰ جمعا علیه خیلان کامثال الثالیل! (مسلم شریف ج۲ص۲۶۰)

آپ ﷺ کی عمر مبارک اور اقامت مکہ ومدینہ

۶۸...... حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نہ تو بہت طویل قد والے تھے اور نہ ہی بہت چھوٹے قد کے، اور نہ ہی بالکل سفید اور نہ ہی گندمی رنگ کے اور آپ کے بال مبارک نہ تو بالکل گھنگریالے تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے۔اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے سر مبارک پر چالیس سال کی عمر میں نبوت کا تاج رکھا۔پھر آپ ﷺ نے مکہ مکرمہ میں دس سال قیام فرمایا اور دس سال مدینہ منورہ میں رہے۔ ساٹھ سے کچھ اوپر تھے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو وفات دی۔آپ ﷺ کے سر اور داڑھی مبارک میں بیس بال بھی سفید نہ تھے۔ولیس فی رأسه ولحیته عشرون شعرة بیضاء! (مسلم شریف ج۲ص۲۶۰)

۶۹...... حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا وصال تریسٹھ سال کی عمر میں ہوا۔حضرت ابوبکرؓ نے بھی تریسٹھ سال کی عمر پائی۔حضرت عمرؓ نے بھی تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی۔

۷۰...... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ مکرمہ میں تیرہ سال قیام فرمایا اور آپ ﷺ نے تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی۔ (مسلم شریف ج۲ص۲۶۰)

۷۱...... حضرت ابواسحقؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عتبہؓ کے پاس بیٹھا تھا کہ وہاں موجود لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کی عمر مبارک کا ذکر کیا تو قوم کے کسی آدمی نے کہا کہ حضرت ابوبکرؓ آپ ﷺ سے بڑے تھے۔اس کے جواب میں حضرت عبداللہؓ فرمانے لگے کہ رسول اللہ ﷺ نے تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی۔حضرت ابوبکرؓ نے بھی تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی۔پھر بڑے کیسے؟۔حضرت عمرؓ نے بھی تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی۔ (مسلم شریف ج۲ص۲۶۰)

۷۲...... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ میں پندرہ سال قیام پذیر رہے۔آپ ﷺ آواز سنتے تھے اور روشنی دیکھتے تھے اور یہ سلسلہ سات سال تک جاری رہا۔لیکن آپ ﷺ کوئی صورت نہ دیکھتے۔پھر آٹھ سال تک وحی آنے لگی اور آپ ﷺ نے دس سال مدینہ منورہ میں قیام فرمایا۔یسمع الصوت ویری الضوء سبع سنین ولا یری شیئاً! (مسلم شریف ج۲ص۲۶۱)

نوٹ: شارح مسلم علامہ نووی ؒ فرماتے ہیں کہ مکہ شریف کا قیام نبوت کے بعد درست اور مشہور قول تیرہ سال قیام کا ہے اور اسی پر علماء کا اتفاق ہے۔ (نوویؒ ج۲ص۲۶۰) جاری ہے!!!

حفاظت دین کے لئے ...... چار حدیثیں کافی ہیں

مولانا محمد احمد، چناب نگر

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کی پانچ لاکھ حدیثیں لکھی ہیں اوران میں سے انتخاب کر کے چار ہزار آٹھ سو ''کتاب السنن'' میں درج کی ہیں جو سب کی سب صحیح یا اس کے مشابہ یا مقارب ہیں۔ جن میں سے چار حدیثیں ''حفاظت دین'' کے لئے کافی ہیں:

الف...... ''انما الاعمال بالنیات '' تمام اعمال (کی قبولیت اورعدم قبولیت) کا مدار (صحیح اور فاسد) نیت پر ہے۔ (مثلاً ہجرت ایک عمل ہے۔ اگر ہجرت کرنے والے کی نیت صحیح ہے تو اس کی ہجرت مقبول ہے ورنہ مردود)

ب...... ''مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْأُ تَرْکُہٗ مَالَا یَعْنِیْہِ '' انسان کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ لایعنی فضول باتوں سے کنارہ کشی اختیار کرلے۔

ج...... ''لَا یَکُوْنُ الْمُؤْمِنُ مُؤْمِنًا حَتّٰی یَرْضٰی لِاَ خِیْہِ مَا یَرْضَاہُ لِنَفْسِہٖ '' آدمی صحیح مؤمن اسی وقت ہوسکتا ہے جب اپنے بھائی کے لئے وہ باتیں پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

د...... ''اَلْحَلَالُ بَیِّنٌ وَالْحَرَامُ بَیِّنٌ وبَیْنَ ذٰلِکَ اُمُوْرٌ مُتَشَابِھَاتٌ فَمَنِ اتَّقَی الشُّبُھَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِیْنِہٖ '' حلال اور حرام امور واضح ہیں اوران کے درمیان مشکوک ومشتبہ امور ہیں جو ان سے (بھی) بچے گا وہی دین (کے دامن کو داغ سے) بچائے گا۔

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مذکور قول کی تشریح اس طرح فرماتے ہیں: ''ان چار حدیثوں کے کافی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ دین کے مشہور اصول وقواعد کلیہ جان لینے کے بعد جو شخص ان چار حدیثوں کو پیش نظر رکھے گا اسے دین کی جزئیات معلوم کرنے کے لئے کسی مجتہد ومرشد کی حاجت نہ ہوگی۔ کیونکہ صحیح عبادات کے لئے پہلی حدیث کافی ہے۔ عمر عزیز کے لمحات کی حفاظت کے لئے دوسری حدیث بس ہے۔ اعزاء واقرباء، متعارفین ومتوسلین اور ہمسائیوں کے حقوق کی رعایت کے لئے تیسری حدیث بہترین دستورالعمل ہے اور علماء کے باہمی اختلاف یا دلائل کے تعارض سے مسائل میں جو شک پیدا ہوجاتا ہے اس سے حفاظت کے لئے چوتھی حدیث بہترین مرشد ورہنما ہے۔ خلاصہ یہ کہ یہ چار حدیثیں ایک عقلمند کے لئے مرشد واستاذ کی حیثیت رکھتی ہیں۔'' (بستان المحدثین ص۱۰۷)

چوتھی حدیث کا مطلب یہ ہے کہ حلال وحرام امور تو واضح ہیں جنہیں ہر مسلمان نصوص سے جانتا ہے۔

البتہ ان دونوں کے درمیان کچھ دو رخے امور بھی ہیں جو فی نفسہ تو حلال اور مباح ہیں۔لیکن وہی حرام تک پہنچنے کا زینہ بھی ہوسکتے ہیں۔پس جو شخص ان سے بھی بچے گا اسی کا دین داغ عصیاں سے محفوظ رہ سکے گا اور جو شخص ان میں مبتلا ہو جائے گا اس کے لئے وہ دن کچھ دور نہیں جب وہ حرام کی گندگی میں ملوث ہو کر رہ جائے۔

دوسری حدیث شریف میں اس مضمون کو مثال سے یوں سمجھایا گیا ہے کہ سرکاری چراگاہ کی طرح، ناجائز کاموں کے لئے بھی باڑ اور آڑ ہے۔پس جو شخص چراگاہ کی باڑ سے دور ہی دور اپنے جانور چرائے گا اسی کے لئے خیر ہے اور جو شخص اپنے جانور باڑ کے قریب لے جائے گا تو پھر کچھ بعید نہیں کہ اس کا جانور چراگاہ میں منہ مارے۔

ٹھیک یہی حال معاصی کا ہے۔ان کے لئے باڑ اور آڑ یہی دو رخے امور ہیں۔پس جو شخص ان مشتبہ امور سے بچتا رہے گا وہی اپنے دین کو معاصی کے داغ سے محفوظ رکھ سکے گا اور جس نے ان مشتبہ امور کا ارتکاب شروع کر دیا تو اگرچہ ان کاموں کے کرنے میں کوئی حرج نہیں۔کیونکہ وہ مباح ہیں۔لیکن وہ دن کچھ دور نہیں جب یہ شخص بڑھتا بڑھتا معاصی کی گھٹاٹوپ وادی میں جا پہنچے۔اللہ تعالیٰ ہر شخص کی حفاظت کرے۔آمین!

مولانا قاری محمد امجد فاروق کا وصال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سمندری کے ذمہ دار دارالعلوم اسلامیہ کے مدیر مولانا قاری محمد امجد فاروق ۳جولائی بروز بدھ شام کو قضاء الٰہی سے وفات پاگئے۔مرحوم عالمی مجلس کے خصوصی محب معاون ومددگار، دکھ سکھ کے ساتھی، انتہائی نیک سیرت وصورت، مشفق ومہربان، رازونیاز کے قابل اعتماد اور وفادار دوست تھے۔آپ فرد واحد ہی اپنی ذات میں انجمن تھے۔۴۳سال کی عمر میں ان تھک محنت وکوشش سے دارالعلوم اسلامیہ کو دینی ودنیاوی تعلیم میں دس فیصد سے سو فیصد پر لائے۔فالحمدللہ!

ختم نبوت کے اجلاس، ملاقاتیں، بنات وبنین میں ختم نبوت کورسز، کانفرنسز سمیت تمام پروگرام اپنے ادارہ میں بھی رکھتے اور دوسری جگہ کے ختم نبوت پروگراموں کو بھی اپنے گھر کا پروگرام سمجھ کر اس کے انتظامات خوش دلی سے سرانجام دیتے۔آپ مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی شہید رحمۃ اللہ علیہ کے داماد بھی تھے۔ ۴رجولائی بروز جمعرات صبح ۹ بجے ہائی سکول نمبر۱، سمندری میں عالمی مجلس سمندری کے امیر سید السادات قاری احمد رضا شاہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔جنازہ میں علماء کرام، طلباء عظام، حفاظ وقراء کی کثیر تعداد کے علاوہ مذہبی، سیاسی وسماجی رہنماؤں وعوام الناس نے شرکت کی۔سمندری کی تاریخ کا سب سے بڑا جنازہ تھا۔دارالعلوم اسلامیہ کے صحن میں ہی مدفون ہوئے۔اللہ پاک لواحقین کو صبر جمیل اور اجر جزیل عطا فرمائے۔آمین! قارئین لولاک سے بھی دعاؤں کی درخواست ہے۔(مولانا محمد خبیب)

سچی توبہ ...... مؤمن کی منزل حقیقی

مولوی محمد صادق

خالق کائنات نے انسانی کامیابی کی خاطر آئین حیات کے عنوان سے اصول عائد کر کے انسان کو اس کا پابند کیا ہے۔ لہٰذا اس حدود و نگرانی میں رہ کر مقاصد حیات کی تکمیل کو اطاعت و بندگی، اور اس سے تجاوز کو گناہ و معصیت سے تعبیر کیا جاتا ہے اور دوبارہ ندامت کے احساس کے ساتھ ان حدود میں لوٹ آنے کے عمل کو توبہ کہتے ہیں۔ توبہ کا عمل انسان کے لئے منزل حقیقی کی طرح ہے، لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اسے منزل کے طور ہی ذکر کیا ہے کہ انسان سے زندگی کے سفر میں خطاء ہو ہی جاتی ہے۔ جبکہ ان غلطیوں کے سفر کی منزل توبہ ہی ہے چنانچہ ارشاد ہے: ’’و توبوا الی اللّٰہ جمیعا ایھا المؤمنون لعلکم تفلحون‘‘

﴿اے مؤمنو! اللہ کی طرف سب توبہ کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔﴾ (سورۃ النور:۳۱)

بلکہ علمائے امت نے تو توبہ کو رفیق سفر بھی قرار دیا ہے۔ جیسے ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ: ’’توبہ انسان کی پہلی، درمیانی اور آخری منزل ہے۔ بندہ اسے کبھی اپنے سے الگ نہیں کرتا۔ موت تک توبہ اور رجوع کی حالت میں رہتا ہے۔ اگر ایک مقام سے دوسرے مقام کی طرف سفر اختیار کرتا ہے تو توبہ اس کا ساتھی ہوتا ہے۔ پس توبہ انسان کی ابتداء بھی ہے اور انتہاء بھی۔ بلکہ ابتداء کی طرح موت کے وقت اس کی ضرورت اور بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔‘‘ (مدارج السالکین)

موت کے وقت توبہ کی ضرورت واقعی زیادہ ہوتی ہے۔ کیونکہ گنہگار آدمی، مریض کی طرح ہوتا ہے کہ مریض کو اپنے مرض کے سبب موت کا خوف ہوتا ہے۔ جبکہ گنہگار کو گناہوں کے سبب ہلاکت کا خوف ہوتا ہے۔ اب اگر خدانخواستہ خاتمہ برا ہوا یا بغیر توبہ کے ہوا تو ہمیشہ کی ناکامی مقدر ہو چکی۔ کیونکہ ایمان کے لئے گناہ ایسے ہے جیسے بدن کے لئے مرض خطرناک ہوتا ہے۔ چنانچہ جو شخص گناہوں کو نہ چھوڑے اس سے ایمان بھی دور ہو جاتا ہے۔ جیسے حدیث میں وارد ہے کہ: ’’لا یزنی الزانی حین یزنی و ھو مؤمن‘‘

﴿زانی جب زنا کرتا ہے تو مؤمن نہیں رہتا۔﴾ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

لہٰذا اس عمل سے وہ رب کی ناراضگی میں داخل ہو جاتا ہے جو عذاب الٰہی کا مقتضی ہوتا ہے اور یہ حالت خاتمے پر کھلتی ہے۔ اسی لئے توبہ انسان کی آخری منزل ہے۔

آج کل کے اس خطرناک ماحول میں تمام اہل ایمان پر فوری طور پر توبہ اور اللہ کی طرف رجوع ضروری ہے۔ بلکہ علماء امت نے معصیت پر توبہ کو فوری طور پر کرنا واجب کہا ہے۔ چنانچہ روح المعانی میں

وضاحت ہے کہ:’’ واتفقوا علی ان التوبة من جمیع المعاصی واجبة و انها واجبة علی الفور و لا یجوز تأخیرها سواء کانت المعصیة صغیرة او کبیرة‘‘

﴿(علماء کا) اتفاق اس بات پر ہے کہ توبہ تمام گناہوں سے واجب ہے اور یہ کہ (توبہ) فوری طور واجب ہے اور اس کو مؤخر کرنا جائز نہیں، چاہے وہ گناہ چھوٹا ہو یا بڑا۔﴾ (تفسیر روح المعانی)

واقعی میں گناہ انسان کے دامن پر ایک بدنما داغ ہے کہ اگر رہ جائے تو انسان کی دنیا و آخرت کو بدنما بنا دیتا ہے لیکن اس سے بھی کہیں زیادہ بُرا یہ ہے کہ گناہ کے بعد توبہ سے غفلت کرنا یا سرزد ہونے والے گناہ وخطاء کو چھوٹا سمجھ کر نظر انداز کرنا کیونکہ انسان کی یہ غفلت اس کو ایک بڑے نقصان کی طرف دعوت دیتی ہے کہ بعض اوقات اُس کی تلافی ناممکن ہو جاتی ہے، گناہ کا سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ اللہ کی ناراضگی کا سبب ہے، جیسے مشہور ہے کہ تم گناہ کے چھوٹے ہونے کو مت دیکھو، بلکہ تم جس کی نافرمانی کر رہے ہو اُس کی عظمت کی طرف نگاہ کرو۔ اب اگر اللہ کی عظمت ہماری پیش نظر رہے تو ہم اللہ کی نافرمانی سے باز آجائیں گے، نہ جانے کتنے گناہ ایسے ہیں جو نزول رحمت و نعمت کا سلسلہ روک دیتی ہے، انسان خوشگوار و خوش قسمتی کی حالت سے نکل کر مصیبتوں میں داخل ہو جاتا ہے یہاں تک کہ گناہوں میں ترقی ہونے سے ساری نعمتوں کا سلسلہ رک جاتا ہے، اور دور دور تک کوئی امید نظر نہیں آتی، ایسی حالت میں ایک دروازہ جو ہمیشہ کھلا رہتا ہے اور ساری مایوسیوں کو امیدوں سے بدل دیتا ہے وہ دروازہ، توبہ کا دروازہ ہے، ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ انتہائی شفقت اور رحم کے ساتھ اپنے بندوں سے ارشاد فرماتا ہے:

’’قل یعبادی الذین اسرفوا علی انفسهم لا تقنطوا من رحمة اللّٰه ؛ان اللّٰه یغفر الذنوب جمیعا انه هو الغفور الرحیم (الزمر:۵۳)‘‘ ﴿کہہ دیجئے! اے میرے بندوں! جنہوں نے اپنے اوپر زیادتی کی، کہ اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہو۔ بے شک اللہ تمام گناہوں کو بخشنے والا ہے۔ بے شک وہ غفور (اور) رحیم ذات ہے۔﴾

اللہ کا کس قدر احسان ہے کہ اپنے بندوں کو کسی حال میں بھی اپنے سے دور نہیں کرتا اور یہ اس کا لطف و احسان ہے کہ توبہ کے عمل کو مشکل نہیں بنایا اور اس کے لئے کوئی سخت شرائط نہیں رکھی کہ بندہ اس کو پورا نہ کر سکے۔ بس صرف یہ کہ وہ سچی توبہ کریں۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:’’یأیها الذین آمنوا توبو الی اللّٰه توبة نصوحا (سورۃ التحریم:۸)‘‘ ﴿اے ایمان والو! توبہ کرو اللہ کی طرف صاف دل کی توبہ۔﴾

صحابہ کرامؓ نے حضور ﷺ سے’’ توبة نصوحا ‘‘ کے متعلق دریافت کیا کہ:’’ما التوبة النصوح؟ قال ان یندم العبد علی الذنب الذی اصاب فیعتذره الی اللّٰه تعالیٰ ثم

لایعود الیہ کما لایعود اللبن الی الضرع “ ﴿توبہ نصوح کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ بندہ اپنے گناہ پر نادم ہو۔ پس اللہ کی طرف معذرت کرے۔ پھر اس (گناہ) کی طرف بالکل نہ جائے جیسے دودھ تھنوں میں واپس نہیں جاتا۔“ (تفسیر درمنثور)

لہٰذا اس گناہ سے انسان کا دل خالی ہو جائے اور اگر توبہ کے بعد اسی گناہ کا خیال پھر آیا تو سمجھ لینا چاہئے کہ توبہ میں کمی واقع ہوئی ہے اور اس وقت تک توبہ کرتا رہے جب تک گناہ کی جڑ دل سے نہیں نکلتی۔ اللہ کی ذات اتنی کریم ہے کہ اس بار بار کی توبہ کو بھی انتہائی پسند فرماتے ہیں اور اللہ کا لطف واحسان ہے کہ اس نے توبہ کے لئے کسی خاص زمان ومکان کی قید نہیں لگائی اور نہ ہی کسی محدود وقت میں توبہ کو خاص کیا ہے۔ بلکہ موت سے پہلے جب کبھی سچی توبہ کر لی جائے اللہ اس کو قبول فرما دیتے ہیں۔ ہاں! موت کی حالت شروع ہونے پر توبہ کی قبولیت سے انسان محروم ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”ولیست التوبة للذین یعملون السیئات حتی اذا حضر احدهم الموت قال انی تبت الآن (سورۃ النساء:۱۸)“ ﴿اور ایسے لوگوں کی توبہ نہیں ہیں جو کرتے ہیں برے کام، یہاں تک کہ جب سامنے آجائے ان میں سے کسی کی موت، تو کہنے لگا کہ میں توبہ کرتا ہوں اب۔﴾

آج ہم گناہوں میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ کوئی بشر بھی خطاء سے بچا ہوا نہیں ہے۔ لیکن مولائے کریم کا در ہر وقت کھلا ہوا ہے اور اس ربّ کریم کی محبت، عطائیں، رحمتیں اور برکتوں کو حاصل کرنے کے لئے بہترین اور آسان ذریعہ اس کی طرف توبہ کے ذریعہ لوٹ جانے میں ہے۔ کیونکہ توبہ کرنے والے کا مقام نگاہ پروردگار میں بہت بلند ہے۔ لہٰذا اگر توبہ اپنے تمام شرائط کے ساتھ انجام پائے تو نہ صرف یہ کہ انسان کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ بلکہ پہلے سے بھی زیادہ خدا کے نزدیک محبوب بن جاتا ہے۔ اللہ ہم سب کو سچی توبہ کی توفیق دے اور تمام امت مسلمہ کی مغفرت فرمائے۔ آمین!

خطبہ جمعۃ المبارک ٹوبہ ٹیک سنگھ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ کے زیراہتمام چک نمبر ۱۴۸ گ ب چوہلہ میں ۹/اگست ۲۰۱۹ء کو خطبہ جمعۃ المبارک مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے دیا۔ جس کی صدارت قاری محمد ذوالفقار امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چک ہذا نے فرمائی۔ بعد نماز عصر چک نمبر ۲۸۷ گ ب حکیم خان والی رجانہ میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا محمد خبیب نے خطاب فرمایا۔ انہوں نے قادیانی شخص کے جنازہ میں شریک اور تعزیت کرنے والے مسلمانوں کو شرعی وقانونی مسئلہ سمجھاتے ہوئے تجدید ایمان وتجدید نکاح کی دعوت دی۔ آخر میں سوال وجواب کی نشست بھی ہوئی۔ قاری محمد الیاس اس پروگرام کے میزبان تھے۔

فیصل آباد میں حضرت مولانا اللہ وسایا کا خطاب

مولانا محمد بلال

۲۵ جولائی ۲۰۱۹ء کو ’’بارویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس‘‘ بمقام الفتح گراؤنڈ سلیمی چوک ستیانہ روڈ فیصل آباد میں حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ نے تحفظ ناموس رسالت اور موجودہ حالات میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے حوالہ سے تاریخ ساز خطاب فرمایا۔ جسے افادہ عام کے لئے پیش کیا جارہا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں: ادارہ!

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی سَیِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ الَّذِیْنَ ھُمْ خُلَاصَۃُ الْعَرَبِ الْعَرْبَاءِ وَخَیْرُ الْخَلَائِقِ بَعْدَ الْاَنْبِیَاءِ. اَمَّا بَعْدُ!

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ، وَصَلِّ کَذَالِکَ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی الْمَلَائِکَۃِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَعَلٰی عِبَادِہِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَجْمَعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ.

گرامی قدر، برادران اسلام! عشاء کی نماز کے بعد سے آپ حضرات کا یہ اجلاس شروع ہے، اب پونے بارہ ہوا چاہتے ہیں۔ حضرت شاہ صاحب (سٹیج سیکرٹری: مولانا سید محمد خبیب شاہ) نے جیسا ارشاد فرمایا کہ سٹیج پر بہت سارے مہمانان گرامی آپ حضرات کے سامنے تشریف فرما ہیں۔ باقی حضرات تشریف لا رہے ہیں۔ اس اعلان اور وضاحت کے بعد شاہ صاحب کا میرا اعلان کرنا کہ یہ آپ حضرات کے سامنے بیان کرے گا، یہ دلیل ہے اس بات کی کہ آج کی مجلس میں انتہائی اختصار کے ساتھ گزارہ کرنا ہے۔

میرے بھائیو! اللہ تعالیٰ نے نبوت کی ابتداء سیدنا آدم علیہ السلام سے فرمائی اور اس کی انتہاء رحمت عالم ﷺ کی ذات اقدس پر۔ سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام تھے اور سب سے آخری نبی رحمت عالم ﷺ۔ آپ حضرات جانتے ہیں پہلا وہ ہوتا ہے جس سے پہلے کوئی چیز نہ ہو۔ آخری وہ ہوتا ہے جس کے بعد کوئی چیز نہ ہو۔ جس طرح سیدنا آدم علیہ السلام سے پہلے کسی قسم کا کوئی نبی نہیں تھا، اسی طرح محمد عربی ﷺ کے بعد بھی کسی قسم کا کوئی نبی نہیں ہوگا۔

حضور ﷺ آخری نبی ہیں۔ آپ ﷺ کا دین آخری دین ہے۔ آپ ﷺ کی شریعت آخری شریعت ہے۔ آپ ﷺ کی امت آخری امت ہے اور آپ ﷺ کی ذات اقدس پہ نازل ہونے والی

کتاب قرآن مجید اللہ رب العزت کی آخری آسمانی کتاب ہے۔

حضرت مولانا عبدالشکور رضوی نے ارشاد فرمایا کہ: قرآن مجید میں اللہ رب العزت نے رحمت عالم ﷺ کی ختم نبوت کے عقیدہ کو ایک سو آیات کریمہ میں بیان کیا۔ رحمت عالم ﷺ کی دوسو سے زائد احادیث مبارکہ، حضور ﷺ کے صحابہ کرام ؓ کے اقوال، آثار، اجماع اور تواتر اس مسئلے پر دلالت کرتے ہیں کہ: محمد عربی ﷺ کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں ہوگا۔

میرے بھائیو! آج سے صدیوں پہلے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ ؒ نے فرمایا، آج بھی ان کی کتاب فقہ اکبر میں یہ مسئلہ موجود ہے کہ: ’’ان دعوۃ النبوۃ بعد نبینا کفر بالاجماع ‘‘ ﴿حضور سرور کائنات ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا بالاجماع کفر ہے۔﴾ (فقہ اکبر)

جب وہ نبوت کا دعویٰ کرے گا اس پر دو کفر لازم آئیں گے: ۱…… حضور ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا یہ ایک وجہ ہے کفر کی۔ ۲…… اسی طرح دعویٰ نبوت کرنے سے ختم نبوت کا انکار بھی لازم آئے گا اور یہ بھی مستقل وجہ ہے کفر کی۔

بھائیو! ہم دیکھتے ہیں خیر القرون کے زمانہ میں، حضرت سیدنا صدیق اکبر ؓ کے عہد خلافت میں مسیلمہ کذاب کے فتنہ کی بابت جب امت کو اندیشہ لاحق ہوا تو تمام تر صحابہ کرام ؓ نے سیدنا صدیق اکبر ؓ کے عہد خلافت میں بالاتفاق یہ فیصلہ کیا کہ: ’’مسیلمہ اور اس کے ماننے والے مسلمان نہیں۔‘‘

تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے ملک عزیز پاکستان کے ہمسایہ ملک ایران میں آج سے صدیوں پہلے وہاں پر بہاء اللہ ایرانی نے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا۔ تب جو اس زمانے کی دینی قیادت تھی انہوں نے متفقہ طور پر قرار دیا کہ: ’’بہاء اللہ اور اس کے ماننے والے مسلمان نہیں۔‘‘

میرے بھائیو! آپ حضرات کے اس خطہ میں جس وقت انگریز کی حکومت تھی، سرکار برٹش کی سرپرستی میں ملعون قادیان نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ یہ میں نے ملعون کا لفظ عمداً کہا۔ اس میں کوئی معذرت نہیں کرتا، سوری نہیں کہتا۔ یہ بات آپ کے، میرے اور تمام مسلمانوں کے ایمان اور عقیدہ کا حصہ ہے کہ ہر آدمی کی رعایت ہوسکتی ہے، مل کر کہہ دو کہ: ’’محمد عربی ﷺ کے دشمن کی رعایت نہیں ہوسکتی۔‘‘

جو کہتے ہیں کہ رعایت نہیں ہوسکتی وہ زور سے کہہ دیں کہ: ’’رعایت نہیں ہوسکتی۔‘‘

میرے بھائیو! جس وقت اس ملعون قادیان نے نبوت کا دعویٰ کیا تب: اس وقت علم الکلام کے سب سے بڑے عالم دین حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی، اس وقت حدیث کے سب سے بڑے عالم حضرت مولانا احمد علی محدث سہارنپوری جو شارح بخاری ہیں، اس وقت تصوف کے بادشاہ حضرت مولانا فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی جو براہ راست حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے شاگرد ہیں۔ آپ حضرات کے بالکل پڑوس

میں قصور کا شہر واقع ہے، وہاں پر رہنے والے حضرت مولانا غلام دستگیر قصوری، علماء لدھیانہ آگے چل کر حضرت مولانا محمد حسین بٹالوی، حضرت مولانا نذیر حسین دہلوی اور آگے چل کر حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی، حضرت مولانا شیخ الہند مولانا محمود حسن اور آگے چل کر مولانا ثناء اللہ امرتسری اور مولانا پیر مہر علی شاہ گولڑوی ﷭۔

میرے بھائیو! امت کے ان طبقات نے ملعون قادیانی کی کتابوں کو دیکھا، پڑھا اور ان حضرات نے چھ سو علماء کرام سمیت بمبئی سے لے کر دہلی تک، کراچی سے لے کر کلکتہ تک اور کلکتہ سے لے کر ڈھاکہ تک پورے اس خطے کی دینی قیادت نے کہا کہ: ’’مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والے مسلمان نہیں۔‘‘

آپ بھی مل کر کہہ دیں کہ: ’’مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والے مسلمان نہیں۔‘‘

میرے بھائیو! میں کریڈٹ لینے کا بھوکا نہیں، میں نے امت کے تمام تر طبقات کے حضرات کا نام لیا۔ دیوبندی ہوں یا بریلوی، اہل حدیث حضرات ہوں یا حنفی، مالکی ہوں یا شافعی، شیعہ ہوں یا سنی، تمام مکاتب فکر نے قادیانی کتابوں کو پڑھنے کے بعد فیصلہ دیا کہ: ’’مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والے مسلمان نہیں۔‘‘

میرے بھائیو! ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے پاکستان کی سپریم کورٹ نے، جوہانسبرگ کی سپریم کورٹ نے، الٰہ آباد کی ہائی کورٹ نے، ماریشش اور بہاول پور کی عدالت نے، مصر، شام، لیبیاء، سعودیہ عربیہ کے دارالافتاء نے، عرب امارات کی وزارت اسلامیہ نے اور پوری دنیا کے ایک سو بیالیس اسلامی تنظیموں کے سربراہان نے بیت اللہ کے زیر سایہ مکہ مکرمہ میں ۱۹۷۴ء میں ایک اجماع منعقد کیا اس بات پر کہ: ’’مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والے مسلمان نہیں۔‘‘

میرے بھائیو! آج میری پوری گفتگو میں، میں کوشش کروں گا کہ کوئی تلخی کا جملہ نہ آئے۔ بالکل ٹھنڈے دل ودماغ کے ساتھ، دلائل کی روشنی میں آپ حضرات سوچیں۔ آج امریکی سربراہ کے سامنے ہمارے پاکستان کے سرگودھا شہر کا باسی ’’شکور چشمے والا‘‘ جو قادیانی جماعت سے تعلق رکھتا ہے، اس نے تین باتیں کہیں: ۱...... ہمارے مکان جلائے گئے۔ ۲...... ہمارے کاروبار پر پابندی ہے۔ ۳...... میں امریکہ میں خود کو مسلمان کہہ سکتا ہوں لیکن پاکستان میں نہیں کہہ سکتا۔ آج انتہائی اختصار کے ساتھ گفتگو کرنی ہے۔ میری گفتگو ان تین باتوں کے اردگرد رہے گی۔ اس کا یہ کہنا کہ ہمارے مکان جلائے گئے۔ اگر یہ موجودہ حالات اور واقعات کی روشنی میں کہا تو سو فیصد جھوٹ بولا۔ میں آپ حضرات سے پوچھتا ہوں: کیا آپ حضرات کے ملک میں قادیانیوں کے مکان جلائے جارہے ہیں؟ قادیانیوں کی آپ حضرات کے فیصل آباد میں ایک نہیں، دو نہیں، بیسیوں دوکانیں ہیں، ان کے کاروباری مراکز ہیں، یہ بھی نہیں کہ اس کا کسی کو پتہ نہ ہو کہ یہ قادیانی ہیں، سب کو پتہ ہے یہ قادیانی ہیں لیکن اس کے باوجود وہ بڑی آزادی اور بڑے دھڑلے کے ساتھ کاروبار کررہے ہیں۔ اگر یہ شخص ٹرمپ کے سامنے یہ شکایت لگا کر موجودہ حالات کے متعلق، اسے یہ باور

کرانا چاہتا ہے کہ پاکستان میں بدامنی ہے، اقلیتوں کو حقوق نہیں مل رہے تو میرے بھائیو! میں درخواست کرتا ہوں کہ ہمارے ملک کے رہنے والے ایک سکھ نے یہ اخبارات کو بیان جاری کیا اور سوشل میڈیا پر بھی کہ:

’’پوری دنیا میں کسی اقلیت کو اتنا حق حاصل نہیں جتنا پاکستان میں ہمیں حاصل ہے۔‘‘

بھائیو! آپ حضرات جانتے ہیں کہ: ہندو سندھ کے اندر صوبائی وزیر بھی بنتے ہیں اور مرکز میں بھی ان کا وزیر ہوتا ہے۔ آپ حضرات جانتے ہیں ہمارے ملک میں وزیر قانون عیسائی رہا ہے۔ ہمارے ملک میں ایک چیف جسٹس ہندو اور ایک چیف جسٹس مجوسی رہا ہے۔ اس کے لئے پوری دنیا کے اقلیتی طبقات تسلیم کرتے ہیں کہ پاکستان میں اقلیتوں کو جتنا حق حاصل ہے اتنا کسی اور ملک میں اقلیت کو حق حاصل نہیں۔ اب اگر وہ عبدالشکور قادیانی پاکستان کی شکایت لگا کر پاکستان کے لئے مشکلات پیدا کرنا چاہتا ہے تو پھر میں اسے کچھ نہیں کہتا۔ ہمارے آرمی چیف صاحب کی، سول گورنمنٹ کے پرائم منسٹر کی، ہمارے حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے سیاستدانوں کی اور جو لوگ قادیانیت کے متعلق رواداری اور نرم گوشہ رکھتے ہیں ان سب کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں۔ ہم کئی عشروں سے چیخ رہے ہیں کہ قادیانی ملک اور ملت کے وفادار نہیں۔ آج ہمارا کیس خود ان قادیانیوں کی اپنی زبانی ایک حقیقت بن کر اپنا لوہا پوری دنیا سے منوا چکا ہے کہ: قادیانی ملک کے غدار ہیں۔ وہ ملک کے لئے مشکلات پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اور قادیانیوں نے اگر اشارہ کیا ہے سابقہ تحریک ۱۹۷۴ء کی طرف تو پھر میرے خیال میں قادیانی چوکڑی بھول رہے ہیں۔ ممکن ہے کہ آپ دوست میری اس طرح گفتگو کو سنجیدگی سے، اہمیت کے ساتھ نہ سن رہے ہوں، جس طرح میرا فریق مخالف میری گفتگو کو سن رہا ہے۔ میں ان سے کہتا ہوں: پوری دنیا یہ مانتی اور جانتی ہے کہ ۲۹ رمئی ۱۹۷۴ء کو چناب نگر کے ریلوے اسٹیشن پر تم نے طلباء کو مارا، پیٹا، زخمی کیا۔ ان کے ناک کی ہڈیاں توڑیں، پیشانی اور سر کو پھوڑا، ان کی کلائیاں تم نے مروڑیں۔ اور یہ بات میں نہیں کہتا، اس زمانے میں پنجاب کے وزیراعلیٰ تھے جناب حنیف رامے، انہوں نے ہائی کورٹ کے جج مسٹر صمدانی پر مشتمل ایک عدالتی ٹریبونل مقرر کیا تھا، اس میں گواہوں نے بیانات دیئے۔ یہ پرنٹڈ میٹر ہے، کوئی راز کی بات نہیں۔ سوشل میڈیا کی کوئی خبر نہیں۔ چھپا چھپایا ریکارڈ کا حصہ ہے ہائی کورٹ کا کہ ان گواہوں نے عدالت کے اندر کہا تھا کہ: ’’قادیانیوں نے اسٹیشن پر محمدیت مردہ باد اور احمدیت زندہ باد کے نعرے لگائے۔‘‘

میرے بھائیو! یہ وہ واقعہ ہے کہ: ان طلباء عزیز نے جنہیں مار مار کر ادھ موا کر دیا تھا، انہوں نے پانی مانگا، اس وقت قادیانیوں نے بربریت، ہٹ دھرمی، قانون شکنی، انتہاء پسندی، کمینگی، آوارگی اور ظلم وستم کی حد کر دی۔ اگر طلباء نے پانی مانگا انہوں نے ان کے منہ پر پیشاب کیا تھا۔ یہ واقعات ہیں۔ ان واقعات کے بعد اکا دکا اگر ملک کے اندر کوئی واقعہ ہوا تو وہ کوئی بلاوجہ نہیں۔ اس کا باعث تم بنے تھے۔

اے کاش! میرے قادیانی کرم فرما مجھ مسکین کی معروضات کی روح کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ ہم ان کے خیر خواہ ہیں۔ قادیانی جماعت کی پلاننگ کے ساتھ اس قادیانی شخص کو پیش کیا گیا۔ اور پھر موجودہ قادیانی سربراہ مرزا مسرور کا یہ کہنا کہ: ’’پاکستان کا آئین تبدیل ہوگا۔‘‘ یعنی آئین سے قادیانیت کو غیر مسلم قرار دینے والی شق ختم ہو جائے گی۔ قادیانی اس خوشی میں مبتلا نہ ہوں، ایک اور مشکلات کا دروازہ قادیانی جماعت ان پر کھولنا چاہتی ہے۔ یقین رکھو! میں اپنی دینی قیادت کی موجودگی میں واضح الفاظ کے ساتھ بغیر کسی جھجک کے ڈنکے کی چوٹ، بیچ میدان کے، سینہ تان کر، بانگ دہل یہ کہتا ہوں کہ تم نہیں، تمہارا کوئی بڑا بھی مل کر آئین پاکستان سے اس شق کو ختم کرنے کی کوشش کرے گا تو اس آئین کو ختم کرنے والے ختم ہو جائیں گے پر یہ آئین ختم نہیں ہوگا۔ جو کہتے ہیں ختم نہیں ہوگا ہاتھ اٹھا کے، لہرا کے، زور سے کہہ دو کہ: آئین ختم نہیں ہوگا۔ باقی اس کا یہ کہنا کہ میں وہاں پر کتابیں چھاپتا تھا۔ سفید جھوٹ ہے۔ ہم سے زیادہ اسے کون جانتا ہے؟۔ ہم جانتے ہیں یہ کوئی کتابیں شائع نہیں کرتا تھا۔ ہاں! قادیانی جماعت کی چھپی ہوئی کتابیں، ملعون قادیان کی چھپی ہوئی کتابیں یہ فروخت کرتا تھا۔ جن کتابوں میں لکھا ہے کہ مرزے قادیانی نے کہا: ’’اللہ نے میرے ساتھ وہ کام کیا جو مرد اپنی عورت کے ساتھ کرتا ہے۔‘‘

میں آپ حضرات سے پوچھتا ہوں کہ جو یہ لکھے اور جس کا یہ عقیدہ ہو آپ بتائیں وہ مسلمان تھا یا کافر؟ جسے اللہ نے جتنی توفیق دی ہو وہ اتنی بلند آواز سے بولے وہ مسلمان تھا یا کافر؟

مسلمانو! اگر آج نہ بولے تو پھر کب بولو گے؟۔ پھر بولنا وہ بے وقت کی راگنی ہوگی۔ کہتے ہیں نادان گر گئے سجدے میں، جب وقت قیام آیا۔ آج اگر وقت نے تمہیں للکارا ہے، آج اگر وقت نے تمہیں پکارا ہے تو آپ کا اور میرا فرض بنتا ہے، بے پناہ ہو کر، دوست اور دشمن، اپنے اور پرائے پر یہ بات واضح کردیں کہ رب محمد ﷺ کی قسم جب تک جان میں جان باقی ہے حضور ﷺ کی ختم نبوت کا تحفظ کیا جائے گا۔ محمد عربی ﷺ کی ختم نبوت کے دشمن، قادیانیوں پر کفر کا فتویٰ بھی لگایا جائے گا۔

میں پوچھتا ہوں کہ: قادیانی مسلمان ہیں یا کافر؟ اس ملعون قادیان نے لکھا کہ معاذ اللہ! مجھے اللہ نے کہا ہے کہ مرزا قادیانی تو محمد رسول اللہ ہے۔ میں آپ حضرات سے پوچھتا ہوں جو شخص رحمت عالم ﷺ کی اہانت کا ارتکاب کرے، آپ حضرات بتائیں: یہ مسلمان تھا یا کافر؟۔ زور سے بولو۔ اس ملعون قادیان نے لکھا کہ میرے دیکھنے والے صحابہ ہیں۔ قادیانیوں نے کہا آج حوالہ چھپا ہوا، ان کے پاس موجود ہے۔ کوئی ماں کا لال کرے اس حوالے سے انکار۔ ہم نے یہی بات اسمبلی میں بھی کہی تھی، آج بھی کہتے ہیں ڈنکے کی چوٹ پر۔ ان قادیانیوں نے لکھا کہ: ’’ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کیا تھے وہ تو مرزا قادیانی کی جوتی کے تسمے کھولنے کے لائق بھی نہیں تھے۔‘‘ (نعوذ باللہ)

مرزا قادیانی کی شادی ہوئی نصرت جہاں بیگم کے ساتھ۔ رات گزاری، صبح کھڑے ہوکر مرزا کہتا ہے اللہ نے مجھے رات مبارک باد دے کر کہا: ’’اشکر نعمتی رأیت خدیجتی‘‘ مرزا تجھے مبارک ہو تیرے گھر میں نصرت جہاں نہیں خدیجۃ الکبریٰ آ گئی ہے۔ اس ملعون قادیان نے لکھا: ’’معاذ اللہ سیدہ فاطمہ نے میرا سر اپنی ران پہ رکھا۔‘‘ میں آپ حضرات سے پوچھتا ہوں جن کے یہ عقائد ہوں وہ مسلمان ہیں یا کافر؟ زور سے بولو، زور سے: یہ مسلمان ہیں یا کافر؟ کیا ان قادیانیوں کو اجازت دے دی جائے کہ وہ ان کتابوں کو علی الاعلان، ڈنکے کی چوٹ پر، چناب نگر کے اندر فروخت کریں۔ وہ دن گئے جب خلیل خان فاختہ اڑایا کرتے تھے۔ تمہیں غلط فہمی ہوگئی ہے: تم نہیں، ٹرمپ نہیں، قادیانی جماعت کا سربراہ نہیں، اس کا باپ نہیں، اس کا دادا بھی نہیں، اس کا پردادا مرزا قادیانی اپنی قبر سے نکل کر آئے، بلکہ اپنی ماں کے پیٹ سے بھی نکل کر آئے، ربِ محمد ﷺ کی قسم ہم اس کو بھی اس کی اجازت نہیں دیں گے۔ جو کہتے ہیں: اجازت نہیں دیں گے، وہ ہاتھ لہرا کے کہیں کہ اجازت نہیں دیں گے۔

کہاں ہے ہماری گورنمنٹ! میں ان سے کہتا ہوں کہ ان قادیانیوں کی کتابوں پہ ہم نے پابندی نہیں لگائی۔ شہباز شریف کے زمانہ میں ایک علماء بورڈ قائم ہوا۔ اس علماء بورڈ نے سفارش کی۔ ان کی سفارش پر پنجاب کے ہوم سیکرٹری نے نوٹیفکیشن جاری کیا اور مرزا قادیانی کی روحانی خزائن کی ۲۳ جلدوں پر پابندی لگی۔ خلاف قانون، قانون شکنی کر کے عبدالشکور نامی یہ قادیانی چناب نگر کے اندر دھڑلے کے ساتھ وہاں پر کتابیں فروخت کر رہا تھا۔ سی۔ٹی۔ڈی والوں نے اس پر چھاپا مارا، کتابیں ضبط کیں، مقدمہ چلا، وہ عدالت میں گئے اور پھر اس کو سزا ہوئی۔

آج پرائم منسٹر صاحب کہتے ہیں میں نے آسیہ مسیح ملعونہ کو جس طرح رہا کیا آج تک کوئی نہیں کر سکتا تھا۔ میں نے یہ کام کیا۔ میں درخواست کرتا ہوں جس طرح اس کو رہا کیا گیا، یہ بھی ایک حقیقت ہے۔ وقت آئے گا ہم بتائیں گے، ڈنکے کی چوٹ پر بتائیں گے۔ دو دو چار کی طرح بتائیں گے۔

ہر جگہ تحفظات ہوتے ہیں۔ رحمت عالم ﷺ کی ختم نبوت کے مسئلہ میں ربِ محمد ﷺ کی قسم! ہمارے کوئی تحفظات نہیں۔ آج حد ہوگئی۔ مشرق سے لے کر مغرب تک، روئے زمین کے تمام دینی ادارے، روئے زمین کے تمام مکاتب فکر کے دارالافتاء، روئے زمین کی تمام مسلم مساجد، روئے زمین کے تمام مدارس، مشرق، مغرب، امریکہ، افریقہ پوری دنیا میں جہاں کہیں مسلمان رہتا ہے مکہ مکرمہ سے لے کر آپ حضرات کے فیصل آباد تک، فیصل آباد سے لے کر وہ دیکھو دنیا کے آخری کنارے تک، کل بھی ہر مسلمان کہتا تھا آج بھی ہم کہتے ہیں کہ: ’’مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والے کافر ہیں۔‘‘ زور سے بولو قادیانی کافر ہیں۔

ٹرمپ نہیں، پوری دنیا کا کفر بھی مل کر کوشش کرے وہ پابندی نہیں لگا سکتا اور اگر حکومت کو شوق ہے

تو ’’چشم ماروشن دل ماشاد‘‘ جو کل ہونا ہے وہ آج ہو جائے۔ کل کی کیوں انتظار کرنی ہے۔ ہے ہمت تو کرو نا اعلان۔ پھر دیکھو’’دمادم مست قلندر‘‘ کس طرح ہوتا ہے پورے ملک کے اندر۔ ان شاء اللہ!

میں آپ حضرات سے کہتا ہوں، اپنے ان بزرگوں کی موجودگی میں کہتا ہوں، رب کی رحمت کی ڈھیری پر ہاتھ رکھ کر کہتا ہوں، محمد ﷺ کی شفاعت کو سامنے رکھ کے کہتا ہوں کہ ان شاء اللہ! ہم سرخرو ہو کر جائیں گے۔ اپنے بزرگوں کو شرمسار بھی نہیں کریں گے اور ان کی محنت کو رائیگاں بھی نہیں جانے دیں گے۔

اب بات جناب عمران خان کی نہیں۔ پانچ دن ہو گئے

تمہیں بولنا چاہئے تھا، تم نہیں بولے۔ تمہارا فرض بنتا تھا کہ پوری پاکستانی قوم کو اعتماد میں لیتے کہ ایک اقلیت نے پاکستان کو بدنام کرنے کی گھناؤنی چال چلی ہے، ہم ان کو قانون کا پابند کریں گے۔ قانون میں جو منظور ہو چکا کسی طے شدہ امر کو نہیں چھیڑیں گے۔ عمران خان کا فرض بنتا تھا لیکن، وہ نہیں بولا۔ میں اس سے بھی مطالبہ نہیں کرتا۔ میں آرمی کے چیف صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ ان کے ساتھ وہاں امریکہ گئے ہیں، پھر اس ذمہ داری کو بھی آپ قبول کریں۔ آپ اعلان کریں کہ جو قانون میں طے ہو چکا ہم ان کو نہیں چھیڑیں گے۔ اگر آپ نے اعلان نہ کیا تو ہم تو کل بھی کہتے تھے، آج بھی کہتے ہیں جو قادیانیوں کو کافر نہیں کہتا ہم ان کو بھی کافر کہتے ہیں۔ ایسے نہیں آپ میرے ساتھ کھڑے ہو کے کہیں۔ ’’مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والے کون؟...... کافر‘‘ ’’مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والے کون؟...... کافر‘‘

مسافران آخرت

۱...... ۱۳؍اگست ۲۰۱۹ء بروز منگل کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت دریا خان مری سندھ کے مقامی ذمہ دار قاری نیاز احمد خاصخیلی کے چچا رضا محمد خاصخیلی کا انتقال ہو گیا: انا للہ وانا الیہ راجعون! نواب شاہ کے مبلغ مولانا تجمل حسین، امیر حضرت مولانا محمد انیس اور مولانا محمد اسجد نے دریا خان جا کر تعزیت کی، حضرت مولانا قاضی احسان احمد نے فون پر تعزیت کی۔

۲...... ۱۷؍اگست ۲۰۱۹ء کو درگاہ عالیہ قادریہ شاہپور چاکر ضلع سانگھڑ کے گدی نشین حضرت مولانا احمد حسن عباسی کا بروز ہفتہ کو انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! اگلے روز اتوار کو شاہپور چاکر کے سیکنڈری اسکول کے گراؤنڈ میں حضرت مولانا سراج احمد امروٹی کی اقتداء میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔ جنازے میں لوگوں کی کثیر تعداد تھی۔ سندھ بھر سے علماء اور درگاہ کے متعلقین نے شرکت کی۔ خصوصاً حضرت مولانا میر محمد میرک، حضرت مولانا راشد محمود سومرو تشریف لائے۔ عالمی مجلس ختم نبوت کے مولانا تجمل حسین اور حضرت مولانا محمد انیس نے بھی شرکت کی اور لواحقین سے تعزیت بھی کی۔ (قاری عبداللہ فیض)

حضرت مولانا محمد طلحہ کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا اللہ وسایا

۱۲/اگست ۲۰۱۹ء عید الاضحیٰ کے روز مولانا محمد طلحہ کاندھلوی وصال فرماگئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون!

شیخ الحدیث، برکۃ العصر، ریحانۃ الہند حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کے اکلوتے فرزند اور جانشین حضرت مولانا محمد طلحہ کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کی اندوہناک خبر نے ایک بار پھر ہلا کر رکھ دیا ہے۔ مولانا محمد طلحہ کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ تبلیغی جماعت کے بانی حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کے نواسے تھے۔آپ نے نظام الدین دہلی مرکز تبلیغ میں اپنی تعلیم کا آغاز کیا۔دورہ حدیث شریف بھی نظام الدین دہلی سے کیا۔عمر بھر وعظ ونصیحت، تبلیغ وتعلیم سے شغل رہا۔آپ کا وجود مسعود اس دور میں بہت غنیمت تھا۔آپ دوہری نسبتوں کے حامل تھے۔نجیب الطرفین انسان تھے۔حق تعالیٰ نے انہیں اس دنیا میں صرف فکر آخرت اور جنت کمانے کے لئے بھیجا تھا۔انہوں نے اس دنیا میں رہ کر مال ومنال سے اپنے کو ملوث نہیں ہونے دیا۔

جمعیۃ علماء ہند کے تحت حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ سیمینار دسمبر ۲۰۱۳ء میں منعقد ہوا۔اس کے دو اجلاس تھے۔ایک دارالعلوم دیوبند میں اور دوسرا لیلا رام گراونڈ دہلی میں۔ پاکستان سے ایک بھرپور وفد اس میں قائد جمعیۃ حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب کی قیادت میں شریک ہوا۔اس سفر میں سہارن پور میں حضرت مولانا محمد طلحہ کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں دیوبند جاتے ہوئے رکنا ہوا۔آپ کے ہاں وفد کے اعزاز میں عشائیہ کا اہتمام تھا۔اس موقعہ پر حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کے گھر کو دیکھا۔ جہاں مولانا محمد طلحہ کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ نے نچلی منزل کی بالکونی کے زیر سایہ صحن میں ڈیرہ لگا رکھا تھا، وہیں چارپائی، وہیں بستر، وہیں کتابیں، وہیں مصلیٰ، وہیں رہن سہن، وہیں آرام، وہیں مہمان داری، وہیں مجلس ذکر، وہیں خانقاہی نظام۔نہ آنے والے کا فکر، نہ جانے والے کا غم۔ بہار ہو کہ خزاں مولانا محمد طلحہ کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ یہاں براجمان اور ہر حال میں فرحان وشاداں تھے۔ وہ اپنے گھر میں بھی گویا غریب الوطن تھے۔سب سے حیران کن یہ کہ حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے بعد مولانا محمد طلحہ رحمۃ اللہ علیہ نے شاید ایک اینٹ کی بھی اس مکان میں تبدیلی نہیں کی تھی۔ خداوند کریم! یہ کیسے بندے تھے کہ جنہیں اس دنیا کی خوش نمائی اپنی طرف قطعاً متوجہ نہ کرسکی۔ متعدد دوست آتے، ہدیہ کرتے، جو جیب میں آیا، اگلے مرحلہ پر جو ضرورت مند آیا جیب خالی کر کے اس کے سپرد کردی۔ نہ رقم آتے گنا، نہ جاتے شمار کیا۔ایک آدمی نے بھاری رقم جیب میں ڈالی، وہ گئے بھی نہ ہوں گے کہ ایک صاحب مسجد کے سنگ بنیاد کے لئے حاضر ہوئے۔ جیب میں ہاتھ ڈالا جتنی رقم تھی وہ نکالی اور مسجد کی

تعمیر کے لئے اس کے سپرد کردی۔ دن بھر، بلکہ عمر بھر یہ سلسلہ جاری رہا۔ کروڑوں آئے اور کروڑوں گئے، لیکن ان کی گرد بھی آپ کے دامن کو چھو نہ سکی۔

فقیر راقم کی آپ سے متعدد ملاقاتیں، زیارتیں ہیں۔ شناسائی و نیازمندی کا ایسا تعلق تھا کہ اب ان واقعات کو دھراتے ہوئے شرم بھی آتی ہے اور شماتت اعداء سے بھی مفر نہیں۔ برطانیہ، انڈیا، سعودیہ، پاکستان میں آپ سے ملاقاتیں ہوئیں۔ آپ کی دنیا سے بے رغبتی اور کلمہ حق بلا خوف لومۃ لائم کہنے میں آپ کو اتنا جراءت مند پایا کہ اکابر کی یاد تازہ کردی۔ ان دو صفات کی آپ نے مثال قائم کردی۔ پاکستان میں حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی کے جامعہ کے جلسہ میں تشریف لائے۔ پاکستان کے ایک خطیب صاحب نے عرض کیا کہ حضرت! سہارن پور حاضری کے لئے دل کرتا ہے۔ فی البدیہہ فرمایا کہ پاکستان میں جو کر رہے ہو ہمیں اس سے معاف رکھا جائے۔ وہ تکتے رہ گئے اور سامعین آپ کی بصیرت پر وجد کناں ہوگئے۔ بلا مبالغہ آپ نے جامعہ مظاہر العلوم سہارن پور کی سرپرستی، تعمیر نو، تعلیمی ترقی، خانقاہ زکریا کی آبیاری، اپنے والد گرامی کے حلقہ کی خدمت گزاری میں کمال کر دکھایا۔

ایک بار حرم مدینہ مسجد نبوی میں ایک دوست نے بتایا کہ حضرت طلحہ کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ وہ سامنے تشریف فرما ہیں۔ فقیر ملاقات کے لئے لپکا۔ آپ کے پاس برطانیہ کے رفقاء موجود تھے۔ ان میں سے کوئی صاحب فقیر کے بھی جاننے والے تھے، انہوں نے تعارف کرایا۔ آپ نے ہاتھوں میں ہاتھ لئے متعدد سوالات کر ڈالے۔ فقیر نے جواباً مختصراً کچھ عرض کیا۔ اسی حالت میں فرمایا: بیعت کا تعلق کن سے ہے؟ عرض کیا: حضرت سید نفیس الحسینی شاہ صاحب سے۔ فوراً گل شگفتہ کی طرح مہک اٹھے۔ فرمایا: ''اچھا رائے پوری طریقہ سے منسلک ہو۔ آپ کے پیر صاحب سے یہ منزل میں نے لکھوائی تھی۔ یہ چہل حدیث بھی ان کی کتابت شدہ ہے۔ یہ پڑھا کرو۔'' دونوں کے نسخے عنایت فرمائے۔ لیجئے! مسجد نبوی میں درود شریف کا مجموعہ حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے گھرانہ کے ہاتھوں سے مل گیا۔ اللہ رب العزت نہ بھلائے تو پورے قیام مدینہ کے دوران وہ زیر تلاوت رہا۔ میرے ایسے کتنے تہی دامن لوگوں کو یومیہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے محبت کے راستے پر دوڑا دیتے ہوں گے۔ قافلہ در قافلہ اس معمول کو وہ جاری رکھے ہوئے تھے۔ ختم نبوت کے کام کی رپورٹ پوچھی تو بشاشت قلبی کے آثار چہرہ انور پر نمایاں نظر آنے لگے۔

حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ ان عناصر اربعہ کی روایات کو اگر کسی نے زندہ رکھا ہے تو وہ مولانا محمد طلحہ کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ وہ اس دھرتی پر یقیناً ان لوگوں میں سے تھے جن کی دعاؤں سے امت کی بلائیں ٹلا کرتی تھیں۔

ایک بار آپ پاکستان تشریف لائے، فقیر نے لاہور حضرت مولانا انیس احمد مظاہری سے عرض کیا کہ

چناب نگر مدرسہ عربیہ ختم نبوت میں مشکوٰۃ شریف کا حضرت طلحہ کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ ختم کرادیں تو نسبت قائم ہوجائے گی۔ یہ تجویز ان کو ایسی پسند آئی کہ انہوں نے اپنے والد قبلہ حضرت حافظ صغیر احمد سے عرض کیا۔ انہوں نے مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی صاحب کو فرمایا۔ مل جل کر ان حضرات نے طے کرلیا کہ ڈھڈیاں شریف آتے جاتے، مدرسہ ختم نبوت چناب نگر کے لئے حضرت مولانا محمد طلحہ کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کا وقت آپ کو ملے گا۔ آپ چناب نگر مسلم کالونی مدرسہ عربیہ ختم نبوت تشریف لائے تو سیدھے ختم نبوت مسجد میں گئے۔ ختم مشکوٰۃ ہوا۔ آپ نے دعا فرمائی۔ یوں وہی کلاس اگلے تعلیمی سال مدرسہ میں دورہ حدیث شریف کی پہلی جماعت ثابت ہوئی۔

حضرت مولانا محمد طلحہ کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے آدمی تھے۔ ان کی وفات سے ہماری محرومی میں اضافہ ہوا۔ وہ تو یقیناً اس ماحول سے بہتر ماحول میں چلے گئے۔ دعا ہے حق تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائیں اور ان کی برکات سے حق تعالیٰ شانہ امت کو محروم نہ رکھیں۔ امین بحرمۃ النبی الکریم!

حضرت مولانا محمد یوسف بہاول پوری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ ۸/اگست ۲۰۱۹ء کو وصال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

آپ نے ابتدائی تعلیم دارالعلوم کبیر والا میں حاصل کی۔ دورہ حدیث شریف جامعہ خیر المدارس ملتان سے کیا۔ فراغت کے بعد کچھ عرصہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ بھی رہے اور مرکز ملتان کے تحت خدمات سرانجام دیں۔

آپ بہت اچھے خطیب تھے۔ تیاری سے گفتگو کرتے تو سامعین متاثر ہوئے بغیر نہ رہتے۔ مولانا مرحوم کی خوبی تھی کہ وہ حالات حاضرہ و واقعات نادرہ پر جاندار اور بہادرانہ گفتگو کرتے تھے۔ بہت حساس طبیعت پائی تھی۔ اپنے مزاج کے خلاف کوئی بات سننا تک گوارہ نہ کرتے۔ لیکن جتنی جلدی جلال میں آتے اتنی جلدی جمال اختیار کرلیتے۔ جب آپ مجلس میں مبلغ تھے تب فقیر ان دنوں فیصل آباد میں مبلغ تھا۔ ان دنوں ٹوبہ بھی فیصل آباد کی تحصیل تھی۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ، جڑانوالہ کئی کئی دنوں کے ایک ساتھ تبلیغی سفر ہوتے۔ بہت ہی اچھے دوست تھے۔ جتنا عرصہ مجلس میں رہے خوب بھرپور تبلیغی کام سے خود کو بہلائے رکھا۔ ان دنوں مجلس کے امیر حضرت مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ انہوں نے مولانا محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے تعارف کے لئے بہت کوشش فرمائی۔ خود بھی مولانا باصلاحیت تھے۔ حضرت جالندھری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت فاتح قادیان رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مناظر اسلام رحمۃ اللہ علیہ کی تربیت نے انہیں بہت نمایاں کردیا۔ طبیعت میں جوار بھاٹا کا سماں قائم ہوا تو مجلس کو چھوڑ کر بہاول پور غلہ منڈی کی مسجد حاجی اشرف کی امامت وخطابت پر براجمان ہوگئے۔ ان دنوں مولانا عبدالشکور دین پوری رحمۃ اللہ علیہ اسلامی مشن بہاول پور کے اہتمام پر فائز تھے۔ ان کی جماعت تحفظ حقوق اہل سنت کو بھی مولانا محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ورود سے سرفراز کیا۔ ان دنوں خوب تبلیغی ماحول تھا۔ بہاول پور وملتان ڈویژن میں مولانا محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ ہر اہم جلسہ کی رونق دوبالا کرتے۔ کافی عرصہ بہاول پور کے درو

دیوار مولانا کی خطابت سے آشنا رہے۔ مولانا عبدالشکور دین پوری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا غلام مصطفیٰ بہاول پوری رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ یہ تینوں حضرات بہاول پور کی تکون سمجھے جاتے تھے۔

مولانا محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے دریں اثنا ملتان کا مکان فروخت کر کے بہاول پور میں مکان خرید کر یہاں ہی رہائش اختیار کر لی۔ یہاں پر اولاد کو پڑھانے کا موقعہ میسر آیا۔ ہمارے حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کے آپ ہونہار شاگرد تھے۔ اسی نسبت سے ایک صاحبزادہ کو جامعہ باب العلوم کہروڑپکا میں پڑھنے کے لئے بھیج دیا جس نے حضرت لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس دورہ حدیث شریف تک تعلیم مکمل کی۔

ادھر مولانا کی طبیعت کے مدوجزر نے بہاول پور سے شہداد پور سندھ کے لئے سیلانی کیفیت پیدا کی۔ دارالعلوم حسینیہ کی نظامت پر براجمان ہوگئے۔ یوں جامعہ کے پلیٹ فارم سے اندرون سندھ آپ نے خطابت کے دیپ جلا کر خوب روشنی پھیلائی۔ مولانا محمد یوسف کی تربیت مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے ہوئی تھی مجلس کے تمام خورد وکلاں سے تعلق خاطر تھا۔ بہاول پور ہو یا شہداد پور، جہاں رہے مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعلق خاطر، عقیدہ ختم نبوت کی پاسبانی اور قادیانیت کے تعاقب سے کبھی غافل نہ ہوئے۔ شہداد پور سے بیمار ہوکر بہاول پور آ گئے۔ اب وقت اجل آیا تو رب کریم کے دربار میں حاضر ہوگئے۔

جامعہ دارالعلوم حسینیہ کے مدیر حضرت مولانا قاری محمد سلیم کی امامت میں ۸/اگست جمعرات کو جنازہ ہوا۔ بہاول پور کے معروف قبرستان ملوک شاہ میں مدفون ہوئے۔ حق تعالیٰ مولانا مرحوم کی بال بال مغفرت فرمائیں اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائیں۔ خوب انسان تھے۔ خوب بھرپور زندگی گزاری۔ ان کی وفات نے ایک اچھے ساتھی سے محرومی کا احساس گہرا کر دیا ہے۔ ان کی تصویر اس وقت بھی آنکھوں کے سامنے دل کی سکرین پر بار بار ابھر رہی ہے۔ خوب قد کاٹھ تھا۔ صحت کے زمانہ میں جسم کا ڈیل ڈول بھی نظروں میں جچتا تھا۔ داڑھی ورلی تھی۔ سر کے بال بھی اردگرد میں ورلے ورلے اور درمیان میں فارغ البال تھے۔ سر پر عموماً کپڑے کی ابوالکلام ٹوپی استعمال میں لاتے۔ کندھے پر عموماً رومال ہوتا تھا۔ لباس اجلا ضرور ہوتا مگر لباس کے غلام بالکل نہ تھے۔ جو ملا کھالیا، جو میسر آیا پہن لیا۔ تکلفات سے کوسوں دور تھے۔ پیشانی سر کے بالوں کے صاف پن کی وجہ سے اور زیادہ کشادہ ہوگئی تھی۔ قہقہہ مار کر ہنستے تو پورے جسم پر نہیں بلکہ ماحول میں بھی زلزلہ آ جاتا۔ آنکھوں پر نظر کا چشمہ ہمہ وقت بہت بھلا لگتا۔ رنگ گندمی تھا۔ سر پر جتنے بال تھے ان کے پٹے رکھے ہوتے۔ بال نرم اور ملائم تھے اکثر پریشان بال ہونے کے باوجود بہت درویشانہ ومستانہ لگتے تھے۔ چہرہ ورخسار بھرواں تھے۔ نام یوسف تھا۔ قید وبند تو شاید نہیں لیکن تقریر کے مقدمات سے بھی پالا پڑا تھا مگر اس کے باوجود دوستوں کو مکدر نہ کرتے۔ غرض ایک اچھے انسان کی خوبیوں کے ساتھ بھرپور زندگی گزاری اور نیک لوگوں کی صحبت سے سرفراز رہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں قبر وآخرت میں بھی سرفرازی نصیب فرمائیں۔ آمین!

حضرت مولانا محمد یوسف متالا رحمۃ اللہ علیہ

۹ر ستمبر ۲۰۱۹ء کو حضرت مولانا یوسف متالا انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! حضرت مولانا یوسف متالا رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۲۵ر نومبر ۱۹۴۶ء کو نزولی انڈیا میں ہوئی۔ والد کا نام سلیمان رحمۃ اللہ علیہ اور دادا کا نام قاسم رحمۃ اللہ علیہ اور خاندانی لقب متالا تھا۔ مولانا خود تحریر کرتے ہیں کہ میرے والد صاحب پر کثرت ذکر کے باعث جذب کی کیفیت پیدا ہوئی تو انہوں نے اپنی اہلیہ سے کہا کہ میں نے ترک دنیا کا فیصلہ کر لیا ہے۔ تم اپنے والدین کے ہاں چلی جاؤ۔ چنانچہ خاندان کے بزرگوں نے سوچا کہ واقعہ میں سلیمان متالا پر جذب کی کیفیت نے آگے چل کر جنون کی کیفیت اختیار کر لی تو ان کی حیات تک اہلیہ معلق رہ جائیں گی۔ اس لئے طلاق لے لی گئی۔ اس وقت مولانا یوسف متالا رحمۃ اللہ علیہ والدہ کے بطن میں تھے۔ مولانا کی والدہ مولانا کے ننھیال آ گئیں۔ یہاں نزولی میں نانی کے گھر مولانا متالا کی پیدائش ہوئی۔

مولانا یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی عمر آٹھ سال کی تھی کہ ان کی خالہ کا افریقہ میں انتقال ہو گیا تو خالو نے مولانا کی والدہ سے عقد کر لیا۔ یوں والدہ بھی افریقہ چلی گئیں۔ اب نانا اور نانی نے نزولی میں مولانا کی پرورش کی۔ چند سال بعد ان دونوں کا بھی وصال ہو گیا تو آپ کی پرورش خالہ نے کی اور پرورش کا حق ادا کر دیا۔

آپ نے ابتدائی تعلیم ناظرہ حفظ وغیرہ مدرسہ ترغیب القرآن نزولی میں حاصل کی۔ ۱۹۶۱ء میں جامعہ حسینیہ راندیر سورت میں داخلہ لیا۔ فارسی سے ہدایہ اوّلین تک یہاں تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد مظاہر العلوم سہارنپور درجہ مشکوٰۃ میں داخلہ لیا۔ مولانا محمد یونس رحمۃ اللہ علیہ سے مشکوٰۃ شریف، مولانا محمد عاقل رحمۃ اللہ علیہ سے جلالین اور ہدایہ اخرین مفتی یحیٰی سے پڑھیں۔ اگلے سال (۱۳۸۶ھ، ۱۳۸۷ھ) دورۂ حدیث شریف پڑھا۔ بخاری شریف مکمل حضرت شیخ الحدیث برکۃ العصر، ریحانۃ الہند مولانا زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ، مسلم شریف، ابوداؤد شریف، نسائی شریف، مؤطین شریفین مولانا محمد یونس جونپوری رحمۃ اللہ علیہ اور ترمذی مفتی مظفر حسین رحمۃ اللہ علیہ اور طحاوی مولانا اسعد اللہ رحمۃ اللہ علیہ ناظم مظاہر العلوم سے پڑھیں۔

مولانا محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ امیر ثانی تبلیغی جماعت اور شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ حج کے لئے فرنٹیر میل سے بمبئی جا رہے تھے۔ ہزاروں زائرین کے ہمراہ سورت اسٹیشن پر مولانا متالا رحمۃ اللہ علیہ نے دوران طالب علمی حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کی دور سے پہلی زیارت کی۔

مولانا متالا رحمۃ اللہ علیہ کے برادر اکبر مولانا عبدالرحیم متالا رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۸۴ھ میں مدرسہ مظاہر العلوم سے دورۂ حدیث کرنے کے بعد شیخ الحدیث کی خدمت میں قیام کے ارادے سے مقیم تھے تو ان کی ترغیب پر مولانا یوسف متالا رحمۃ اللہ علیہ نے اس سال کا رمضان المبارک شیخ الحدیث کی خدمت میں سہارنپور گزارا۔ پھر یہاں

دوسال تعلیم حاصل کی۔ دورۂ حدیث شریف کے بعد بولٹن انگلستان میں نکاح طے ہوا تو یہاں آ گئے۔ بولٹن کی جامع مسجد میں امامت وخطابت کے فرائض سرانجام دیئے۔ مگر رمضان المبارک سہارن پور یا مدینہ طیبہ حضرت شیخ الحدیث کے ساتھ اعتکاف کرتے، کبھی ناغہ بھی ہو جاتا۔ اس دوران ہولکمب بری انگلستان میں آپ نے ایک پرانا ہسپتال خرید کر دارالعلوم کی بنیاد رکھی جو آج انگلستان میں دینی تعلیم کا سب سے وقیع ادارہ ہے۔

حضرت مولانا یوسف متالا رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے شیخ ومربی اور استاذ حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ سے محبت نہیں بلکہ عشق تھا۔ جب حضرت سے اجازت لے کر سفر کرتے تو حالت دگرگوں ہو جاتی۔ گریہ ورقت سے بڑھ کر جدائی پر بے ساختہ چیخیں نکل جاتیں۔ مولانا متالا رحمۃ اللہ علیہ کی اس محبت کا حضرت شیخ الحدیث پر بھی یہ اثر ہوتا۔ آپ بھی آبدیدہ ہو جاتے۔ اس منظر کو بعض اہل دل حضرات فراق یوسفی ومحبت یعقوب علیہ السلام سے تعبیر کرتے۔ زہے نصیب! کہ دارالعلوم ہولکمب بری کے قیام کے بعد حضرت شیخ الحدیث مدینہ منورہ سے سہارن پور جاتے وقت یا دورۂ افریقہ سے واپسی پر دارالعلوم ہولکمب بری میں ہفتوں قیام فرماتے اور یوں یومیہ دو سے تین ہزار اور خاص مواقع پر آٹھ سے دس ہزار بندگان خدا دارالعلوم میں حضرت شیخ الحدیث کے فیض صحبت سے سرفراز ہوتے اور یہ سب کچھ مولانا یوسف متالا رحمۃ اللہ علیہ کے صدقہ سے ہوتا۔ مولانا یوسف متالا رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت شیخ الحدیث کی پدری روحانی محبت اور مولانا یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی حضرت سے پسری روحانی تعلق ایسا تھا کہ واقعہ میں مولانا متالا رحمۃ اللہ علیہ اپنے شیخ کے رنگ میں رنگے گئے اور پھر وقت آیا کہ پورے برطانیہ کے سب سے بڑے شیخ اور قطب الارشاد کے درجہ پر فائز ہو گئے اور اس وقت صرف برطانیہ نہیں بلکہ یورپ وافریقہ وامریکہ تک آپ کے شاگرد علماء اور متوسلین کی آنکھوں کو خیرہ کر دینے والی ایک جماعت کی محنت نے اقامت دین اور اشاعت وترویج اسلام کا ایک ایسا ماحول قائم کر دیا ہے کہ اس پر دنیا عش عش کر اٹھی ہے۔

قادیانیوں کے بھگوڑے گرو مرزا طاہر نے برطانیہ کو اپنا مرکز بنایا تو عقیدۂ ختم نبوت کے لئے ختم نبوت کانفرنسوں کا اہتمام، دفتر ختم نبوت کا قیام، علماء کرام کو متوجہ کرنے میں جن حضرات کی سرپرستی نے اسلامیان انگلستان کو ڈھارس بندھائی اس میں مولانا یوسف متالا رحمۃ اللہ علیہ کا وجود ستاروں میں بدر کے چاند کی طرح نمایاں تھا۔ پورے یورپ میں دین کی خدمت کے حوالہ سے تبلیغی جماعت اور تعلیمی تبلیغی وخانقاہی نظام کے ذریعہ جو موسم سدا بہار کی کیفیت پیدا ہوئی اس میں مولانا یوسف متالا رحمۃ اللہ علیہ نیّر تاباں نظر آتے ہیں اور اللہ رب العزت کی ہر آن نرالی شان کے قربان کہ تبلیغی جماعت کی مساعی ہوں یا مولانا یوسف متالا رحمۃ اللہ علیہ کی کاوشیں، ان سب کا سرچشمہ فیض حضرت شیخ الحدیث کی ذات گرامی ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ حضرت متالاؒ نے مجلس کے مرکزی شوریٰ کے ایک اجلاس میں شرکت فرمائی۔ ملتان دفتر آپ کا قیام رہا۔ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے آپ خواجہ تاش تھے۔ حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ سے آپ کا محبت بھرا مخلصانہ و نیازمندانہ تعلق تھا۔ مولانا متالاؒ کی خواہش پر حضرت خواجہ صاحبؒ نے اپنی مستعملہ دستار حضرت متالاؒ کے لئے بھجوائی۔

دیانت داری کی بات ہے کہ حضرت شیخ الحدیث کے صاحبزادے مولانا محمد طلحہ کاندھلویؒ اور حضرت شیخ الحدیث کے لاڈلے شاگرد و محبوب خلیفہ مولانا یوسف متالاؒ کی ایک مہینہ میں یکے بعد دیگرے معمولی وقفہ سے جدائی نے ایسا خلاء پیدا کر دیا ہے جسے اپنی محرومی کے علاوہ اور کیا عنوان دیا جا سکتا ہے۔ حضرت متالا صاحبؒ کی محبتوں و شفقتوں کا اب کوئی بدل نظر نہیں آرہا۔ وہ کیا تشریف لے گئے کہ ایک عالم سونا ہوگیا۔ حق تعالیٰ ان کی تربت پر اپنی رحمتوں کی بارش نازل فرمائیں۔ ان کا وجود آیت من آیات اللہ تھا۔ وہ اس زمین پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا محیط تھے۔ اللہ رب العزت ان کی تربت کو بھی بقعۂ نور فرمائیں اور ان کی اولاد، ان کے ادارہ، ان کے خلفاء، ان کے متوسلین ان کے فیض یافتگان کو پردۂ غیب سے صبر نصیب فرمائیں۔ وہ عالم ربانی تھے اور ان کی وفات ایک عالَم کی وفات ہے۔ حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ، حضرت سید نفیس الحسینیؒ، حضرت مولانا سید اسعد مدنیؒ اور مولانا طلحہ کاندھلویؒ کے بعد اب مولانا یوسف متالاؒ کی جدائی نے دنیائے دل کو مرجھا دیا ہے۔ ان کی جدائی پر آنسو بہائیں یا اپنی محرومی پر فغاں کریں۔ کچھ سجھائی نہیں دیتا اور اس کا نام دنیا فانی ہے۔ جو آیا ہے اس نے جانا ہے۔ بعض کے آنے پر دنیا روشن اور جانے پر دنیا تاریک ہو جاتی ہے۔ مولانا یوسف متالاؒ کا وجود بھی یقیناً انہیں میں سے تھا۔ مدتوں تاریخ ان کے علمی کارناموں اور عملی فتح یابیوں کا بدل تلاش کرے گی۔ مدتوں خاک چھاننی پڑے گی۔

مولانا متالاؒ انڈیا پلے اور پڑھے، برطانیہ میں جوانی و بڑھاپا گزارا، کینڈا میں بیمار ہوئے، وہیں اجل نے آن لیا اور وہیں مدفون ہوئے۔ بیدہ الخیر وھو علیٰ کل شئی قدیر!

شہزادہ محمد اکبر کا چنیوٹ میں وصال

روزنامہ نوائے وقت کے چنیوٹ میں نمائندہ خصوصی و نامہ نگار جناب شہزادہ محمد اکبر ۳۰ر اگست ۲۰۱۹ء کو وصال فرمائے آخرت ہوگئے۔ آپ جناب سالار محمد یوسفؒ کے صاحبزادہ تھے۔ والد مرحوم نے شہر کی تعمیر و ترقی کے لئے گرانقدر سماجی خدمات سرانجام دیں۔ شہزادہ محمد اکبرؒ ایک نظریاتی انسان تھے۔ عقیدہ ختم نبوت کے دل و جان سے مبلغ تھے۔ حق تعالیٰ مرحوم کی مغفرت اور پسماندگان کو صبر جمیل نصیب فرمائیں۔ آمین!

7 ستمبر اور اس کے تقاضے

مولانا مفتی خالد محمود کراچی

۷ر ستمبر ملک کی تاریخ کا اہم ترین بلکہ عظیم ترین دن ہے، یہ دن صرف پاکستان کے لئے ہی نہیں بلکہ پوری امت مسلمہ کے لئے انتہائی تاریخی اہمیت کا حامل ہے، اس دن حضور ﷺ کی ختم نبوت کا تحفظ ہوا، اس دن آنحضرت ﷺ کی عزت و ناموس کا جھنڈا بلند ہوا، اس دن آپ ﷺ کی ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنے والے ذلیل ورسوا ہوئے۔ آپ کی ردائے ختم نبوت کو چوری کرنے والے ناکام و نامراد ہوئے۔ حضور اکرم ﷺ کے تاج ختم نبوت کو چھیننے والے خائب و خاسر ہوئے، اس دن پاکستان کی پارلیمنٹ اور پوری قوم نے مل کر مرزائی اور قادیانی ناسور کو جسد ملت اسلامیہ سے کاٹ کر علیحدہ کر دیا اور انہیں آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا، اس پر صرف پوری پاکستانی قوم نے ہی نہیں بلکہ پوری امت مسلمہ نے سجدہ شکر ادا کیا، کیوں کہ قادیانیت کے تعفن اور اس کی سڑھاند نے پوری امت مسلم کو بے چین اور مضطرب کیا ہوا تھا۔

اس تاریخی اور عظمت کے حامل دن کو تو چاہئے تھا کہ پوری قوم ملکی اور سرکاری سطح پر مناتی اس کے لئے مجالس منعقد کی جاتیں، پروگرام ہوتے، شکرانے کے نوافل ادا کئے جاتے اور آئندہ کے لئے اس فتنے اور اس طرح کے دیگر فتنوں سے تحفظ کی دعائیں بھی مانگی جاتیں اور ان سے بچنے، خصوصاً نسل نو کو اِن سے بچانے اور محفوظ رکھنے کی تدابیر سوچی جاتیں اور اس کے مطابق عملی اقدامات کئے جاتے، زندہ قومیں اس طرح کے تاریخ ساز اور تابناک ایام ولمحات کو نہ صرف یاد رکھتی ہیں بلکہ زندہ بھی رکھتی ہیں۔ مگر یہ دن آتا ہے اور گزر جاتا ہے کسی کو پتہ بھی نہیں چلتا کہ کتنا اہم اور عظیم دن گزر گیا اور ہم سے مطالبہ کر گیا۔ یہ ہماری اجتماعی اور قومی بے حسی کی علامت ہے۔

۷ر ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی آئین ساز اسمبلی نے آئین میں ترمیم کرتے ہوئے قادیانیوں کی حیثیت کا تعین کیا اور متفقہ طور پر آئین میں ترمیم کرتے ہوئے انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ یہ فیصلہ یونہی بیٹھے بٹھائے نہیں کر دیا گیا۔ بلکہ مکمل غور وخوض اور بحث ومباحثہ، سوال وجواب کے بعد ہر پہلو سے غور کرنے کے بعد کیا گیا۔ جس کی صورت یہ ہوئی کہ ۲۹ر مئی ۱۹۷۴ء کو ربوہ اسٹیشن پر قادیانی غنڈوں نے نشتر میڈیکل کالج کے طلباء کو زدوکوب کیا، جس کے نتیجہ میں پورے ملک میں ایسی جاندار منظم مگر پرامن تحریک چلی کہ اس سے پہلے اس کی مثال نہیں ملتی۔ پوری قوم کراچی سے لے کر شمالی علاقہ جات تک، بولان سے درہ خیبر تک متحد تھی اور یک آواز تھی ایک ہی مطالبہ تھا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ اس تحریک کے نتیجہ میں

حکومت مجبور ہوئی اوراس نے قومی اسمبلی کے تمام امور روک کر اسے ایک خصوصی کمیٹی کا درجہ دیتے ہوئے یہ مسئلہ اس کے سپرد کیا کہ اس پر مکمل غور وخوض کے بعد یہ کمیٹی اپنی سفارشات پیش کرے۔

قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث شروع ہوئی، قادیانی اور لاہوری گروپ دونوں نے اپنی خواہش اور درخواست پر اپنے محضر نامے قومی اسمبلی میں علیحدہ علیحدہ پیش کئے، ان کے جواب میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے بھی ’’قادیانی فتنہ اور ملت اسلامیہ کا موقف‘‘ کے نام سے اپنا تفصیلی موقف پیش کیا۔ لاہوری، قادیانی محضر نامے کے شق وار جواب کی سعادت حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی ؒ کے حصہ میں آئی اورانہوں نے علیحدہ علیحدہ مستقل دونوں محضر ناموں کے جوابات تحریری طور پر اسمبلی میں پیش کئے۔ قادیانی اور لاہوری گروپ نے صرف تحریری طور پر ہی اپنا موقف پیش نہیں کیا بلکہ انہیں زبانی بھی اپنا موقف پیش کرنے کا موقع دیا گیا۔ چنانچہ قادیانی گروپ کی طرف سے قادیانیوں کا سربراہ مرزا ناصراحمد قومی اسمبلی میں پیش ہوا، ۵ سے ۱۰ راگست اور ۲۰ سے ۲۴ راگست تک کل گیارہ روز مرزا ناصر احمد کا بیان، اس سے سوالات و جوابات اوراس پر جرح ہوئی۔ ان گیارہ دنوں میں ۴۲ رگھنٹے مرزا ناصر پر جرح ہوئی۔ لاہوری پارٹی کی طرف سے ان کے سربراہ مسٹر صدرالدین پیش ہوئے۔ ۲۷، ۲۸ راگست کو ان کا بیان ہوا اوران پر ۷ رگھنٹے جرح ہوئی، صدرالدین چوں کہ کافی بوڑھے تھے پوری طرح بات بھی سننے کی قوت نہیں رکھتے تھے اس لئے ان کا بیان میاں عبدالمنان عمر کے وسیلہ سے ہوا۔

گواہوں پر جرح اوران سے سوالات کے لئے اس وقت کے اٹارنی جنرل جناب یحییٰ بختیار کو متعین کیا گیا انہوں نے پوری قومی اسمبلی کی اس سلسلہ میں معاونت کی اور بڑی محنت وجانفشانی سے اپنی ذمہ داری کو نبھایا۔ قومی اسمبلی کے ممبران اپنے سوالات لکھ کر اٹارنی جنرل صاحب کو دیتے تھے اور وہ سوالات کرتے تھے، اس سلسلہ میں مفتی محمود، مولانا ظفر احمد انصاری اور دیگر حضرات نے اٹارنی جنرل کی معاونت کی۔ بالآخر پوری جرح، بیانات اور غور وخوض کے بعد قومی اسمبلی کی اس خصوصی کمیٹی نے اپنی رپورٹ وزیراعظم کو پیش کی۔ وزیر اعظم پہلے ہی فیصلہ کے لئے ۷ ستمبر کی تاریخ طے کر چکے تھے۔ چنانچہ ۷ ستمبر کو قومی اسمبلی کا اجلاس ہوا جس میں خصوصی کمیٹی کی سفارشات پیش کی گئیں اور آئین میں ترمیمی بل پیش کیا۔ وزیر قانون نے اس پر مختصر روشنی ڈالی اس کے بعد وزیراعظم نے تقریر کی۔ وزیراعظم کی تقریر کے بعد بل کی خواندگی کا مرحلہ شروع ہوا اور وزیر قانون نے بل منظوری کے لئے ایوان کے سامنے پیش کر دیا تاکہ ہر رکن قومی اسمبلی اس پر تائید یا مخالفت میں رائے دے۔ رائے شماری کے بعد اسپیکر قومی اسمبلی نے پانچ بج کر باون منٹ پر اعلان کیا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے والی آئینی ترمیم کے حق میں ایک سوتیس ووٹ آئے ہیں جبکہ مخالفت میں ایک ووٹ بھی نہیں ڈالا گیا۔ اس طرح قومی اسمبلی میں یہ آئینی ترمیمی بل اتفاق رائے سے منظور کرلیا گیا۔

ایک بات ذہن میں رہے کہ بڑے زور و شور سے یہ کہا جاتا ہے کہ کسی پارلیمنٹ یا قومی اسمبلی کو کیا حق ہے کہ وہ کسی کے اسلام اور کفر کا فیصلہ کرے، یہ کہنا بالکل درست ہے لیکن یہاں قومی اسمبلی نے انہیں کافر قرار نہیں دیا اور نہ ہی کوئی شخص کسی کے کفر اسلام کا فیصلہ کر سکتا ہے، اسلام اور کفر کا فیصلہ اس کے نظریات اور عقائد کی بنیاد پر ہوتا ہے کہ آیا یہ شخص اسلام کے مسلمہ اصولوں اور بنیادی عقائد کو مانتا ہے یا نہیں۔ قادیانی اور مرزائی چونکہ حضور اکرم ﷺ کی ختم نبوت کا انکار کرتے ہیں اس لئے وہ مسلمان نہیں کیونکہ ختم نبوت کا عقیدہ ''اسلام'' کے بنیادی عقائد میں سے ہے۔ ختم نبوت کا عقیدہ ایسا مضبوط اور لافانی عقیدہ ہے کہ قرآن کریم کی بے شمار آیات اور حضور اکرم ﷺ کی متواتر احادیث اس عقیدہ کو بیان کرتی ہیں، امت کا پہلا اجماع بھی اسی عقیدہ پر ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ روز اول سے لے کر آج تک امت مسلمہ اس میں کبھی دورائے کی شکار نہیں ہوئی، ہر دور میں جھوٹے مدعی نبوت کو کذاب و دجال قرار دیا گیا اور ایسے شخص اور اس کے ماننے والوں کو کبھی بھی امت مسلمہ کا حصہ نہیں سمجھا گیا۔

مرزا قادیانی نے جب جھوٹی نبوت کا ڈھونگ رچایا تو اسی وقت سے علماء امت نے اس کا تعاقب کیا، اس کے کفر کو امت پر ظاہر کیا، مرزا کے دعوے سامنے آتے ہی متفقہ طور پر اس کے کفر کا فتوی دیا۔ ۱۹۵۳ء کے آئین میں غور کرنے کے لئے تمام مکاتب فکر کا جو نمائندہ اجلاس ہوا۔ اس میں بھی علماء نے دستور میں ترمیم کی تجویز دیتے ہوئے کہا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر اس کے لئے اسمبلی میں ایک نشست مخصوص کر دی جائے۔ اپریل ۱۹۷۴ء میں مکہ مکرمہ میں اجتماع ہوا جس میں مراکش سے لے کر انڈونیشیا تک مسلم آبادیوں کی ۱۶۶ تنظیموں کے نمائندے شریک ہوئے، انہوں نے بھی بالاتفاق قرارداد منظور کرتے ہوئے قادیانیوں کو کافر قرار دیا یہ ایک طرح سے پوری امت مسلمہ کا اجماع و اتفاق تھا، بہت سی عدالتوں نے قادیانیوں کے کفر کے فیصلے دیئے۔ قادیانی اپنے عقائد و نظریات کی بنیاد پر اپنے وجود کے اول دن سے ہی اسلام سے خارج تھے قومی اسمبلی نے انہیں کافر قرار نہیں دیا، ہاں قومی اسمبلی نے ان کے افکار و نظریات، عقائد و خیالات کو دیکھتے ہوئے ان کی آئینی حیثیت متعین کی کہ وہ دیگر غیر مسلم اقلیتوں کی طرح ایک اقلیت ہیں۔

آج قادیانی شور مچاتے ہیں کہ ہم اس آئین کو کیسے تسلیم کریں جس میں ہماری نفی کی گئی ہے یہ بات بالکل غلط ہے۔ اس آئین نے تو ان کو ایک حیثیت دی ہے ان کے وجود کو تسلیم کیا ہے کیوں کہ اس ترمیم سے پہلے ان کا اپنا کوئی وجود نہیں تھا نہ وہ مسلمانوں میں شامل تھے نہ دیگر اقلیتوں میں۔ آئین نے ان کی ایک حیثیت متعین کر کے نہ صرف یہ کہ ان کے وجود کو تسلیم کیا ہے بلکہ ان کو آئینی طور پر حقوق دیئے ہیں کہ وہ ایک غیر مسلم اقلیت کے طور پر اس ملک میں رہ سکتے ہیں۔ دوسری اقلیتوں کی طرح ان کی جان و مال کی حفاظت کی ذمہ داری حکومت پر ہوگی، وہ غیر مسلم اقلیت کی حیثیت سے اپنے مذہب پر عمل کر سکتے ہیں، غیر مسلم اقلیت کی

حیثیت سے انتخاب لڑ سکتے ہیں، دیگر اقلیتوں کی طرح اسمبلی کا حصہ بن سکتے ہیں، آئین انہیں یہ سارے حقوق دیتا ہے بشرطیکہ وہ آئین کو تسلیم کریں۔ان تمام باتوں سے قطع نظر مرزا غلام احمد کے پیروکاروں، مرزائیوں اور قادیانیوں نے ایک نئے نبی کی اتباع کر کے، نئی نبوت اور نئے مذہب کو مان کر اپنا راستہ خود علیحدہ اور مسلمانوں سے خود جدا کرلیا ہے، کیوں کہ ایک نئے نبی کو مان کر وہ خود مسلمانوں سے علیحدہ ایک قوم اور ایک نئی امت بن چکے ہیں۔ کیوں کہ ہر نبی کے ماننے والے اس کی امت ہوتے ہیں، نبی کے بدلنے سے امت بدل جایا کرتی ہے یہ ایک منطقی اصول اور فطری تقاضا ہے۔

آج اس روئے زمین پر آسمانی مذہب اور نبی کے ماننے والے مسلمانوں کے علاوہ دو اور قومیں موجود ہیں، ایک یہودی ہیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مانتے ہیں، دوسرے عیسائی ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مانتے ہیں اور مسلمان حضور اکرم ﷺ کو مانتے ہیں، یہ تینوں مذہبی اعتبار سے علیحدہ علیحدہ قوم شمار ہوتی ہیں ان میں سے کوئی بھی قوم اور اپنے نبی کی امت دوسری قوم وامت کو اپنے ساتھ ملانے اور اپنی قوم و امت میں شمار کرنے کے لئے تیار نہیں، یہودی، عیسائیوں اور مسلمانوں کو اپنے ساتھ اس لئے شمار نہیں کرتے کہ عیسائی حضرات حضرت موسیٰ علیہ السلام کے علاوہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی مانتے ہیں اور مسلمان حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور سرکارِ دو عالم حضرت محمد ﷺ کو بھی مانتے ہیں۔ اسی طرح عیسائی حضرات مسلمانوں کو اپنا حصہ بتانے اور اپنے ساتھ شمار کرنے کے لئے تیار نہیں کیوں کہ مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کو بھی مانتے ہیں۔اسی طرح عیسائی اپنے ساتھ یہودیوں کو شامل کرنے کے لئے تیار نہیں کیوں کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہیں مانتے اور مسلمان اپنے ساتھ یہودیوں، عیسائیوں کو شامل کرنے پر آمادہ نہیں کیوں کہ وہ آنحضرت ﷺ کو نہیں مانتے۔ پوری دنیا اسے تسلیم کرتی ہے کہ یہودی، عیسائی اور مسلمان اپنے اپنے نبی کو ماننے کی وجہ سے علیحدہ علیحدہ قومیں ہیں، کوئی یہودی کو عیسائی یا مسلمان نہیں کہتا، نہ کسی عیسائی کو یہودی یا مسلمان تسلیم کرتا ہے۔ معلوم ہوا کہ ہر نبی کے ماننے والے علیحدہ قوم اور امت ہیں اور نئے نبی کے ماننے سے امت تبدیل ہو جایا کرتی ہے۔

یہاں کوئی یہ اشکال نہ کرے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے قبل بہت سے انبیاء آئے، ان سب کا مذہب یہودی تھا۔ اول تو یہ مسلّم نہیں کہ ان سب کا مذہب یہودی کہلاتا تھا، جب کہ ان میں سے بہت سے اپنا اپنا علیحدہ دین وشریعت لے کر نہیں آئے بلکہ پہلے نبی کی دعوت کو آگے بڑھایا، دوسری بات یہ ہے کہ اوپر جو منطقی اصول بتایا گیا یہ اس وقت ہے جب کہ نئے آنے والے نبی کو پچھلی امت اور قوم بھی نبی مان لے تو مذہب تبدیل نہیں ہوا تو امت بھی تبدیل نہیں ہوئی۔ لیکن اگر پہلی امت کے لوگ نئے آنے والے نبی اور اس کے مذہب کو نہ مانیں تو یقیناً امت تبدیل ہو جائے گی۔

قادیانیوں کا مسئلہ یہی ہے کہ مرزا غلام احمد نے نبوت کا دعویٰ کیا، اس کے ماننے والوں نے اسی نبی کو تسلیم کیا جبکہ پوری امت مسلمہ نے اسے قبول ہی نہیں کیا بلکہ رد کر کے اس کی تغلیط کی، اس اعتبار سے قادیانی امت مسلمہ کا حصہ نہیں کیوں کہ وہ حضور اکرم ﷺ کے ساتھ ایک نئے نبی کو مانتے ہیں اور مسلمان قادیانیوں سے علیحدہ امت اور قوم ہیں کیوں کہ وہ مرزا غلام احمد کو نبی نہیں مانتے۔ تو مسلمان اور قادیانی مذہبی اعتبار سے علیحدہ علیحدہ قوم اور امت ہوئے اور ان دونوں میں سے کوئی ایک دوسرے کا حصہ نہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا منجھلا بیٹا مرزا بشیر احمد ایم۔اے لکھتا ہے: ''مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا یہ دعویٰ کہ وہ اللہ کی طرف سے ایک مامور ہے۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہم کلام ہوتا ہے۔ دو حالتوں سے خالی نہیں یا تو وہ نعوذ باللہ اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہے اور محض افتراء علی اللہ کے طور پر دعویٰ کرتا ہے تو ایسی صورت میں نہ صرف وہ کافر بلکہ بڑا کافر ہے اور یا مسیح موعود اپنے دعویٰ الہام میں سچا ہے اور خدا سچ مچ اس سے ہم کلام ہوتا تھا تو اس صورت میں بلاشبہ یہ کفر انکار کرنے والے پر پڑے گا۔ پس اب تم کو اختیار ہے کہ یا مسیح موعود کے منکروں کو مسلمان کہہ کر مسیح موعود پر کفر کا فتویٰ لگاؤ یا مسیح موعود کو سچا جان کر اس کے منکروں کو کافر جانو، یہ نہیں ہو سکتا کہ تم دونوں کو مسلمان سمجھو۔'' (کلمۃ الفصل۔ از مرزا بشیر احمد ۱۲۳)

ایک جگہ مرزا بشیر احمد لکھتا ہے: ''ہم تو دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود نے غیر احمدیوں کے ساتھ صرف وہی سلوک جائز رکھا ہے جو نبی کریم نے عیسائیوں کے ساتھ کیا۔ غیر احمدیوں سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں۔ ان کو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا۔ ان کے جنازے پڑھنے سے روکا گیا۔ دینی تعلقات کا سب سے بڑا ذریعہ عبادت کا اکٹھا ہونا ہے اور دنیوی تعلقات کا بھاری ذریعہ رشتہ ناطہ ہے سو یہ دونوں ہمارے لئے حرام قرار دیے گئے اگر کہو کہ ہم کو ان کی لڑکیاں لینے کی اجازت ہے تو میں کہتا ہوں کہ نصاریٰ لڑکیاں لینے کی بھی اجازت ہے۔'' (کلمۃ الفصل ۱۶۹)

مرزا بشیر الدین محمود لکھتا ہے: ''ہمارا فرض ہے کہ غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور نہ ان کی پیچھے نماز پڑھیں کیوں کہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں'' (انوار خلافت ۹۰)

''مسلمانوں کا جنازہ پڑھنا جائز نہیں حتیٰ کہ معصوم بچے کا بھی جائز نہیں۔'' (انوار خلافت ۹۳)

مرزا محمود نے ایک مرتبہ خطبہ جمعہ میں کہا: ''حضرت مسیح موعود کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ میرے کانوں میں گونج رہے ہیں آپ نے فرمایا یہ غلط ہے کہ مسلمانوں سے ہمارا اختلاف ''صرف وفات مسیح یا اور چند مسائل میں ہے۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی ذات رسول کریم، قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ غرض کہ آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک چیز میں ہمیں ان سے اختلاف ہے۔'' (اخبار الفصل جلد ۱۹ نمبر ۱۳)

ایسے بہت سے اقتباسات پیش کیے جاسکتے ہیں۔ جس سے صاف واضح ہوتا ہے کہ وہ خود بھی اپنے

آپ کو مسلمانوں سے علیحدہ سمجھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ مرزا کو نہ ماننے والوں کو کافر، پکے کافر، دائرہ اسلام سے خارج ولدالحرام اور جہنمی کے الفاظ سے یاد کرتے ہیں۔ اس کا اظہار وہ ہر جگہ کرتے ہیں چنانچہ قائداعظم کے جنازہ کے وقت موجود ہونے کے باوجود اس وقت کے وزیر خارجہ سر ظفر اللہ قادیانی نے قائداعظم کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ اخباری نمائندوں کے سوال کے جواب میں کہا: ''مجھے کافر حکومت کا مسلمان وزیر سمجھ لیں یا مسلمان حکومت کا کافر نوکر'' (روزنامہ زمیندار لاہور۔۸ فروری ۱۹۵۰ء)

تقسیم کے وقت قادیانیوں نے حد بندی کمیشن کے سامنے اپنا موقف پیش کرتے ہوئے اپنے آپ کو مسلمانوں سے علیحدہ شمار کیا جس کی وجہ سے ضلع گورداسپور میں مسلمان عددی اعتبار سے اقلیت میں چلے گئے اور یوں ضلع گورداسپور ہندوستان کا حصہ بن گیا۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے تو بہت پہلے انگریز حکومت کو تجویز دی تھی: ''میری رائے میں حکومت کے لئے بہترین طریقہ کار یہ ہوگا کہ وہ قادیانیوں کو ایک الگ جماعت تسلیم کرے۔ یہ قادیانیوں کی پالیسی کے عین مطابق ہوگا اور مسلمان اس سے ویسی رواداری سے کام لیں گے۔ جیسے وہ باقی مذاہب کے بارے میں اختیار کرتا ہے۔'' (حرف اقبال ص ۱۱۸)

''ملت اسلامیہ کا اس مطالبہ کو پوارا پورا حق حاصل ہے کہ قادیانیوں کو علیحدہ کردیا جائے۔ اگر حکومت نے مطالبہ تسلیم نہ کیا تو مسلمانوں کو شک گزرے گا کہ حکومت اس نئے مذہب کی علیحدگی میں دیر کررہی ہے۔'' (حرف اقبال) اور قادیانیوں کو مشورہ دیتے ہوئے علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا: ''میرے رائے میں قادیانیوں کے سامنے صرف دوراہیں ہیں یا وہ بہائیوں کی تقلید کریں یا پھر ختم نبوت کی تاویلوں کو چھوڑ کر اس کے اصول کو پورے مفہوم کے ساتھ قبول کرلیں۔ ان کی جدید تاویلیں محض اس غرض سے ہیں کہ ان کا شمار حلقۂ اسلام میں ہوتا کہ انہیں سیاسی فوائد پہنچ سکیں۔'' (حرف اقبال)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ ان تمام باتوں سے واضح ہو چکا کہ حضور اکرم ﷺ کو اللہ کا آخری نبی ماننے والے، قرآن کریم کو اللہ کی آخری کتاب ماننے والے اور کسی بھی نئے نبی کا انکار کرنے والے علیحدہ قوم اور امت ہیں اور مرزا کو ماننے والے علیحدہ قوم ہیں۔

اب تنازع یہ ہے کہ اسلام اور مسلمان کا لفظ کون استعمال کریں گے۔ سرکار دو عالم ﷺ کے ماننے والے یا مرزا کو ماننے والے؟ پوری دنیا پر واضح ہے کہ قرآن کریم کو ماننے والے سرکار ختم الرسل ﷺ پر ایمان لانے والے چودہ سو سال سے اپنے لئے اسلام کا لفظ استعمال کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ان کا نام مسلمان لکھا ہے۔ ان کے دین کا نام اسلام رکھا ہے۔ صرف نام ہی نہیں رکھا بلکہ اسے پسندیدہ دین قرار دیا۔ پوری دنیا کے لوگ انہی لوگوں کو مسلمان سمجھتے اور کہتے چلے آئے ہیں۔ اسلام اور مسلمان کا لفظ ان کی شناخت اور پہچان ہے۔ کسی یہودی، عیسائی، ہندو، پارسی، بدھ مت، لبرل، سیکولر یا کسی بھی مذہب، قوم سے تعلق رکھنے والے

لوگ ہوں، وہ آنحضرت ﷺ کو آخری نبی اور قرآن کریم کو اللہ کی آخری کتاب ماننے والوں کو ہی مسلمان پکارتے ہیں اور ان کے دین کو اسلام سے تعبیر کرتے ہیں۔ اب وہ لوگ جن کے وجود کو صرف سوا سو سال کے قریب ہوا ہو۔ وہ ان مسلمانوں کی شناخت چوری کریں۔ ان کے نام پر ڈاکہ ڈال کر خود پر چسپاں کریں تو کوئی قانون، کوئی عرف، کوئی معاشرہ، کوئی اخلاق انہیں اجازت نہیں دے گا۔ دنیا کا اصول بھی یہی ہے کہ اگر کوئی کمپنی پہلے سے مارکیٹ میں متعارف ہو۔ اس کا نام لوگوں میں جانا پہچانا ہو۔ اس کا کوئی ٹریڈ مارک ہو جو اس کی شناخت بن چکا اور بعد میں کوئی شخص اگر مارکیٹ میں اس نام سے اپنی کمپنی بنائے۔ اس کا ٹریڈ مارک استعمال کرے تو ساری دنیا اسے فراڈ، خیانت کرنے والا اور دوسرے کے حق پر ڈاکہ ڈالنے والا کہے گا اور مذکورہ کمپنی کے مالک کو پورا اختیار ہوگا کہ وہ اس کے خلاف قانونی چارہ جوئی کرے اور قانون کا سہارا لے کر اسے اس نام کے استعمال سے روکے اگر وہ باز نہ آئے تو اسے گرفتار کیا جائے گا۔ اس پر جرمانے ہوں گے، غرضیکہ ہر طرح سے اسے روکا جائے گا۔ اس صورت میں قانون، معاشرہ اور ہر فرد پہلے سے موجود کمپنی کا ساتھ دے گا۔

امت مسلمہ کا مطالبہ یہی ہے کہ جب قادیانی ہر اعتبار سے مسلمانوں سے علیحدہ ہیں خود انہیں بھی اس کا اعتراف ہے تو وہ اسلام اور مسلمانوں کا نام استعمال کرنا چھوڑ دیں اور اسلام و مسلمان کا نام استعمال کر کے نہ مسلمانوں کی شناخت پر ڈاکہ ڈالیں، نہ ان کے حقوق چھینیں۔ بلکہ جب تمہارا مذہب جدا، تمہاری ہر چیز مسلمانوں سے جدا تو اپنا نام بھی الگ رکھیں۔ اور بازار میں اپنا چورن نئے نام سے بیچیں۔ حیرت ہوتی ہے اتنے واضح اور صاف معاملہ کے باوجود قادیانیوں کو کوئی نہیں کہتا کہ تم اسلام کا نام استعمال کر کے مسلمانوں کے مذہب وحقوق پر کیوں ڈاکہ ڈالتے ہو۔ الٹا مسلمانوں کو ہی مورد الزام ٹھہرایا جاتا ہے اور یہ بات بھی سمجھ سے بالاتر ہے کہ مسلمانوں سے تو کہا جاتا ہے کہ تم مرزائیوں کو کافر کیوں کہتے ہو ان سے کوئی نہیں پوچھتا کہ اربوں مسلمانوں کو تم کیوں کافر کہتے ہو، صرف کافر ہی نہیں، جہنمی، ولدالحرام اور نہ جانے کیا کیا خرافات بکتے ہو۔

قصہ مختصر ہے کہ قادیانی مسلمانوں سے علیحدہ قوم ہیں، ان کے نظریات بھی یہی بتلا رہے ہیں۔ ان کا اعتراف بھی یہی ہے۔ اسی کے مطابق قومی اسمبلی نے آئین میں ترمیم کر کے انہیں غیر مسلم اقلیتوں میں شمار کیا جو عین انصاف ہے۔ جب سے یہ قانون بنا ہے اس وقت سے کوششیں جاری ہیں کہ کسی طرح یہ قانون یا تو ختم ہو جائے یا اس میں اس طرح ترمیم کر دی جائے کہ اس کی افادیت ختم ہو جائے۔ ۷ر ستمبر کے موقع پر پوری امت مسلمہ خصوصاً پاکستانی قوم یہ عہد کرے کہ ہم اس قانون کو تبدیل ہونا تو دور کی بات ہے ادنی سی ترمیم بھی نہیں ہونے دیں گے۔ اس کے لئے پوری قوم کو ہمہ وقت بیدار اور چوکنا رہنا ہوگا کہ کوئی بھی چور راستے سے اس میں نقب زنی نہ کر سکے۔ اللہ تعالیٰ آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت کی حفاظت فرمائے اور ہمیں سرکار دو عالم ﷺ کی عزت و ناموس کی حفاظت کے لئے قبول فرمائے۔

قادیانی کشمیر کی آزادی کے دشمن ہیں

جناب عبدالحکیم غوری

برصغیر پاک وہند کی تقسیم میں قادیانی جماعت کا بڑا ہی گھناؤنا کردار رہا ہے۔ پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ ظفر اللہ خان نے باؤنڈری کمیشن کے سربراہ اور وائسرائے ہند سے مل کر پاکستان کے خلاف ایسی گھناؤنی اور شرمناک سازشیں کیں، جن کی وجہ سے ریاست حیدرآباد دکن، ریاست کشمیر، تحصیل پٹھان کوٹ، گجرات، شکرگڑھ، گورداسپور اور کئی مسلم اکثریتی علاقے بھارت میں شامل کرادیئے۔ اس سازش میں ریڈکلف، ماؤنٹ بیٹن اور ظفر اللہ قادیانی شریک تھے۔ تاریخ کے اوراق میں اس سازش کے کئی پوشیدہ ثبوت موجود ہیں۔ تقسیم کے وقت گورداسپور میں ۴۹ رفیصد مسلمان تھے، ۴۹ رفیصد ہندو اور ۲ رفیصد قادیانی تھے۔ طے یہ ہوا تھا کہ اکثریت کی بنیاد پر فیصلہ ہوگا۔ اس موقع پر قادیانیوں نے ہندوؤں کا ساتھ دیا اور مسلمانوں سے الگ ہوگئے۔ اس طرح ہندو ۴۹ رفیصد سے ۵۱ رفیصد ہوگئے اور مسلمان ۴۹ رفیصد رہ گئے۔ یوں قادیانیوں اور ہندوؤں کی ملی بھگت سے گورداسپور جاتا رہا۔ یہ واحد زمینی راستہ تھا جو کہ گورداسپور سے کشمیر کو جاتا تھا۔ بھارت نے اپنی فوجیں کشمیر میں داخل کر کے وادی پر ناجائز قبضہ کرلیا۔ دوسرے لفظوں میں ریاست کشمیر کے خلاف ریڈکلف، ماؤنٹ بیٹن اور قادیانیوں نے ناپاک سازش تیار کی۔ جس کے نتیجے میں کشمیر کا مسئلہ پیدا ہوا ہے۔ عثمانی خلافت کے خاتمے کے لئے یہودی سازش اور قادیانی شریک تھے۔ قادیانیوں نے اس خلافت کے خاتمے کے لئے دعائیں مانگیں۔ یہود کے ساتھ ہر قسم کا تعاون کیا۔ قادیانی امت نے خلافت عثمانیہ کے خاتمے پر جشن منایا۔ مقبوضہ وادی میں کشمیر کی آزادی کی جدوجہد جاری وساری ہے۔ وادی میں ہر جگہ آزادی کے نعرے لکھے ہیں۔ لیکن اگر کسی جگہ نہیں لکھے ہیں تو وہ قادیانیوں کی بستی ہے۔

بھارت نے دنیا بھر میں اپنے پروپیگنڈے کے لئے انٹرنیشنل پریس سنڈیکشن بنایا ہے اور اس کو بین الاقوامی رنگ دے کر اپنا موقف ساری دنیا کے ذہنوں پر مسلط کر رہا ہے۔ اسی پروپیگنڈے میں کشمیر میں آزادی کی تحریک کو کچلنے کا جواز بھی پیش کیا جارہا ہے۔ اس مذمت سے پہلے اس انٹرنیشنل پریس سنڈیکشن کی ویب سائٹ پر ایک رپورٹ شائع ہوئی جو اسٹیلا پاؤل نامی صحافی نہیں بلکہ ایک سیاہ فام بھارتی ہے جو مغربی بنگال کے کسی پسماندہ طبقے سے تعلق رکھتی ہے۔ یہ اسٹیلا پاؤل کیسے بنی؟ اس کی کہانی سامنے نہیں آئی۔ اس نے کشمیر کا دورہ کیا اور اپنی رپورٹ میں لکھا، جنوبی کشمیر میں سڑک کے ساتھ سفر کرتے ہوئے میں نے دیکھا کہ وادیوں پر آزادی کے حق میں اور بھارت کے خلاف نعرے لکھے ہوئے تھے۔ یہاں تک کہ بھارت

مخالف نعرے تارکول کی سڑکوں پر، گھروں کی دیواروں پر، سائن بورڈز پر، درختوں کے تنوں اور ان کی شاخوں پر اور یہاں تک کہ لیمپ پوسٹ پر بھی نعرے لکھے ہوئے تھے۔ یہ نعرے تھے:

’’گو انڈیا گو بیک...... دی ڈانٹ فریڈم...... برہان وانی زندہ ہے...... برہان وانی زندہ ہے‘‘ برہان وانی وہ نوجوان انتہاء پسند جو ۲۰۱۶ء میں سیکورٹی فورسز کی گولیوں سے مارا (شہید) کیا گیا تھا۔ لیکن سفر کرتے کرتے اچانک سارا منظر بدل جاتا ہے۔ بھارت مخالف یہ نعرے نہیں نظر آتے۔ بلکہ ہماری نظر دوسرے نعروں پر پڑنے لگتی ہے۔ ویلکم، خوش آمدید، لو فار آل، ہیٹ رٹ فارئن...... سب کے لئے محبت، نفرت کسی کے لئے نہیں۔ ہم احمدیہ کمیونٹی (قادیانیوں) کے گاؤں میں داخل ہوئے تھے۔ اس کی آبادی دس ہزار تھی۔ ریاست کشمیر (مقبوضہ) کی کل آبادی ایک کروڑ بیس لاکھ ہے۔ یہ اقلیتی کمیونٹی جنوبی کشمیر گل گام اور شوپیاں ضلع کے چار دیہاتوں کانپورہ، شرات، ہری پورہ اور ریاشی نگر میں مجمع ہو کر رہ گئی ہے۔ ان دیہاتوں کی دیواروں پر مذہبی ہم آہنگی اور ایک دوسرے کے احترام کے لئے خوبصورت رنگوں میں نعرے لکھے ہوئے تھے۔ جب اب دیہاتوں میں جانے والا ان قادیانیوں سے بات کرتا ہے تو وہ علمی باتیں کرتے اور روزگار کی باتیں کرتے اور عالمی ماحولیات کی باتیں کرتے، لیکن ان کے منہ سے بھارت مخالف کوئی بات نہیں نکلتی۔ موجودہ صورتحال کے باوجود احمدیہ کمیونٹی (قادیانی، مرزائی) بھارت مخالف مظاہروں میں نہیں شریک ہوتی۔ اسٹیلا پاول لکھتی ہے کہ (کیونکہ یہ اصل اسلامی تعلیمات پیش کر رہے ہیں جیسے کہ اسٹیلا کو ہی اصل اسلام کی خبر ہے؟)

یہ ایک اقتباس اس رپورٹ کا ہے جو بھارتی ویب سائٹ پر شائع ہوئی تو مرزائیوں نے اپنی ویب سائٹ پر لگادی۔ گویا انہوں نے اس بات پر مہر تصدیق کر دی کہ کشمیر کی آزادی میں مرزائی، قادیانی ہی اصل رکاوٹ ہیں۔ یہ اسرائیل میں فلسطینیوں کے دشمن ہیں اور کشمیر میں بھارت کے اتحادی ہیں۔ اس رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ مقبوضہ کشمیر کی پولیس میں زیادہ تر افسر قادیانی ہیں جو حریت پسند کشمیریوں پر ظلم وستم توڑنے میں کسر نہیں چھوڑتے۔ قادیانیوں کی سازشوں سے حریت کانفرنس کے رہنماء بے خبر نہیں ہیں۔ میر واعظ عمر فاروق اپنے ایک خطبے میں کشمیری عوام کو خبر دار کر چکے ہیں کہ قادیانی کشمیر میں نہایت ناپاک عزائم رکھتے ہیں۔ ہم قادیانیوں کو کشمیر میں اپنی جڑیں نہیں پھیلانے دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں نے محض اسلام کا نقاب اوڑھا ہوا ہے۔ یہ عیسائی مشنروں کی طرح کشمیر میں قادیانیت پھیلا رہے ہیں۔ مقبوضہ کشمیر کے مفتی اعظم بشیر الدین مرحوم جن کا اسی سال فروری میں انتقال ہوا ہے انہوں نے ۲۰۱۲ء میں مقبوضہ کشمیر اسمبلی میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کی تحریک پیش کی تھی۔ کیونکہ انہیں کشمیر میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں سے تشویش تھی اور انہوں نے یہ جواز بتایا تھا کہ دیگر ممالک میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا جا چکا ہے۔

کشمیری مسلمان یہ حقیقت سمجھ چکے ہیں کہ ان کی آزادی کی راہ میں اصل رکاوٹ جھوٹے نبی کے

پیروکاروں نے ڈالی تھی۔ قادیانیت نے پاکستانی مفادات کو نقصان پہنچانے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔ کشمیری مسلمان ۷۰ برسوں سے بھارتی ظلم و جبر کی چکی میں پستے چلے آرہے ہیں۔ یہ مہربانی بھی قادیانیت کی تھی جو آج کشمیر پر بھارتی ناجائز قبضہ ہے۔ پنجاب باؤنڈری کمیشن میں دو مسلم اور دو غیر مسلم ممبران شامل تھے اور سرظفراللہ خان وکیل تھے۔ قادیانی اخبار الفضل قادیان مؤرخہ ۱۹؍جون ۱۹۴۷ء کے مطابق اس وقت کے قادیانی سربراہ مرزا بشیرالدین نے تقسیم کی اکائی ضلع کے بجائے تحصیل کو قرار دیا جسے حکم جان کر سرظفراللہ خان سکہ بند قادیانی نے یہ جانتے ہوئے بھی کہ یہ سراسر بھارتی مفاد میں ہے۔ اس کے باوجود (حد بندی) کی اکائی تحصیل سطح پر منتخب کی۔ نیتجتاً ہندو اکثریت والی پٹھان کوٹ کی تحصیل بھارت کی جھولی میں جاگری جس کی بدولت بھارت کو کشمیر کا راستہ مل گیا۔ ضلع گورداسپور مسلم اکثریتی ضلع تھا۔ اس کی صرف ایک تحصیل پٹھان کوٹ ہندو اکثریت رکھتی تھی۔ اگر حد بندی ضلعی سطح پر ہوتی تو بھارت کو کشمیر پر ناجائز قبضہ کا راستہ نہ ملتا اور نہ ہی پاکستانی دریا بھارتی کنٹرول میں جاتے۔ جن کے منبع کشمیر ہیں۔ قادیانیوں نے صرف ہندوؤں کی محبت میں انگریز سرکار کو کہا تھا کہ انہیں امت مسلمہ میں نہ گنا جائے۔ وہ الگ الگ مذہب کے پیروکار ہیں۔ لیکن جب مسلمان یہی کہتے ہیں تو وہ اپنے آقاؤں سے اس کی شکایت کرتے ہیں۔ (نوائے وقت ملتان مؤرخہ ۳۱؍اگست ۲۰۱۹ء)

حضرت صوفی محمد امیر رحمۃ اللہ علیہ

حضرت صوفی محمد امیر رحمۃ اللہ علیہ کچھ عرصہ علیل رہنے کے بعد ۱۸ جولائی ۲۰۱۹ء کو خالق حقیقی سے جا ملے۔ آپ ۱۹۶۱ء میں حاجی غلام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں باہووال تحصیل ملکوال ضلع منڈی بہاؤالدین میں پیدا ہوئے۔ میٹرک تک تعلیم اپنے علاقہ میں حاصل کی۔ اس کے بعد تجارت کرتے رہے اور اسی دوران حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ سے اصلاحی تعلق قائم کیا، بعدازاں حضرت خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ، پھر مولانا عبدالغفور ٹیکسلا رحمۃ اللہ علیہ اور آخر میں مولانا عبیداللہ فیصل آباد سے اپنا تعلق قائم رکھا۔ ۱۹۹۷ء میں اپنے علاقہ میں جامعہ خدیجۃ الکبریٰؓ للبنات کے نام سے ایک مدرسہ قائم کیا۔ ۱۹۹۹ء میں مدرسہ علی المرتضیٰؓ بنین کے مدرسہ کی بنیاد رکھی اور ۲۰۱۵ء میں ملکوال شہر میں بنات کا ایک اور مدرسہ خدیجۃ الکبریٰؓ قائم کیا۔ اس وقت تک تینوں مدارس سے سینکڑوں بچے اور بچیاں دین کی تعلیم حاصل کر چکے ہیں۔ اپنے گاؤں کی جامع مسجد میں ۲۵ سال تک نمازیں، خطبات جمعۃ المبارک اور صبح و شام کی تعلیم ایسی خدمات فی سبیل اللہ سرانجام دیتے رہے۔ دینی تحریکوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دل و جان سے شیدائی تھے۔ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کو اپنا وظیفہ حیات بنایا ہوا تھا۔ آپ کے جنازہ میں علاقہ بھر کے عام و خاص ہزاروں افراد نے بھرپور شرکت کی۔ آپ نے پسماندگان میں ایک بیٹی اور چھ بیٹے چھوڑے۔ ادارہ لولاک لواحقین کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ قارئین سے بلندی درجات کے لئے استدعا ہے۔

قادیانی پھر سے پاکستان پر حملہ آور؟

جناب کامران گورائیہ

یوں تو بعض عوامی، سماجی اور مقامی سیاسی حلقوں میں تحریک انصاف کی حکومت کا ایک برس مکمل ہونے پر ان کی کارکردگی پر خاصی تنقید کی جارہی ہے اور وقت کے ساتھ ساتھ اس تنقید میں اضافہ ہورہا ہے۔ تاہم ملک کے طول وعرض میں چند شکوک وشبہات کے پہلو بھی زیر بحث ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ قادیانی ایک بار پھر پاکستان پر حملہ آور ہوچکے ہیں۔ پچھلے کچھ عرصہ سے ملک بھر میں قادیانیوں کے بڑھتے ہوئے اثر ورسوخ کی بازگشت سنائی دے رہی ہے۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ اگر اس بات میں سچائی موجود ہے کہ قادیانی واقعتاً پاکستان پر ایک بار پھر حملہ آور ہوچکے ہیں اور وہ یہاں پر اپنا اثر ورسوخ بڑھارہے ہیں تو یہ محض اہل دین کے ہی سوچنے کی بات نہیں بلکہ ہر محبّ وطن پاکستانی کو بھی اس پر تشویش لاحق ہے۔ پاکستان میں قادیانیوں کے بڑھتے ہوئے اثر ورسوخ کے شکوک وشبہات کو تقویت دینے کے لئے بہت سی کڑیاں ملائی جارہی ہیں۔

وزیراعظم پاکستان کے دورہ امریکہ سے پہلے سوشل میڈیا پر ایک وڈیو وائرل ہوئی جس میں ایک قادیانی، امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ سے ملاقات کررہا تھا۔ اس وڈیو کے ذریعے یہ تاثر دیا گیا کہ پاکستان میں قادیانیوں کے ساتھ انتہائی نامناسب اور برا سلوک ہوتا ہے اور یہ ایشو وزیراعظم پاکستان کے سامنے اٹھایا جائے۔

قادیانیوں کے بڑھتے ہوئے اثر ورسوخ کی ایک مثال کے طور پر برطانیہ میں منعقد کی جانے والی ایک ایوارڈ تقریب کا حوالہ بھی دیا جارہا ہے جس میں بہت سے پاکستانی فنکاروں نے بھی شرکت کی۔ کہا جارہا ہے کہ برطانیہ میں منعقد کی جانے والی اس تقریب کے منتظمین قادیانی تھے۔ جنہوں نے پاکستان میں اپنا اثر ورسوخ بڑھانے کے مقصد کے تحت ایک ایوارڈ تقریب کا انعقاد کیا۔ یہ بھی کہا جارہا ہے کہ اس تقریب میں شرکت کے لئے پہنچنے والے سیاستدانوں اور فنکاروں کو بھاری معاوضوں پر برطانیہ مدعو کیا گیا۔ یہی نہیں کہ مدعو کئے گئے مہمانوں کو بھرپور شاپنگ بھی کروائی گئی۔ پاکستان میں قادیانیوں کے بڑھتے ہوئے اثر ورسوخ کے حوالے سے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ پچھلے کئی سالوں سے قادیانی پاکستان میں اپنی اجارہ داری قائم کرنے کی کوششوں میں مصروف ہیں اور اس سلسلے میں وہ حکمت عملی کے تحت پاکستان کے اہم ریاستی اداروں اور اعلیٰ ترین اختیاراتی اداروں میں بڑے عہدوں پر قادیانیوں کو بھرتی کروارہے ہیں۔ جس کے لئے بے

دریغ پیسہ اور اثر و رسوخ استعمال کیا جارہا ہے۔ اگر اس معاملہ میں ذرا سی بھی سچائی موجود ہے تو پاکستان اور یہاں کے عوام کے لئے ایک تشویشناک پہلو اور حکومت کے لئے بھی لمحہ فکریہ ہے کہ قادیانیوں کی سرگرمیوں پر نظر رکھنے کے لئے ٹھوس اور جامع حکمت عملی اپنائے۔ حکومت کی ایک بڑی ذمہ داری یہ بھی ہے کہ وہ پاکستان کے تمام اداروں میں قادیانیوں کی بھرتیوں کے حوالے سے بلاتاخیر چھان بین کرے اور قادیانیوں کی پشت پناہی کرنے والی غیر ملکی طاقتوں کو بے نقاب کرے اور ان پر واضح کرے کہ یہ ملک اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا تھا۔ اس میں قادیانیت کی قطعی طور پر کوئی گنجائش نہیں ہے۔ ہر کلمہ گو مسلمان کا یہ ایمان ہے کہ نبی کریم ﷺ آخری نبی ہیں اور اب قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا۔

پنڈت جواہر لعل نہرو کے نام ایک خط میں علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں۔ قادیانیوں کے کفریہ عقائد وعزائم کی بنا پر ملک کی منتخب جمہوری حکومت نے متفقہ طور پر ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا اور آئین پاکستان کی شق (۲)۱۰۶، اور (۳)۲۶۰ میں اس کا اندراج کردیا۔ جمہوری نظام حکومت میں کوئی بھی اہم فیصلہ ہمیشہ اکثریتی رائے کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ لیکن یہ دنیا کی تاریخ کا واحد واقعہ ہے کہ حکومت نے فیصلہ کرنے سے پہلے قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا ناصر کو پارلیمنٹ کے سامنے اپنا نکتہ نظر پیش کرنے کے لئے بلایا۔ اسمبلی میں اس کے بیان کے بعد حکومت کی طرف سے اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار نے قادیانی عقائد کے حوالے سے اس پر جرح کی۔ جس کے جواب میں مرزا ناصر نے نہ صرف مذکورہ بالا تمام عقائد ونظریات کا برملا اعتراف کیا۔ بلکہ باطل تاویلات کے ذریعے ان کا دفاع بھی کیا۔ لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ قادیانی پارلیمنٹ کے اس متفقہ فیصلے کو تسلیم کرنے سے یکسر انکاری ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ دنیا کی کوئی حکومت، پارلیمنٹ یا کوئی اور ادارہ انہیں ان کے عقائد کی بنا پر غیر مسلم قرار نہیں دے سکتا۔ بلکہ الٹا وہ مسلمانوں کو کافر اور خود کو مسلمان کہتے ہیں اور آئین میں دی گئی اپنی حیثیت تسلیم نہیں کرتے۔ قادیانی پوری دنیا میں شور مچاتے ہیں کہ پاکستان میں ہم پر ظلم ہورہا ہے۔ ہمارے حقوق غصب کئے جارہے ہیں۔ ہمیں آزادی اظہار نہیں ہے۔ وہ کبھی اقوام متحدہ سے اپیلیں کرتے ہیں، کبھی یہودیوں اور عیسائیوں سے دباؤ ڈلواتے ہیں۔ حالانکہ ہم بڑی سادہ سی جائز بات کہتے ہیں کہ تم مرزا قادیانی کو محمد رسول اللہ نہ کہو۔ کلمہ طیبہ مسلمانوں کا ہے۔ تم اس پر قبضہ نہ کرو۔ لیکن قادیانی اس سے باز نہیں آتے۔ بلکہ الٹا اسلام کے نام پر اپنے خود ساختہ عقائد ونظریات کی تبلیغ وتشہیر کرتے ہیں۔

تحریک لبیک بھی اپنا موقف پیش کرتے ہوئے قادیانیوں کے امریکہ سے روابط پر تنقید کرتی نظر آتی ہے۔ تحریک لبیک کا کہنا ہے کہ قادیانی اکثر وبیشتر امریکی صدر ٹرمپ سے ملاقاتیں کرتے ہیں اور ٹرمپ کی بارگاہ میں شکایتیں لگانے کا مطلب اسے پاکستان کے خلاف اکسانا اور یہاں پر اپنا اثر ورسوخ بڑھانے

میں حائل رکاوٹوں کی طرف توجہ دلانا ہوتا ہے۔ قادیانیوں کا مقصد نا صرف پاکستان میں اپنے عزائم کی تکمیل ہے بلکہ وہ کھل کر اینٹی اسٹیٹ کارروائیاں بھی شروع کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ حکومت پاکستان ان کے خلاف آئین کے مطابق کارروائی کرے۔ پاکستان میں یا بیرون ملک میں قادیانیوں کا کوئی بھی خیر خواہ شخص کبھی بھی پاکستان سے مخلص نہیں ہوسکتا۔ اس خدشہ کا بھی اظہار کیا جارہا ہے کہ بعض مقتدر حلقے قادیانیوں کے لئے آسانیاں پیدا کرنے کے لئے آئین کو چھیڑنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

اس لئے یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ ۲۹۵ سی اور آئین میں موجود قادیانیوں کے خلاف شقوں کو چھیڑا گیا تو اسے ملک کے عوام کبھی برداشت نہیں کریں گے۔ عالمی سطح پر قادیانی جعلی مظلومیت کے ذریعے غیر مسلم قوتوں کو تیزی سے اپنا ہمنوا بنا رہے ہیں۔ امن اور قادیانیت آپس میں متضاد ہیں۔ قادیانیوں نے ہمیشہ بیرونی قوتوں کا آلہ کار بن کر پاکستان کی جڑوں کو کھوکھلا کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ اسلام و پاکستان کے کھلے دشمن ہیں اور وطن عزیز پاکستان کے خلاف ان کی سازشیں کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہیں۔ ختم نبوت پر ایمان ہر مسلمان کے ایمان کا بنیادی جزو ہے۔ کلمہ طیبہ کی بنیاد پر حاصل کئے گئے ملک میں قادیانیوں کو اہم عہدوں سے فی الفور ہٹایا جائے اور اسلام و پاکستان دشمن سرگرمیوں سے روکا جائے۔ اس سلسلہ میں نا صرف حکومت اپنی آئینی اور شرعی ذمہ داریاں پوری کرے بلکہ عوام پر بھی یہ بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ قادیانیوں کی سرگرمیوں پر نظر رکھیں اور ان کی نشاندہی بھی کرتے ہیں۔ (کالم نگار سینئر صحافی ہیں)

(روزنامہ خبریں ملتان ادراتی صفحہ، مؤرخہ ۲۸؍اگست ۲۰۱۹ء)

تحفظ ختم نبوت اجلاس بسلسلہ عشرہ ختم نبوت لوئیر دیر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لوئیر دیر کے ضلعی مجلس عاملہ کا اہم اجلاس ۳۱؍اگست ۲۰۱۹ء کو دارالعلوم مظہرالاسلام اوچ میں ہوا۔ اجلاس کی صدارت ضلعی امیر شیخ القران مولانا عمران حقانی نے کی۔ اجلاس میں مولانا فضل وہاب، مولانا طاہر علی، مولانا غنی الرحمٰن، مولانا کریم اللہ، مفتی عرفان الدین، مولانا حاجی محمد اور راقم سمیت دیگر حضرات نے شرکت کی۔

مقررین حضرات نے کہا کہ ستمبر کا مہینہ پاکستان کی تاریخ میں اہمیت رکھتا ہے۔ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی دستور ساز اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا۔ جو ایک تاریخ ساز فیصلہ ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لوئر دیر کی ضلعی تنظیم ستمبر کے پہلے دس دن کو بطور عشرہ ختم نبوت منانے کا اعلان کرتی ہے۔ تحصیل، یونین کونسل سطح پر کنونشن کا انعقاد کیا جائے گا۔ ضلع کے تمام یونین کونسل میں ۲، ۳ روزہ ختم نبوت کورس بھی منعقد کئے جائیں گے۔ (محسن محمود مبارکزئی: پریس سیکرٹری لوئر دیر)

قادیانی پیسوں سے پاکستانی فنکاروں کا لندن میں فراڈ ایوارڈ شو

فراڈیا عطاء الحق قادیانی لندن میں ایونٹ کرواتا ہے، کئی بار عابدہ پروین، راحت فتح علی، عارف لوہار کے نام پر ٹکٹیں فروخت کر کے منسوخ کر چکا۔ ٹکٹوں کے پیسے بھی واپس نہیں کیے۔

تقریب کا نام 2019 THAPAA 10 رکھا گیا۔ قادیانی عطاء الحق نے Glory ایونٹ مینجمنٹ کمپنی کے مالک عاطف انصاری اور مروہ انصر چودھری سے بھاری معاوضہ پر فنکاروں کی شرکت کا معاہدہ کیا۔ شو میں جاوید شیخ، بہروز سبزواری، عامر باکسر، احمد علی بٹ، میکال حسن، اعجاز اسلم، فیصل قریشی، رفاقت علی خان، اداکارہ ثناء، ریمبو، صاحبہ، انوشے، ہمایوں سعید، سہیل احمد، موئل شیخ اور ردابی پیرزادہ شریک ہوئے۔

اینکر پرسن سہیل وڑائچ، وسیم بادامی، اقرار الحسن کی بھی شرکت۔ عطاء الحق (اے حق) ڈیم مہم کے نام پر بھی ذاتی اکاؤنٹ کھلوا کر برطانیہ میں مقیم پاکستانیوں سے لاکھوں پاؤنڈ بٹور چکا ہے۔

لندن میں مقیم قادیانیوں نے ایسے وقت میں ایوارڈز تقریب منعقد کروائی جب بھارت کے کشمیریوں پر مظالم عروج پر ہیں، ایل.او.سی پر مسلسل حالات کشیدہ اور ہمارے فوجی جوان جانوں کے نذرانے پیش کر رہے ہیں۔

یہ وہی فرقہ ہے جو پوری دنیا میں پاکستان کا نام بدنام کر رہا ہے۔ اس کی حالیہ مثال ٹرمپ سے شکایت کرنے والا قادیانی تھا۔ فنکار چند ٹکوں کے عوض پاکستان کے خلاف سازشیں کرنے والی لابی کی تقریب میں شریک ہو جاتے ہیں۔

لندن (امداد حسین شہزاد) پاکستان اچیومنٹ ایوارڈ کے نام پر لندن میں بہت بڑے فراڈ کا انکشاف۔ پاکستان اچیومنٹ ایوارڈ کے منتظم عطاء الحق کا تعلق مرزائی کمیونٹی سے ہے۔ ایوارڈ کے علاوہ کئی مرتبہ پاکستان کے معروف فنکاروں کے نام پر شوز کی ایڈوانس ٹکٹیں فروخت کر کے عین وقت پر شوز منسوخ کر چکا ہے۔ تفصیلات کے مطابق لندن میں مرزائی کمیونٹی کی سرپرستی میں ہونے والے فراڈ ایوارڈز کا انکشاف سامنے آیا ہے۔ پاکستان کا نام استعمال کر کے ان ایوارڈز کا اہتمام کرنے والا مشہور فراڈیا عطاء الحق عرف اے حق عرف بوبی ٹیکسی ڈرائیور ہے۔ پاکستان اچیومنٹ ایوارڈز کے نام پر ہونے والے ان ایوارڈز کو لندن میں مقیم مرزائی کمیونٹی کی مکمل حمایت اور سرپرستی حاصل ہے۔ عطاء الحق عرف اے حق ٹیکسی ڈرائیور سے کروڑ پتی کیسے بنا۔ اس بارے میں بھی حیرت انگیز انکشافات سامنے آئے ہیں۔ جن کے مطابق اے حق

مختلف کاروباری افراد کو ایوارڈز تقریب میں پارٹیز بنا کر منافع کا لالچ اور خوبرو اداکاراؤں کے ساتھ ملاقات کا جھانسا دیتا اور ایوارڈز کی تقریب کے بعد گھاٹے کا بہانہ بنا کر کمپنی بنا کر غائب ہو جاتا ہے اور پھر کچھ عرصے کے بعد ایک نئے فراڈ کے ساتھ منظر عام پر لوگوں کو لوٹنے کا دھندہ شروع کر دیتا ہے۔ یہاں یہ امر بھی قبل ذکر ہے کہ چند ماہ قبل بھاشا ڈیم کی تعمیر کے لئے چلائی جانے والی مہم کے دوران اے.جق نے اپنے ذاتی اکاؤنٹ کھلوا کر برطانیہ میں مقیم پاکستانی کمیونٹی سے لاکھوں پاؤنڈز بٹور لئے۔ عطاء الحق عرف اے جق لندن کے بینکوں میں مختلف ناموں سے بینک اکاؤنٹ کھلوا کر نادہندہ ہونے کی وجہ سے بینک کرپٹ ڈکلیئر ہو چکا ہے۔ اے.جق فراڈیا اس قدر شاطر ہے کہ ایک کمپنی بنانے کے ڈیفالٹ ہونے کے بعد اپنے یا اپنی بیوی کے نام پر ایڈریس بدل کر اور کسی دوسرے شخص کو جعلی ڈائریکٹر بنا کر اپنا الو سیدھا کر لیتا ہے۔ اے.جق کے خلاف عدالتوں میں کئی مقدمات درج ہیں۔ واضح رہے کہ مرزا عطاء الحق لندن میں معروف گلوکاروں عابدہ پروین، راحت علی خان اور عارف لوہار کے نام پر شوز کی ٹکٹیں فروخت کر کے شوز منسوخ کرا چکا ہے اور ٹکٹوں کے پیسے بھی واپس نہیں کئے۔ پاکستان اچیومنٹ ایوارڈ کے منتظم عطاء الحق کا تعلق مرزائی کمیونٹی سے ہے۔

(روزنامہ خبریں ملتان ص ۱، مورخہ ۲۰ راگست ۲۰۱۹ء)

مروہ انصر چودھری اینکر پرسن نہیں، پھر بھی ایوارڈ وصول کیا

لندن (مانیٹرنگ ڈیسک) لندن میں قادیانیوں کے ایوارڈ کی تقریب منعقد ہوئی اور اس وقت جب پاکستان بھارت کے ساتھ کشمیر کے محاذ پر ہے اور ایل.او.سی پر فائرنگ کے ساتھ ساتھ ہمارے فوجی جوان بھی جام شہادت نوش فرمارہے ہیں یہ ایک ایسی تنظیم ہے جس کو پاکستان میں غیر مسلم تصور کیا جاتا ہے۔ اس یوارڈ کو **10 THAPAA 2019** کا نام دیا گیا ہے۔ جس میں **Glory PR** ایونٹ منیجر اور مروہ انصر چودھری نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ مروہ انصر چودھری اینکر پرسن ہے ہی نہیں۔ اس کے باوجود سفارشی ایوارڈ وصول کیا۔

(روزنامہ خبریں ملتان ص ۱، مورخہ ۲۰ راگست ۲۰۱۹ء)

خطبہ جمعۃ المبارک کالا پہاڑ ٹوبہ ٹیک سنگھ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ کے زیر اہتمام چک نمبر ۳۱۵ ج ب کالا پہاڑ میں ۱۹ رجولائی کا خطبہ جمعۃ المبارک مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے دیا۔ ضلعی مبلغ مولانا محمد خبیب بھی ہمراہ تھے۔ ڈاکٹر عبدالحق باجوہ نے صدارت اور قاری محمد سفیان نے نگرانی فرمائی۔ مولانا نے کہا کہ انگریز کے خودکاشتہ پودے قادیانیت نے ہمیشہ اسلام اور ملک کے خلاف سازشیں اور نفرتیں پھیلائی ہیں۔ اس کی تازہ مثال عبدالشکور قادیانی کا امریکی صدر ٹرمپ کے سامنے اسلام اور پاکستان کے خلاف زہر اگلنا ہے۔

تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے ...... ادارہ

مفتاح کنوز السنۃ: مؤلف: ڈاکٹر ارند جان، الشیخ محمد فواد عبدالباقی رحمۃ اللہ علیہ: صفحات: ۵۴۴: ناشر: شاہ ولی اللہ اکیڈمی، مدینہ ٹاور محلّہ جنگی پشاور

قرآن کریم کے بعد حدیث رسول ﷺ کی اہمیت وعظمت کسی سے پوشیدہ نہیں۔ آپ ﷺ کے لاکھوں ارشادات گرامی، سینکڑوں کتب احادیث کی صورت میں عالم اسلام میں پائے جاتے ہیں۔ ان سب سے کما حقہ استفادہ ہر کسی کے بس میں نہیں ہے۔ اس لئے ان کتب احادیث سے استفادہ کو آسان بنانے کے لئے زیر تبصرہ کتاب ’’مفتاح کنوز السنۃ‘‘ میں درج ذیل چودہ کتب کی فہرست دی گئی ہے: صحیح بخاری، سنن ابی داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، سنن دارمی، صحیح مسلم، مؤطا امام مالک، مسند زید بن علی، مسند ابی داؤد الطیالسی، مسند احمد بن حنبل، طبقات ابن سعد، سیرت ابن ہشام، مغازی۔ اس کتاب میں احادیث کے عنوانات کو حروف تہجی کے اعتبار سے مرتب کیا گیا ہے اور حوالہ دے دیا گیا ہے کہ یہ حدیث فلاں کتاب میں فلاں جگہ موجود ہے۔ گویا مؤلف نے حدیث کے بحر ناپیدا کنار کو کوزے میں سمو دیا ہے۔ اصل کتاب انگریزی زبان میں تھی جسے ہالینڈ کے ایک غیر مسلم مستشرق پروفیسر نے وضع کیا، انگریزی زبان میں ہر کسی کے لئے استفادہ مشکل تھا تو مصر کے مشہور عالم دین الشیخ محمد فواد عبدالباقی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے عربی زبان کا جامہ پہنا کر استفادہ ممکن وآسان کر دیا۔ اس کتاب کی افادیت کا اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ مصر کے مشہور محقق ومحدث علامہ سید رشید رضا فرماتے ہیں کہ: ’’اگر میرے پاس یہ کتاب یا اس جیسی کوئی دوسری کتاب ہوتی تو میری زندگی کا وہ تین چوتھائی حصہ جو احادیث کی مراجعت میں گزرا وہ کسی اور علمی کام میں صرف ہوتا۔‘‘ جب سے یہ کتاب منظر عام پر آئی ہے تب سے محدثین حضرات ہوں یا مؤلفین ومصنفین، برابر طور پر استفادہ کر رہے ہیں۔ ارباب ذوق کے لئے یہ کتاب نادر تحفہ سے کم نہیں ہے۔ خوب صورت ٹائٹل کے ساتھ کتاب شائع کی گئی ہے۔

مقام امیر معاویہؓ: مصنف: مولانا عبدالحمید تونسوی: قیمت: درج نہیں: ملنے کا پتہ: مرکز رحماء بینہم، جامع مسجد صدیقیہ تنظیم اہل سنت ابدالی روڈ ملتان

مولانا عبدالحمید تونسوی ہمارے ملک کے نامور عالم دین اور بہت کامیاب خطیب ہیں۔ ساتھ ہی حق تعالیٰ نے انہیں لکھنے کا عمدہ ذوق نصیب کیا۔ خوشی کا پہلو یہ ہے کہ آپ ہر بات باحوالہ کرتے ہیں۔ سیدنا امیر معاویہؓ پر ساٹھ صفحہ کا ان کا یہ مقالہ بہت ہی معلوماتی رسالہ ہے۔ سیدنا امیر معاویہؓ کے فضائل مناقب کا اچھا ذخیرہ مثبت وکار آمد جمع کر دیا ہے۔ اشاعت کی جملہ خوبیوں کو اپنے اندر جمع کئے ہوئے ہیں۔

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ

تحفظ ختم نبوت کانفرنس کنڈیارو

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کنڈیارو کے زیر اہتمام ۲۰ر جولائی ۲۰۱۹ء بروز اتوار کو جامع مسجد فاروق اعظم نزد قاسمیہ لائبریری میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔کانفرنس کی سرپرستی حضرت مولانا مفتی محمد ادریس سومرو نے اور صدارت حضرت مولانا عبدالعلیم گھانگھرو نے کی۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا کلیم اللہ ہالیجوی نے سرانجام دیئے۔ تلاوت کی سعادت حافظ عبدالقادر بروہی نے اور نعت کی سعادت معروف نعت خواں حاجی امداداللہ پھلپوٹو نے حاصل کی۔ مولوی عظیم پنہور، مولانا تجمل حسین، مولانا محمد قاسم سومرو، منظور احمد سومرو داددو اور حضرت مولانا عبدالمجیب سومرو نے بیانات کئے۔ آخر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مرکزی رہنماء حضرت مولانا قاضی احسان احمد نے تفصیلی خطاب اور اختتامی دعاء کرائی۔ کانفرنس کے اختتام پر شرکاء میں جماعت کا لٹریچر تقسیم کیا گیا اور شرکاء کے لئے کھانے کا انتظام بھی کیا گیا۔ علماء کرام کا قیام وطعام بھائی محمد عمران سہتو کے گھر پر تھا۔ کانفرنس میں سائیں محمد رمضان خاصخیلی، مولانا خان محمد کیریو، مولانا محمد ایوب پیرزادو، مولانا عطاء اللہ عباسی، مولانا سلیم اللہ سومرو سمیت مقامی علماء کرام اور عوام الناس نے بھرپور شرکت کی۔ (قاری عبداللہ فیض)

ختم نبوت کانفرنس بہاول پور

ہر سال کی طرح امسال بھی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد الصادق بہاول پور میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس ۳راگست ۲۰۱۹ء بروز ہفتہ بعد نماز عشاء منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا باقاعدہ آغاز قاری محمد اقبال کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ ملک کے معروف نعت خواں الحاج سید سلمان گیلانی اور مقامی نعت خواں جناب حضور احمد انصر نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ کانفرنس کی صدارت نائب امیر مرکزیہ صاحبزادہ مولانا عزیز احمد نے فرمائی۔ نقابت کے فرائض مولانا محمد اسحاق ساقی نے انجام دیئے۔ کانفرنس سے پیر طریقت حضرت حافظ ناصرالدین خاکوانی، مفکر ختم نبوت حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری، شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطابات کئے۔ مقررین حضرات نے کہا کہ حضور ﷺ سے محبت کرنا ایمان کی شرط اوّل ہے اور حضور ﷺ کی ختم نبوت کا کام کرنا آپ ﷺ کی شفاعت کا ذریعہ ہے۔ آپ ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا دائرہ اسلام سے تو کیا دائرہ انسانیت سے بھی

خارج کر دیتا ہے۔ کانفرنس کا اختتام حضرت پیر ناصر الدین خاکوانی کی دعا سے ہوا۔ کانفرنس میں حضرت مولانا مفتی عطاء الرحمٰن نے خصوصی شرکت فرمائی۔ انتظامات کے حوالہ سے مولانا محمد خبیب، مولانا محمد اقبال، مولانا محمد صہیب اور مولانا عبدالرزاق اسلامی مشن نے بھرپور محنت کی۔

ختم نبوت کانفرنس ٹوبہ ٹیک سنگھ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ کے زیراہتمام جامعہ رحمتہ للعالمین نزد ۸۴ پھاٹک ۴/اگست ۲۰۱۹ء بروز اتوار کو بعد نماز ظہر ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت مولانا محمد اسعد مدنی اور نگرانی مولانا قاری عبداللطیف مدیر جامعہ ہذا نے فرمائی۔ کانفرنس سے مولانا اللہ وسایا، مولانا مفتی محمد اعجاز فیصل آباد، مسلک اہل حدیث کے مولانا برق التوحیدی، جماعت اسلامی کے مولانا رحمت اللہ ارشد اور ضلعی مبلغ مولانا محمد خبیب نے خطابات فرمائے۔ کانفرنس میں علماء اور کثیر عوام الناس نے شرکت فرمائی۔ جماعت کا لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

ختم نبوت کانفرنس گوجرہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرہ کے زیراہتمام چک نمبر ۳۳۲ ج، ب دھنی کی مرکزی جامع مسجد میں ختم نبوت کانفرنس ۱۹/اگست بروز سوموار بعد نماز مغرب منعقد ہوئی۔ جس میں حضرت مولانا اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا فیاض احمد نے خطابات فرمائے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی ریشہ دوانیوں سے بچنے کے لئے امت کے اجتماعی پلیٹ فارم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شانہ بشانہ کھڑا ہونا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ قادیانیت کا بائیکاٹ ایمانی اور آئینی فریضہ ہے۔ یہاں کے قادیانیوں کو اسلام کی دعوت دیتے ہیں۔ کانفرنس کے اختتام پر جماعتی لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ بھائی محمد احمر اوران کے رفقاء کی محنت وکوشش سے کانفرنس کامیاب ہوئی۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس سلانوالی ضلع سرگودھا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیرانتظام ۲۲/اگست ۲۰۱۹ء بروز جمعرات بعد نماز عشاء بینظیر پارک سلانوالی ضلع سرگودھا میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت صاحبزادہ عزیز احمد اور حضرت مولانا مفتی سید عبدالقدوس ترمذی شاہ نے فرمائی۔ سرپرستی ختم نبوت تحصیل سلانوالی کے امیر حضرت پیر جی محمد افضل حسینی نے کی۔ تلاوت کلام پاک کی سعادت قاری حماد اللہ ساجد نے، جبکہ ہدیہ نعت پیش کرنے کی سعادت حافظ محمد وسیم سرگودھا اور حافظ طاہر بلال چشتی نے حاصل کی۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض حافظ جنید شاہد نے انجام دیئے۔ بیانات سرگودھا کے مبلغ مولانا فضل الرحمٰن منگلا، مولانا مفتی سید عبدالقدوس ترمذی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا نور محمد ہزاروی، مولانا سید کفیل شاہ بخاری (مجلس احرار اسلام)، مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری (جمعیت اہل حدیث)، مولانا شبیر احمد عثمانی (فیصل آباد)، جناب پروفیسر عرفان محمود

برق (سابق قادیانی لاہور) ودیگر حضرات کے بیانات ہوئے۔ اختتامی دعا حضرت مولانا سید محمد مدثر شاہ نے قریباًرات کے تین بجے فرمائی۔ کانفرنس کے انتظامات کی نگرانی مولانا محمد عمران الحسینی، قاری محمد اکرم مدنی، مفتی محمد طلحہ، حافظ محمد طیب اسلام، قاری محمد عامر رحیمی، قاری طاہر جمیل رحیمی، قاری محمد سلطان، مولانا محمد وسیم، مولانا محمد آصف اور دیگر کارکنان ختم نبوت تحصیل سلانوالی نے کی، ماسٹر محمد زبیر جھتول چک ۹۹ جنوبی نے اپنے رفقاء اور شہر کے دیگر کارکنان ختم نبوت کے ساتھ خصوصی سیکیورٹی کے انتظامات میں معاونت کی۔

ختم نبوت کانفرنس موسیٰ خیل میانوالی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت موسیٰ خیل ضلع میانوالی کے زیراہتمام ۳۰/اگست ۲۰۱۹ء کو مرکزی جامع مسجد میں بعد نماز عشاء تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ تلاوت کلام پاک حافظ حماد نے جبکہ ہدیہ نعت حافظ محمد زمان نے پیش کیا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا محمد الیاس نے انجام دیئے۔ کانفرنس سے مولانا اکرام اللہ، مولانا عبدالرزاق، مولانا محمد نعیم مبلغ ضلع خوشاب اور مولانا نور محمد ہزاروی کے بیانات ہوئے۔ مقررین حضرات نے کہا کہ ہر سال کی طرح امسال بھی ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کے تاریخ ساز فیصلہ کی یاد میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے یکم ستمبر تا ۱۰ ستمبر ملک بھر میں عشرہ ختم نبوت منانے کا اعلان کیا ہے۔ مقررین نے سامعین سے گلی گلی، شہر شہر ختم نبوت کے پیغام کو عام کرتے ہوئے قادیانیت سے مکمل بائیکاٹ کرنے کا عہد لیا۔ کانفرنس کا اختتام مولانا محمد رفیق کی پرسوز دعا سے ہوا۔ کانفرنس میں بھرپور عوام الناس نے شرکت کی۔

ختم نبوت کانفرنس خوشاب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام یکم ستمبر ۲۰۱۹ء کو چک نمبر ۱۰ خوشاب میں بعد نماز مغرب ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی نقابت مولانا محمد اشرف نے کی۔ تلاوت کلام مجید کی سعادت قاری عبداللہ نے جبکہ نعت رسول مقبول ﷺ کی سعادت جناب اسحاق مدنی نے حاصل کی۔ مولانا عبدالحکیم، مولانا محمد نعیم مبلغ ضلع خوشاب اور مولانا نور محمد ہزاروی کے بیانات ہوئے۔ مقررین نے کہا کہ تحفظ ناموس رسالت کا مقدس قانون عالم کفر کو ہضم نہیں ہورہا۔ حالانکہ قانون ناموس رسالت حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر نبی آخرالزماں حضرت محمد ﷺ تک تمام انبیاء کرام کا محافظ ہے۔ اقوام متحدہ کا اس قانون میں ترمیم کرنے کا مطالبہ بے جا ہے۔ مسلمان کسی صورت اس قانون میں ترمیم کو برداشت نہیں کرسکتے۔ کانفرنس کا اختتام مولانا مفتی محمد ساجد کی دعا سے ہوا۔

ختم نبوت کانفرنس قائد آباد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۲ ستمبر ۲۰۱۹ء کو جامع مسجد مکی قائد آباد ضلع خوشاب میں بعد

نماز عشاء ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا آغاز قاری عبدالرحمٰن کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ ہدیہ نعت پیش کرنے کی سعادت حافظ طاہر منیر کو حاصل ہوئی۔ نقابت کے فرائض مولانا تنویر احمد نے سرانجام دیئے۔ کانفرنس سے مولانا مفتی محمد زاہد، مولانا محمد نعیم مبلغ خوشاب اور مرکزی رہنما حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی کے بیانات ہوئے۔ مقررین نے کہا قانون ناموس رسالت کی حفاظت ہمارے ایمان کا حصہ ہے اس لئے خون کے آخری قطرے تک اس کا دفاع کریں گے۔ قانون ناموس رسالت کے خلاف اٹھنے والی ہر سازش کو ناکام بنائیں گے۔ کانفرنس کا اختتام مولانا محمد اسماعیل کی دعا پر ہوا۔ علاقہ بھر کے علماء کرام اور تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

ختم نبوت کورس گوجرانوالہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے زیر اہتمام سہ روزہ ختم نبوت کورس ۵، ۶، ۷ جولائی کو جامع مسجد جڑ محلّہ بازار دیگاں والا گوجرانوالہ میں منعقد کیا گیا۔ کورس کا دورانیہ نماز مغرب تا عشاء مقرر کیا گیا۔ کورس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور، مولانا مفتی رشید احمد علوی، مولانا محمد عارف شامی اور قاری احتشام الحق علوی نے اسباق پڑھائے۔ کورس میں تاجر برادری اور عوام الناس نے بھرپور شرکت کی۔ اختتام کورس پر تمام افراد کو ختم نبوت کا لٹریچر اور دعوت دی گئی۔ شہر بھر کے علماء کرام نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانولہ کی خدمات کو سراہا۔

ختم نبوت کورس گوجرانوالہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ کے زیر اہتمام سالانہ بارواں چالیس روزہ ختم نبوت کورس کا آغاز ۸/جولائی ۲۰۱۹ء بروز پیر صبح دس بجے جامع مسجد ختم نبوت ہاشمی کالونی کنگنی والہ گوجرانوالہ میں کیا گیا۔ جس میں شیخ الحدیث حضرت مولانا زاہد الراشدی نے اہمیت اور حسائیت ختم نبوت کے موضوع پر خطاب کرتے کہا کہ مسئلہ ختم نبوت اتنا اہم ہے کہ خود جناب نبی کریم ﷺ نے دوسو سے زائد مرتبہ اعلان فرمایا کہ: ’’میں خاتم النّبیین ہوں‘‘ اس لئے مفکر اسلام علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے سب سے پہلے گونمنٹ برطانیہ سے مطالبہ کیا کہ منکرین ختم نبوت قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ ۱۴/اگست کو چالیس روزہ کورس کی اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ تقریب میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ کے رہ نماؤں نے خطابات کئے۔ مقررین نے اختتامی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم سب مسلمان ہیں اور جب تک ختم نبوت پر ایمان نہ ہو کوئی کامل مسلمان نہیں کہلا سکتا۔ لہٰذا ہم سب مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ تحفظ ختم نبوت کے لیے اپنا کردار ادا کرتے رہیں تاکہ کسی قادیانی کی کوئی بھی سازش کامیاب نہ ہو سکے۔ تقریب میں پوزیشن ہولڈر طلباء میں انعامات بھی تقسیم کئے گئے۔ واضح رہے کہ ہر گرمیوں میں مدرسہ ختم

نبوت کنگنی والا میں سمر کیمپ لگتا ہے جس میں سکولوں کے طلباء کو ختم نبوت کورس کروایا جاتا ہے۔ ختم نبوت کورس کے تمام تر انتظامات مبلغ ختم نبوت گوجرانوالہ مولانا محمد عارف شامی ، قاری محمد یوسف عثمانی ناظم اعلیٰ گوجرانوالہ، مفتی غلام نبی نائب امیر ختم نبوت گوجرانوالہ احسن طریقے سے نبھا رہے ہیں۔

شعور ختم نبوت وفہم دین کورس دوڑ ضلع نواب شاہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت دوڑ کے زیر اہتمام جامعہ دارالعلوم حقانیہ دوڑ میں چھ روزہ کورس ۱۳ تا ۱۸ جولائی ۲۰۱۹ء بروز ہفتہ سے بروز جمعرات منعقد ہوا۔ کورس کا دورانیہ مغرب تا عشاء رہا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت دوڑ کے مقامی ذمہ دار حضرت مولانا محمد اسجد نے مختلف موضوعات پر سیر حاصل گفتگو کی۔ کورس کے اختتامی روز مبلغ مولانا تجمل حسین نے بیان کیا۔ اختتامی دعا قاری جمیل احمد نے کرائی۔ کورس میں دوڑ کے ساتھیوں نے بھرپور شرکت کی۔ شرکاء میں جماعت کا لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ (قاری عبداللہ فیض)

شعور ختم نبوت کورس منڈی چھونا والا

تحصیل حاصل پور کے علاقہ چھونا والا میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کے پیش نظر دینی حلقے میں شدید اضطراب پایا جارہا تھا۔ کافی سوچ و بچار کے بعد مقامی علماء کرام واحباب نے ایک اجلاس بلایا۔ جس میں یہ طے پایا کہ عقیدۂ ختم نبوت، حیات عیسیٰ علیہ السلام، ظہور مہدی علیہ الرضوان اور مرزا قادیانی کے دجل وفریب پر کورس کروایا جائے۔ بحمد للہ! آٹھ دن کا کورس ۱۵؍جولائی تا ۲۳ جولائی ۲۰۱۹ء کو بمقام مدرسہ جامعۃ الاظہر مسجد سیدنا صدیق اکبر چھونا والا میں بوقت صبح ۱۰؍بجے تا ۱۱؍بجے تشکیل پایا۔ جس میں درج ذیل علماء کرام نے درس دیا: مولانا مفتی السید محمد مظہر اسعدی، مولانا محمد زمان احراری چک ۱۵۶ مراد، مولانا منظور احمد فاروقی چھونا والا، مولانا مفتی محمد یوسف خیر پور ٹامیوالی، مولانا محمد اسحاق ساقی مبلغ بہاول پور، مولانا محمد عمر اعوان ہارون آباد، مولانا محمد اعجاز احمد چھونا والا اور مولانا محمد قاسم رحمانی مبلغ مجلس ختم نبوت بہاول نگر۔ بحمد اللہ! اس پروگرام میں سینکڑوں افراد نے شرکت کی اور اس پروگرام کے انتظامی امور میں تمام حضرات نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ خاص کر قاری محمد اطہر جمیل جامعۃ الاظہر، مولانا منظور احمد فاروقی مدرسہ سیدنا علی المرتضیٰ چھونا والا، مولانا اعجاز احمد دارالعلوم حنیفہ چھونا والا ، بھائی محمد سعید انور چٹھہ لائف کیئر میڈیکل سٹور چھونا والا اور حاصل پور سے بھائی محمد عامر، بھائی محمد سہیل اور بھائی محمد زاہد نے۔ اللہ تعالیٰ شرکت کرنے اور انتظام کرنے والے تمام حضرات کو جزائے خیر عطاء فرمائے۔ آمین!

ختم نبوت کورس سیالکوٹ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ کے زیر اہتمام تین روزہ ختم نبوت کورس ۱۹، ۲۰، ۲۱؍جولائی ۲۰۱۹ء

کو جامعہ فاروقیہ امام صاحب روڈ میں منعقد کیا گیا۔شہر بھر کے علماء کرام وخطباء حضرات نے ختم نبوت کورس کی اہمیت کواجاگر کرتے ہوئے عوام الناس کوکورس میں شرکت کی ترغیب دی۔مولانا فقیر اللہ اختر نے اپنے رفقاء کے ہمراہ ختم نبوت کورس کو کامیاب بنانے کے لئے شبانہ روز محنت کی۔۱۹ جولائی کورس کے پہلے روز بعد نماز مغرب تلاوت قرآن مجید اور نعت رسول مقبول ﷺ کے بعد مولانا فقیر اللہ اختر مبلغ عالمی مجلس سیالکوٹ نے کورس کے اغراض ومقاصد بیان کئے کہ عوام الناس میں عقیدہ ختم نبوت کا پرچار کرنا کتنا ضروری ہے اور فتنہ قادیانیت عصر حاضر کا کتنا بڑا فتنہ ہے۔بعد ازاں مولانا غلام مرتضیٰ آف ڈسکہ نے حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور سیدنا امام مہدی علیہ الرضوان پر مفصل گفتگو فرمائی۔۲۰ جولائی کو مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت، تحریکات ختم نبوت کا تاریخی پس منظر اور فتنہ قادیانیت کے گمراہ کن عقائد پر مفصل گفتگو فرمائی۔۲۱ جولائی کو مشہور مذہبی وقانونی سکالر جناب محمد متین خالد تشریف لائے۔انہوں نے اپنے مخصوص انداز میں فتنہ قادیانیت اور مرزا غلام قادیانی ملعون کے کردار پر سیر حاصل گفتگو فرمائی۔اختتامی روز سوالات وجوابات کی نشست کا بھی اہتمام کیا گیا، جس میں کامیاب ہونے والے طلبہ میں انعامات بھی تقسیم کئے گئے۔کورس کا اختتام حضرت مولانا قاری نذیر احمد کے اختتامی کلمات ودعا پر ہوا۔(اویس احمد فاروقی)

شعور ختم نبوت کورس ٹوبہ ٹیک سنگھ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ کے زیر اہتمام جامعہ رحمتہ للعالمین بنین نزد ۴۸ پھاٹک وجامعہ رحمتہ للعالمین للبنات چک نمبر ۲۸۵ ج ب میں قاری عبداللطیف منتظم جامعات ہذا کی زیر نگرانی چھ روزہ شعور ختم نبوت کورس ۲۰ تا ۲۵ رجولائی بروز ہفتہ سے جمعرات تک منعقد ہوا۔جس میں مختلف موضوعات پر لیکچرز ہوئے۔عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ساہیوال کے مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی، ماموکانجن کے جنرل سیکرٹری مولانا عطاء اللہ نقشبندی، پیرمحل کے ناظم اعلیٰ مولانا مجاہد مختار اور ٹوبہ کے مبلغ مولانا محمد خبیب نے شرکائے کورس کو لیکچرز دیئے۔کثیر طلباء وطالبات نے کورس میں شرکت کرکے کورس کو کامیاب کیا۔الحمدللہ! اول، دوم، سوم آنے والوں اور ان کے علاوہ تمام شرکائے کورس کو انعامات سے نوازا گیا۔

شعور ختم نبوت تربیتی کورس دریا خان مری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یونٹ دریا خان مری سندھ کے زیر اہتمام بروز ہفتہ ۲۰ رجولائی ۲۰۱۹ء کو بعد نماز ظہر تا عصر مدرسہ عربیہ انوار الرحمٰن میں ’’شعورِ ختم نبوت تربیتی کورس‘‘ منعقد ہوا۔کورس کی صدارت حضرت قاری محمد حسن موروجو نے جبکہ سرپرستی حضرت مولانا عبدالمجید خاصخیلی نے کی۔کورس کا آغاز قاری عبدالماجد کی تلاوت کلام پاک سے کیا گیا۔قاری زاہد حسین موروجو نے ختم نبوت پر نظم پیش کی۔عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواب شاہ کے مبلغ مولانا تجمل حسین نے سندھی زبان میں تفصیلی بیان کیا۔آخر میں حضرت مولانا

قاضی احسان احمد نے خطاب اور دعاء فرمائی۔ حاضرین میں جماعت کا اردو اور سندھی زبان کا لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ کورس کی کامیابی کے لئے مقامی ذمہ دار قاری نیاز احمد خاصخیلی اور ان کے رفقاء راشد حسین خاصخیلی، عبدالرؤف انصاری، بھائی محمد نعیم نے بھرپور محنت کی۔ (قاری عبداللہ فیض)

شعور ختم نبوت وفہم دین کورس محراب پور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت محراب پور کے زیر اہتمام ۲۱،۲۲ رجولائی ۲۰۱۹ء کو جامع محمدی مسجد نزد سندھی پرائمری اسکول محراب پور میں شعور ختم نبوت وفہم دین کورس کا انعقاد کیا گیا۔ کورس کی صدارت مقامی امیر مولانا عبدالصمد نے کی اور نگرانی جماعت کے جنرل سیکرٹری مولانا خالد محمود نے کی۔ پہلے روز تلاوت مفتی محمد شاہد نے کی۔ مولانا تجمل حسین نے ’’عقیدۂ ختم نبوت قرآن وحدیث کی روشنی میں‘‘ کے عنوان پر بیان کیا، حضرت مولانا قاضی احسان احمد نے آیت خاتم النّبیین کی تفسیر اور قادیانیوں کے عقائد پر سیر حاصل گفتگو فرمائی۔ دوسرے روز بعد نماز مغرب مولانا تجمل حسین نے ’’امام مہدی علیہ الرضوان اور اوصافِ نبوت‘‘ کے عنوان پر گفتگو کی جبکہ حضرت مولانا قاضی احسان احمد نے حیات عیسیٰ علیہ السلام پر تفصیلی گفتگو فرمائی۔ آخر میں سوال وجواب کی نشست رکھی گئی سامعین سے سوال کیے گئے اور درست جواب دینے والوں کو کتاب ’’تذکرۂ مجاہدین ختم نبوت‘‘ انعام میں دی گئی اور جماعت کا لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ اختتامی دعاء حضرت قاضی صاحب نے کرائی۔ کورس میں محراب پور کے ساتھیوں نے بھرپور شرکت کی۔ کورس کے شرکاء کے لئے دونوں دن عشائیہ کا اہتمام بھی کیا گیا۔ کورس کی کامیابی کے لئے محمدی مسجد کے امام مفتی محمد شاہد، حافظ تاج محمد ملک، مولانا خالد محمود اور دیگر ساتھیوں نے بھرپور محنت کی۔ (قاری عبداللہ فیض)

تحفظ ختم نبوت کورس سمبڑیال ضلع سیالکوٹ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ کے زیر اہتمام تین روزہ ختم نبوت کورس ۲۶، ۲۷، ۲۸ جولائی ۲۰۱۹ء کو مرکزی جامع مسجد عثمانیہ رسول پورہ سمبڑیال میں منعقد کیا گیا۔ ۲۶ جولائی کو بعد نماز مغرب مولانا فقیر اللہ اختر نے کورس کے اغراض ومقاصد بیان کئے۔ بعد ازاں مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے جناب لیاقت علی خان کے قتل سے اب تک ہونے والی تمام قادیانی دہشت گردیوں سے متعلق عوام کو آگاہ کیا کہ کس طرح قادیانی پاکستان کے غدار ہیں۔ ۲۷ جولائی کو مولانا غلام مرتضیٰ آف ڈسکہ نے حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور سیرت سیدنا امام مہدی علیہ الرضوان پر مفصل بیان فرمایا۔ ۲۸ جولائی کو مولانا محمد داؤد نفیس ناظم تبلیغ سیالکوٹ نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت، تحفظ ناموس رسالت، جنگ یمامہ اور تحریک ختم نبوت کے متعلق بیان فرمایا۔ کورس کے اختتام پر سوالات وجوابات کی نشست کا بھی اہتمام ہوا، جس میں کامیاب ہونے والے طلبہ میں انعامات بھی تقسیم کیے گئے۔ کورس کا اختتام مولانا سعید احمد خان کی دعا پر ہوا۔

تحفظ ختم نبوت کورس قائد آباد خوشاب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۰/اگست تا ۲۸/اگست ۲۰۱۹ء کو مرکزی جامع مسجد چک نمبر۳ قائد آباد ضلع خوشاب میں تحفظ ختم نبوت کورس کا انعقاد کیا گیا۔کورس کا دورانیہ بعد نماز عصر تا عشاء مقرر کیا گیا۔کورس میں دینی مدارس،سکولز کے طلباء سمیت تاجر اور ملازمین حضرات نے بھرپور تعداد میں شرکت کی۔کورس میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وضرورت،حیات ونزول سیدنا مسیح علیہ السلام،سیدنا امام مہدی علیہ الرضوان اور مرزا قادیانی کے عقائد وکردار پر اسباق پڑھائے گئے۔اسباق پڑھانے والے حضرات میں مولانا محمد آفتاب ۸ چک،مولانا عزیز احمد ۴ چک،مولانا مفتی زاہد،مولانا فداء الرحمٰن،امام مسجد ہذا مولانا قاری محمد ندیم اور مولانا محمد نعیم مبلغ ختم نبوت خوشاب شامل ہیں۔

تحفظ ختم نبوت انعام گھر لکی مروت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لکی مروت کے زیر اہتمام ۱۴/اگست کو دینی مدارس سکول اور کالج کے طلباء کے درمیان ''ختم نبوت انعام گھر'' کے نام سے انعامی مقابلے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔امسال عیدالاضحیٰ کی وجہ سے ۱۷/اگست ۲۰۱۹ء بروز ہفتہ کو پانچواں ''ختم نبوت انعام گھر'' جامع مسجد مجیدی نورنگ میں منعقد ہوا۔مولانا محمد ابراہیم ادہمی نے دینی مدارس،سکولز اور کالجز کے طلباء کے لئے ختم نبوت کے موضوع پر چالیس سوالات وجوابات کا ایک پمفلٹ تحریر کیا ہے جو کہ تمام طلباء وطالبات میں پہلے سے ہی تقسیم کیا گیا۔۱۷/اگست صبح آٹھ بجے جامع مسجد مجیدی نورنگ میں بڑی تعداد میں طلباء وطالبات نے ختم نبوت انعام گھر میں شرکت کی۔سوالات وجوابات کی نشست کی گئی۔اول،دوم،سوم آنے والے طلباء میں خصوصی انعامات تقسیم کئے گئے۔اول: محمد شاہان سکنہ تانچی آباد،دوم دو طلباء: محمد حذیفہ سکنہ کالا خان اور حسن خان سکنہ شیر علی کلہ جبکہ سوم: والی رحمٰن سکنہ کوٹکہ اطلس خان رہے۔علاوہ ازیں دیگر تمام شرکاء میں کتابیں تقسیم کی گئیں۔اس موقع پر مولانا عبدالرحیم،مفتی ضیاء اللہ، مولانا محمد ابراہیم ادہمی،مولانا طیب طوفانی،مولانا ماسٹر عمر خان،صاحبزادہ امین اللہ جان،مولانا بشیر احمد حقانی، مولانا عبدالحمید،پیر طریقت مولانا ظہور احمد نقشبندی اور مولانا امجد طوفانی سمیت ودیگر حضرات موجود رہے۔مقررین نے کہا ہے کہ ختم نبوت انعام گھر مقابلوں کا انعقاد کرنے کا مقصد نوجوان نسل کو پیغمبر اسلام ﷺ کی تعلیمات سے آگاہ کرنا ہے۔موجودہ دور میں فتنہ قادیانیت مسلمانوں میں بگاڑ پیدا کرنے کے لئے متحرک ہے اُنہوں نے نوجوان نسل پر زور دیا کہ اسلامی تعلیمات سے روشناس کرانے کے لئے علماء کرام کے ساتھ روابط رکھیں۔

مانسہرہ میں آواز ختم نبوت کی گونج

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مانسہرہ کو سعادت حاصل رہی کہ ۲۰۱۹ء ایسا رہا کہ کوئی بھی ماہ ختم نبوت کی

کانفرنسوں سے خالی نہیں گزرا۔ سب سے بڑھ کر تحفظ عزت وناموس رسالت ﷺ کے عنوان سے ہونے والے ملین مارچ میں مانسہرہ کی فضائیں تاجدارختم نبوت کے نعروں سے خوب آشنا رہیں۔ ان تمام پروگراموں کو احسن انداز میں انجام دہی کے لئے ذمہ دارانِ ختم نبوت یقیناً مبارک باد کے مستحق ہیں۔ ۱۵/اگست کو مولانا توصیف احمد مبلغ عالمی مجلس حیدرآباد کی مانسہرہ آمد ہوئی۔ شہربھر کی مساجد میں خطبات اور پروگراموں کی ترتیب قائم کی گئی۔ علاوہ ازیں مانسہرہ میں تعلیم کے شعبے میں کام کرنے والے ایک بڑے نجی ادارے مانسہرہ پبلک سکول وکالج میں مسئلہ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت کی ہندوپاک میں سوسالہ تاریخ کے موضوع پر تربیتی نشست کا اہتمام کیا گیا، جس میں طلباء وطالبات نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ ادارے میں موجود نہ صرف طلباء نے بلکہ معلمین، منتظمین اور دوسرے حضرات نے مولانا توصیف احمد کے بیان سے استفادہ کیا۔ اسی سلسلے کو جاری رکھتے ہوئے ۲۳/اگست ۲۰۱۹ء کو مولانا توصیف احمد نے سکونتی گاؤں دیگراں کی جامع مرکزی مسجد میں تاجدارِختم نبوت کانفرنس سے تفصیلی بیان کیا۔ دیگراں گاؤں میں پے در پے ہونے والی کانفرنسوں سے مرزائیت کی کہانی ختم ہونے کو ہے اور ہمارے اکابرین یہ فرما چکے کہ وہ وقت دور نہیں کہ پوری روئے زمین پر تمہیں ڈھونڈنے سے ایک بھی قادیانی نہیں ملے گا اور ہمارے نبی ﷺ کی ختم نبوت کا تاج ہمیشہ چمکتا رہے گا۔ ان شاءاللہ! (جناب عبدالباسط)

مبلغین ختم نبوت کا چارروزہ دورہ نواب شاہ ڈویژن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مرکزی رہنما حضرت مولانا قاضی احسان احمد چارروزہ دورہ پر نواب شاہ تشریف لائے۔ ۱۹ جولائی ۲۰۱۹ء کو خطبہ جمعۃ المبارک جامع مسجد فاروق اعظم فوجی کالونی سانگھڑ روڈ نواب شاہ میں اور مولانا تجمل حسین مبلغ نواب شاہ نے مسجد عمر فاروق میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ بعد نماز عشاء جامع مسجد باب جنت، پاک کالونی میں جلسۂ ختم نبوت سے قاضی صاحب نے خطاب فرمایا۔ ۲۰/جولائی کی صبح ۱۰ تا ۱۱ بجے گورنمنٹ ہائیر سیکنڈری اسکول دوڑ کے بڑے طلباء میں عقیدۂ ختم نبوت پر مدلل گفتگو ہوئی۔ بیان کے بعد سوال وجواب کی نشست بھی ہوئی۔ طلباء سے عقیدۂ ختم نبوت، حیات عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی علیہ الرضوان سے متعلق سوالات کئے گئے درست جواب دینے والے طلبا کو نقد انعام دیا گیا اور جماعت کا سندھی لٹریچر بھی دیا گیا۔ بعد ازاں ۱۲ بجے جامعہ دارالعلوم عزیزیہ حسینیہ دوڑ میں حاضری ہوئی اور ادارے کے مہتمم حضرت مولانا محمد اشرف سے ملاقات ہوئی۔ بعد نماز عصر مرکزی جامع مسجد مدرسہ عربیہ انوارالرحمٰن دریاخان مری میں شعور ختم نبوت تربیتی کورس میں بیانات ہوئے۔ بعد نماز مغرب تارات بارہ بجے جامع مسجد فاروق اعظم قاسمیہ لائبریری کنڈیارو میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں بیانات ہوئے۔

۲۱رجولائی صبح ۱۰ بجے سندھ کی معروف درسگاہ جامعہ عربیہ شمس العلوم کھرڑاہ میں حاضری ہوئی۔ مدرسہ کے اکابر علماء کرام سے ملاقات کے بعد طلباء سے قاضی صاحب نے خطاب فرمایا۔ بعد عشاء ڈیڑھ گھنٹہ جامع محمدی مسجد محراب پور میں شعور ختم نبوت وفہم دین کورس میں بیانات ہوئے۔ ۲۲رجولائی صبح ۱۰ بجے تا ۱۲ بجے مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم محراب پور کے اساتذہ وطلباء سے قاضی صاحب نے خطاب فرمایا۔ بعد نماز ظہر حضرت قاری اسلام الدین رحمۃ اللہ علیہ کے ادارے جامعہ دارالعلوم محمدیہ میں علماء کرام وطلباء سے خطاب ہوا۔ بعد نماز عصر جامع مدینہ مسجد عمر فاروق کلاتھ مارکیٹ محراب پور میں حضرت قاضی صاحب نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت پر درس دیا۔ بعد نماز مغرب سے رات ۱۱ بجے تک محمدی مسجد میں شعور ختم نبوت وفہم دین کورس میں بیانات ہوئے۔ مدرسہ نورالہدیٰ محمدیہ عباسی واٹر میں رات قیام ہوا۔ ان تمام پروگراموں میں نواب شاہ کے مبلغ مولانا تجمل حسین اور حافظ شفیق ہمراہ رہے۔ (قاری عبداللہ فیض)

علماء ومشائخ کنونشن بسلسلہ تحفظ ختم نبوت بنوں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت و جمعیت علماء اسلام بنوں کے زیر اہتمام ۱۹ جولائی ۲۰۱۹ء بروز جمعہ بوقت بعد از ظہر تا عصر بمقام جامع مسجد حافظ جی بنوں میں مشترکہ اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت مولانا مفتی عظمت اللہ سعدی نے کی۔ مہمان خصوصی مرکزی اکابرین کے معتمد خاص، صوبائی مبلغ مولانا محمد عابد کمال تھے۔ اجلاس میں بنوں کے ۹۴ یونین کونسلوں کے اراکین ختم نبوت و جمعیت علماء اسلام، دینی مدارس کے شیوخ و علمائے کرام، ائمہ و خطباء کرام کے علاوہ کرک، ڈومیل، لکی مروت، سرائے نورنگ، میرعلی، میران شاہ، بکاخیل، جانی خیل، زونی خیل کے نمائندوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ شرکاء کی کثرت کی وجہ سے اجلاس کانفرنس میں تبدیل کیا گیا۔ وقت کی کمی اور علماء وشیوخ کی کثرت کی وجہ سے بیان کا دورانیہ دس، دس منٹ منتخب کیا گیا۔ اجلاس میں بنوں میں عقیدہ ختم نبوت کے پرچار اور قادیانی مصنوعات کی بائیکاٹ اور ۲۵ جولائی کو پشاور میں ہونے والے تحفظ ناموس رسالت ملین مارچ کی کامیابی کے لئے مشترکہ طور پر دس دس افراد پر مشتمل کمیٹیاں تشکیل دی گئیں، جنہوں نے تمام یونین کونسلوں میں بیانات کی ترتیب کو عملی جامہ پہنایا۔ اجلاس پیر طریقت شیخ الحدیث مولانا قاری عبدالرزاق مجددی کی دعا سے اختتام پذیر ہوا۔ (عبدالحسیب متجل)

خطبہ جمعہ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی

۲۶رجولائی بروز جمعۃ المبارک کو حضرت مولانا فقیر اللہ اختر کی دعوت پر لاہور سے حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی سیالکوٹ تشریف لائے۔ انہوں نے مرکزی جامع مسجد امیر حمزہؓ پسرور روڈ سیالکوٹ میں خطبہ جمعہ دیتے ہوئے عوام الناس کو عقیدہ ختم نبوت پر موجودہ ملکی صورتحال سے آگاہ کیا۔

تاریخ ساز ختم نبوت کانفرنس کی تیاری کا آغاز

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے زیر اہتمام آل پارٹیز سالانہ ختم نبوت کانفرنس ۲۱ ستمبر ۲۰۱۹ء کو وحدت روڈ کرکٹ گراؤنڈ لاہور میں بڑے تزک و احتشام سے منعقد ہورہی ہے۔ جس کی تیاری کے لئے رابطہ کمیٹی جو کہ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا قاری علیم الدین شاکر، پیر محمد رضوان نفیس، مولانا حافظ محمد اشرف گجر، مولانا نصیر احمد احرار، قاری ظہور الحق، مولانا خالد محمود، مولانا عبدالنعیم، قاری عبدالعزیز، مولانا سعید وقار و دیگر حضرات پر مشتمل ہے، نے شہر بھر میں اجلاسات، کنونشنز و کانفرنسوں کا آغاز کردیا ہے۔ ۲۴؍اگست ۲۰۱۹ء بروز ہفتہ کو عالمی مجلس لٹن روڈ کے زیر اہتمام ہمند آٹو زمزنگ لاہور میں بعد نماز عصر اجلاس منعقد ہوا۔ ۲۵؍اگست بروز اتوار کو جامع مسجد مدینہ جمیل ٹاؤن میں زیر سرپرستی حضرت مولانا محبّ النبی، ۲۶؍اگست بروز سوموار کو بعد نماز عشاء جامع مسجد بلال اے بلاک سبزہ زار، ۲۷؍اگست بروز منگل جامع مسجد الرفیق گلستان کالونی مصطفیٰ آباد لاہور کینٹ اور بعد نماز عشاء جامع مسجد عمر بن خطاب ایچ بلاک سبزہ زار مولانا مفتی عزیز الرحمٰن کی زیر صدارت کنونشن، ۲۹؍اگست بروز جمعرات بعد نماز عشاء جامع مسجد رحمۃ للعالمین کھاڑک، ۳۰؍اگست بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عشاء جامع مسجد دارالعلوم حسانیہ رانا ٹاؤن میں پروگرام منعقد ہوئے۔

ان پروگراموں میں مولانا محمد یعقوب فیض، مولانا حسام الدین، مولانا دوست محمد، مولانا قادر بخش اعوان، مولانا اللہ یار، مولانا قاری محمد شریف، مولانا سعید الرحمٰن، قاری عبدالرحمٰن، مولانا عابد حنیف، ومولانا شبیر احمد، مفتی عبدالعزیز، مولانا راؤ آصف، مولانا خبیب، مولانا عبدالرحمٰن، مولانا شکیل، مولانا عبدالغفور، مولانا محمد بلال، مولانا محمد قاسم، مولانا مشتاق، قاری محمد ادریس رحیمی، مفتی رشید احمد العلوی، قاری عمران رحیمی، قاری محمد زکریا، مولانا عبدالحلیم قاسمی، مولانا داؤد، قاری محمد نفیس رحیمی، سید افتخار گیلانی، ملک عمران، مولانا یونس، مولانا طاہر نذیر، مولانا سلیم، قاری غلام اللہ فاروقی، مولانا غلام مصطفیٰ، ایڈووکیٹ حاجی نذیر میو و دیگر سینکڑوں حضرات شریک ہوئے۔ مقررین نے کہا کہ تمام مسلمانوں کو اسلام، عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے اپنی جدوجہد کو تیز کرنا ہوگا۔ حکمرانوں نے اسلام، مسلمان اور پاکستان کے خلاف قادیانیوں کی سازشوں سے نہ صرف آنکھیں بند کر رکھی ہیں بلکہ ان کی سرپرستی کر کے قادیانیت کی تقویت کا باعث بن رہے ہیں قوم اور حکمرانوں کو اس بات سے آگاہ رہنا چاہیے کہ قادیانی اسلام، مسلمان اور پاکستان کے لئے یہود و ہنود سے بھی زیادہ خطرناک ہیں۔ منکرین ختم نبوت قادیانیوں کو انکے مذموم مقاصد میں کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ تحفظ ختم نبوت کے مشن کو آگے پھیلانا اور تمام مسلمانوں کا اس پر محنت کرنا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے کہا کہ ختم نبوت کانفرنس میں بھرپور انداز میں شرکت کریںگے۔ ۲۱؍ستمبر ختم نبوت کانفرنس اتحاد امت کا عملی نمونہ ثابت ہوگی۔

اسلام زندہ باد

تاجدارِ ختم نبوت زندہ باد

حضرت مولانا محب اللہ صاحب

خواجہ خان محمد

مجلس تحفظ ختم نبوت بھلوال کے زیر اہتمام

بتاریخ 13 اکتوبر 2019 اتوار بعد نماز عشاء

ختم نبوت کانفرنس

ان شاء اللہ

بمقام جامع مسجد مرکز ختم نبوت

اشرف کالونی بر لب نہر بھلوال

حافظ مولانا محمد اکرم طوفانی — یادگار اسلاف، حق صداقت کی نشانی

حضرت مولانا محمد یعقوب احسن — خطیب جامع مسجد

حضرت علامہ مولانا محبوب الحسن طاہر — مجاہد ختم نبوت

صاحبزادہ خواجہ مولانا عزیز احمد صاحب مدظلہ — ولی کامل پیر طریقت خواجہ خواجگان، خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف، نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا اللہ وسایا — مناظر اسلام، شاہین ختم نبوت، مرکزی رہنماء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا عبدالکریم ندیم — خطیب ایشیا، مقرر ذیشان، خانپور

مولانا عبدالرشید

قاری محمد راشد سراجی

حضرت مولانا نور محمد ہزاروی — مقرر شعلہ بیان

قاری اکرام اللہ — مداح رسول، بھلوال

جناب ڈاکٹر محمود الحسن

قاری حماد انور نفیسی — تلاوت، زینت القراء عالمی شہرت یافتہ، گوجرانوالہ

حضرت مولانا قاری علیم الدین شاکر — مقرر شیریں بیاں، ثانی قاری حنیف ملتانی

حضرت مولانا شاہد عمران عارفی — مداح سرور کونین، عالمی شہرت یافتہ

مفتی مولانا محمد شاہد مسعود — خطیب نقشبندی

مقامی علماء کرام

مولانا محمد اکبر نعمانی	قمر الحسنین	مولانا محمد ہارون	قاری ذوالقرنین	مفتی محمد فرقان	قاری محمد ریاض
قاری لیاقت علی	مولانا ضیاء اللہ	مولانا محمد رمضان خان	مولانا عبدالستار خان	پروفیسر سلیم محمود	مولانا محمد عارف

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھلوال

0306-0430409
0300-6066525
0300-6063485

تاریخ ساز
تحفظ ختم نبوت کانفرنس
4 اکتوبر 2019
جمعۃ المبارک
بعد نماز مغرب
میانی روڈ
ٹاور مارکیٹ
حیدرآباد
حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب
حضرت مولانا عبدالمجیب قریشی صاحب
حضرت مولانا حافظ احمد اللہ صاحب
حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب
مرکزی رہنما
حضرت مولانا محمد رفیق جامی صاحب
حضرت مولانا ناصر خالد محمود سومرو صاحب
حضرت مولانا قاری احسان احمد صاحب
LIVE سننے کے لیے
0333-3553926
0310-4146160
0301-6395200
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد
0300-3078451

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

فَرَماگئے یہ ہادیؐ — تاجدارِ ختمِ نبوۃ زندہ باد — لَانَبِیَّ بَعْدِی

بمقام **مُسلم کالونی چناب نگر**

بتاریخ **24 - 25 اکتوبر 2019**

بروز جمعرات، جمعۃ المبارک

38 ویں 2 روزہ سالانہ عظیم الشان

ختمِ نبوۃ کانفرنس

بڑے تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہو رہی ہے

صدارت: حضرت مولانا ڈاکٹر **عبدالرزاق اسکندر** صاحب

سرپرستی: حافظ **محمد ناصر الدین** خان خاکوانی

زیرنگرانی: صاحبزادہ حضرت مولانا خواجہ **عزیز احمد** صاحب

عنوانات:

- توحید باری تعالیٰ
- عقیدہ ختمِ نبوت
- سیرت خاتم الانبیاءؐ
- حیاتِ سیدنا عیسیٰؑ
- عظمت صحابہؓ و اہلبیتؓ
- اور ظہور امام مہدی
- اتحاد امت محمدیہ
- پاکستان کی نظریاتی و جغرافیائی حدود کا تحفظ

جیسے اہم موضوعات پر علماء کرام، مشائخ، قائدین، دانشور اور قانون دان خطاب فرمائیں گے

شعبہ نشر و اشاعت

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوۃ چناب نگر ضلع چنیوٹ

0300-7314337
0300-4304277
0301-7972785